سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Islamic Family Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

دسمبر 2025ء / جُمادی الاخریٰ / رجب المرجب 1447ھ

اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت 15
معراج کی رات، کرم کی برسات 18
امام جعفر صادق کی نصیحتیں اور ان کے معاشرتی اثرات 28
صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آرزوئیں 35
بیٹیوں میں خود اعتمادی کیسے پیدا کریں؟ 61

اللہ

فراڈ سے حفاظت کے لیے

بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں خرید و فروخت میں دھوکا کھاجاتا ہوں، فرمایا: جب خرید و فروخت کرو تو کہہ دیا کرو:

لَا خِلَابَہ (یعنی دھوکا نہ ہو)۔

چنانچہ وہ صاحب یہ کہہ دیا کرتے تھے۔

(بخاری، 2/111، حدیث: 2407)

ہر کام کے لیے (وُہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے)

دکان، مکان، کسی طرح کا سامان، گاڑی، قربانی کا جانور وغیرہ لینے یا بیچنے کیلئے جائیں یا کسی بھی کام کے لیے جائیں راستے میں لَاخِلَابَہ پڑھتے رہیں، اِن شآءَ اللہُ الکریم کامیابی حاصل ہوگی۔ اگر روزانہ اول آخر درود شریف کے ساتھ لَاخِلَابَہ 100 بار پڑھ لیا کریں اللہ پاک کے کرم سے رُکا ہوا کام ہو جائے گا۔

صلّوا علی الحبیب صلَّی اللہُ علٰی محمّد

13-7-25

صلّوا علی الحبیب
صلَّی اللہُ علٰی محمّد

اللہ

یادِ رمضانِ کریم

گھر میں جھگڑے ہوتے ہوں تو

یَاوَدُوْدُ یَاسَلَامُ

ہر نماز کے بعد 100 بار روزانہ پڑھیئے۔

اِن شآءَ اللہُ الکریم گھر میں محبت بھری فضا قائم ہوگی۔

(اوّل آخر ایک بار دُرود پاک پڑھنا ہے، تاحصولِ مراد وظیفہ جاری رکھنا ہے)

روحانی علاج

اللہ

اللہ چاہے تو پس شفا ملے۔

ہائی بلڈ پریشر کے مریض

روزانہ ہر نماز کے بعد کپڑے کے اوپر سے ناف پر ہاتھ رکھ کر 66 مرتبہ پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

(اوّل آخر ایک بار درود پاک)

اللہ کریم کی رحمت سے صحت ملے گی۔

(مدت: تاحُصولِ شفا)

28-6-25

اللہ

غُربت کا روحانی علاج

فرمانِ آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جو روزانہ 100 مرتبہ

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْن

پڑھے وہ دنیا میں محتاجی (یعنی غربت و تنگدستی) سے بچے گا، اُسے قبر میں گھبراہٹ نہ ہوگی اور اُس کے لیے جنّت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔

(دیکھئے: شرح الصدور (اردو)، ص 285 مکتبۃ المدینہ)

صلّوا علی الحبیب
صلَّی اللہُ علٰی محمّد

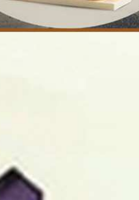

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

رنگین شمارہ

ماہنامہ

فَیضانِ مَدِینَہ

(دعوتِ اسلامی)

دسمبر 2025ء / جُمادی الاخریٰ رجب المرجب 1447ھ

جلد: 9 شمارہ: 12

ہیڈ آف ڈیپارٹ	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر	مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر
سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابِت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لیے

☎ +9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923103330935
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

← قیمت رنگین شمارہ: 220 روپے سادہ شمارہ: 110 روپے

← ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات رنگین شمارہ: 3700 روپے سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلّہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قراٰن و حدیث	1	آمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قراٰنی مقاصد (چوتھی اور آخری قسط)	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی	4
	2	جنت یا جہنم؟	مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی	7
فیضانِ سیرت	3	آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا انداز (دوسری اور آخری قسط)	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	9
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	4	ہائی نیک فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری	11
دار الافتاء اہلِ سنّت	5	کیا وضو میں کینولہ یا اس کا ٹیپ ہٹانا ہوگا؟ مع دیگر سوالات	مفتی محمد قاسم عطّاری	13
مختلف مضامین	6	اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	15
	7	معراج کی رات، کرم کی برسات	مولانا عمر فیاض عطّاری مدنی	18
	8	اسلام کا نظامِ طہارت و نظافت (تیسری اور آخری قسط)	مولانا فرمان علی عطّاری مدنی	20
	9	مایوس نہ ہوں	مولانا سید بہرام حسین عطّاری مدنی	23
	10	تسبیحات و اذکارِ نماز کی حکمتیں	مولانا ابرار اختر القادری	25
	11	خواجہ غریب نواز کے فرامین	مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی	27
	12	امام جعفر صادق کی نصیحتیں اور ان کے معاشرتی اثرات	مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی	28
تاجروں کے لیے	13	احکامِ تجارت	مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی	31
بزرگانِ دین کی سیرت	14	حضرت سیّدنا یوسف علیہ السّلام کا بچپن (قسط:03)	مولانا ابو عبید عطّاری مدنی	33
	15	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی آرزوئیں	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	35
	16	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی فراست اور معاملہ فہمی (قسط:01)	مولانا مہروز علی عطّاری مدنی	37
	17	حضرت محمد بن انس بن فَضالہ رضی اللہ عنہما	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	40
	18	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	41
متفرق	19	شیخ عبد اللہ دحلان کی تربت پر حاضری کی روداد (قسط:02)	مولانا حاجی غلام یاسین عطّاری مدنی یمنی	43
قارئین کے صفحات	20	آپ کے تأثرات		46
	21	نئے لکھاری	عبد الرحمٰن عطّاری/ سید عمر گیلانی عطّاری/ احمد رضا عطّاری	47
بچّوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	22	حیادار بنیے	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	52
	23	معراج سے واپسی پر قافلوں کی خبر	مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی	53
	24	سچ نے بچالیا	مولانا حیدر علی مدنی	55
	25	حروف ملائیے/ بچوں کے اسلامی نام		58
	26	کیا آپ بچوں کی سنتے ہیں؟	مولانا حافظ حفیظ الرّحمٰن عطّاری مدنی	59
اسلامی بہنوں کا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"	27	بیٹیوں میں خود اعتمادی کیسے پیدا کریں؟	اُمِّ میلاد عطّاریہ	61
	28	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی محمد قاسم عطّاری	63
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	29	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤ الدین عطّاری مدنی	64

Go To Index

آمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قراٰنی مقاصد

(چوتھی اور آخری قسط)

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مَدَنی*

دینِ حق کو تمام اَدیان پر غالب کرنا

اللہ تعالیٰ نے رسولِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو صرف عرب، قریش، یا مخصوص قبائل کے لیے نہیں بھیجا، بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت ساری دنیا کے انسانوں کے لیے ایک ہمہ گیر، عالمی اور دائمی پیغامِ حق کے طور پر ہوئی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوت صرف دعوتِ ایمان نہیں تھی، بلکہ نظامِ حق کے غلبے اور باطل کی بیخ کنی کے لیے ایک مکمل انقلابی تحریک تھی۔ قراٰن مجید اس مقصد کو بڑی وضاحت سے بیان کرتا ہے: ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ ۙ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ(۳۳)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچّے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔(1)

یہ آیت مبارکہ تین بار قراٰنِ مجید میں آئی(2) اور ہر بار نہایت زور دے کر اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مشن صرف تبلیغ نہیں، بلکہ دینِ حق کو ہر باطل نظریے، نِظام اور تہذیب پر غالب کرنا ہے۔

دینِ حق وہ مکمل نظامِ زندگی ہے جو وحی، توحید، عدل، تقویٰ، بندگی، اخلاق، حلال و حرام اور اللہ کی حاکمیّت پر مبنی ہے۔ اس کے مقابلے میں دنیا میں پائے جانے والے دیگر اَدیان، خواہ وہ مشرکانہ ہوں یا تَحریف شُدہ، انسانی ساختہ فلسفے ہوں یا بے دین نظام، سب باطل کے دائرے میں آتے ہیں۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت اس لیے ہوئی کہ اس دینِ فطرت، دینِ توحید، دینِ اسلام کو ہر باطل عقیدے اور نظام پر بالا و غالب کیا جائے دلوں میں بھی، معاشروں میں بھی اور عالمی سطح پر بھی۔

دینِ حق کا غلبہ محض شمشیر و سیف کا نتیجہ نہیں، بلکہ علم، حجّت، دعوت، سیرت اور سچّائی کی قوّت سے بھی حاصل ہوا۔ قراٰن نے فرمایا: ﴿قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِیْنٌ(۱۵) یَّهْدِیْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) آیا اور روشن کتاب اللہ اس سے ہدایت دیتا ہے اُسے جو اللہ کی مرضی پر چلا سلامتی کے راستے۔(3)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس مقصدِ بعثت کی عملی تعبیر ہی ہے کہ مکّہ میں عقیدے کی جنگ تھی اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے توحید کے پیغام کو غالب کیا۔ مدینہ میں معاشرتی نِظام قائم ہوا، جس میں دینِ حق نے سیاسی، اقتصادی اور عدالتی میدان میں بَرتری حاصل کی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد خلفائے راشدین نے دنیا کے مختلف خطّوں میں عدل و اَمن پر مبنی اسلامی معاشرے قائم کیے، جہاں رنگ، نسل اور مذہب کی تفریق کے بغیر انسانی برابری کو نافذ کیا گیا۔ یہ سب اسی غلبے

---

* ایم فِل اسکالر، فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

کی شکلیں تھیں جن کا وعدہ قراٰن میں کیا گیا تھا۔

آج اُمّتِ مسلمہ کو یاد رکھنا چاہیے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشن کا ایک حصّہ باطل کے سامنے سر نہ جھکانا اور دینِ اسلام کے نظریاتی، اخلاقی اور نظامی غلبے کے لیے جِدّ و جَہد کرنا ہے۔ اس کے لیے علم و دلیل کے میدان میں برتری حاصل کرنا ہوگی۔ اخلاق، کردار اور دعوت کی سطح پر اُمّت کو مضبوط کرنا ہوگا۔ اُمّت کو قراٰن و سنّت کے حقیقی فَہم سے جوڑ کر، باطل تہذیبوں کا علمی و فکری توڑ کرنا ہوگا۔

عالمی سطح پر پیغامِ الٰہی کی ترسیل

اللہُ ربّ العزّت نے خاتمُ النبیّٖن حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو محض کسی خاص قوم، زبان یا علاقے کے لیے مبعوث نہیں فرمایا، بلکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت کو تمام جہانوں کے لیے رَحمت اور ہدایت کا سرچشمہ بنا دیا۔ یہ بعثت انسانیت کے لیے وہ عظیم عطیہ ہے جس نے رسالت کو مقامی دائرے سے نکال کر عالمگیر سطح پر قائم کر دیا، تاکہ ہر نسل، ہر قوم، ہر زمانے اور ہر خطّے تک اللہ کا پیغام پوری وضاحت، عدل اور حکمت کے ساتھ پہنچ جائے۔

قراٰنِ کریم میں بارہا اس حقیقت کو بیان کیا گیا کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت صرف عرب یا اہلِ مکّہ کے لیے نہ تھی بلکہ آپ کی نبوّت کا دائرہ ”النّاس“ یعنی تمام انسانوں تک پھیلایا گیا۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔(4)

یہ اعلان نہ صرف آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مشن کی وُسعت کا اظہار ہے بلکہ یہ نبوّت کے نئے دَور کا آغاز بھی ہے، جس میں پیغامِ وحی صرف کسی قوم کی اصلاح کے لیے نہیں بلکہ تمام اقوامِ عالم کی ہدایت کے لیے نازل ہوا ہے۔

اسی عالمگیریت کو مزید واضح کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ(۱۰۷)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رَحمت سارے جہان کے لیے۔(5)

یہ جامع آیت رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شخصیت، پیغام اور بعثت کی آفاقیّت کا ایسا اعلان ہے جو صرف نظریہ نہیں بلکہ ایک عملی دعوت اور عالمی نظامِ ہدایت کا اظہار ہے۔ ”رَحمت“ کا لفظ یہاں کسی مخصوص قوم یا طبقے تک محدود نہیں، بلکہ پوری انسانیّت بلکہ ہر مخلوق کو محیط ہے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عالمی بعثت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ آپ کی نبوّت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور دینِ حق کو مکمل شکل میں بھیجا اور ساتھ یہ بھی اعلان فرما دیا کہ اب یہ دین باطل نِظاموں پر غالب آکر رہے گا: ﴿هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ(۳۳)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے بُرا مانیں مشرک۔(6) یہ اعلان اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت دینِ حق کو عملی طور پر نافذ کرنے اور دنیا کی قیادت و رہنمائی کرنے کا مشن رکھتی ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس مشن کو اپنے دور میں مدینہ میں اسلامی ریاست قائم کر کے، وُفود کو مختلف اقوام کی طرف بھیج کر اور حجۃُ الوَداع کے موقع پر بین الاقوامی اُصولِ انسانیّت دے کر عملی شکل دی۔

قراٰنِ مجید نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت کو اس انداز میں بھی بیان کیا کہ یہ پیغام قِیامت تک دنیا کے ہر انسان تک پہنچ جائے: ﴿وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَؕ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو پہنچے۔(7) اس آیت میں ”وَمَنْۢ بَلَغَ“ کے ذریعے قراٰن کا پیغام اور نبوی دعوت ہر دَور، ہر نسل اور ہر انسان کے لیے زندہ اور جاری رکھنے کا اعلان ہے۔

آج کے دَور میں جب تہذیبی تَصادُم، فکری اِلحاد اور روحانی

Go To Index

خَلا پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکا ہے، بعثتِ محمدی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ عالمی مقصد ہمیں دوبارہ یاد دلاتا ہے کہ ہمیں نہ صرف قراٰن و سنّت کے اس پیغام کو خود سمجھنا ہے بلکہ اسے بینُ الاقوامی سطح پر انسانیّت تک پہنچانے کا مشن دوبارہ زندہ کرنا ہے۔ یہ اُمّتِ محمدیہ کا حقیقی فریضہ ہے اور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت کا آفاقی تَقاضا بھی ہے۔

دعوتِ توحید (اللہ کی بندگی کی طرف بلانا)

تمام انبیاء علیہم السّلام کی بعثت کا سب سے پہلا اور سب سے بڑا مقصد یہ رہا کہ انسان کو ہر باطل معبود اور ہر قسم کے شرک سے نَجات دے کر صرف اور صرف ایک اللہ رَبّ العزّت کی خالص بندگی کی طرف بلایا جائے۔ اسی طرح رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بعثت کا مرکزی پیغام بھی یہی تھا، جسے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نہ صرف خانۂ کعبہ کے سائے میں بلکہ ہر وادی، ہر قبیلے، ہر موقع اور ہر اجتماع میں اِعلان فرمایا: ”قُوْلُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا“ کہو اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، تم فَلاح پاؤ گے۔ یہ مختصر سا جملہ اپنے اندر وہ انقلابی پیغام رکھتا ہے جس نے دلوں کو جھنجھوڑ دیا، باطل تخت و تاج لرز گئے اور انسانیّت کو عبدیتِ خالص کی راہ دکھائی۔

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس دعوت کو ہر محاذ پر قائم رکھا، خواہ وہ مکہ کا سنگلاخ ماحول ہو، طائف کی تلخ گلیاں یا مدینہ کی پُراُمن ریاست، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر حال میں لوگوں کو ایک اللہ کے سامنے جھکانے کی جِدّ و جَہد کی۔ نتیجتاً عَرب کا وہ معاشرہ جو ٹکڑوں میں بٹا ہوا تھا، قبائلی عصبیت اور باہمی دشمنیوں میں گھرا ہوا تھا، وہ ایک اللہ کی بندگی کے تحت متّحد ہو گیا۔ ان کا سیاسی، معاشی اور مذہبی نظام یکسر بدل گیا اور انہیں دنیا کی عظیم قِیادت سونپی گئی۔

قراٰن کریم نے اس مقصدِ بعثت کو جگہ جگہ واضح فرمایا: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِیُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اُس کی اطاعت کی جائے۔ (8)

﴿وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نِرے اسی پر عقیدہ لاتے۔ (9)

یوں نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعوتِ توحید صرف ایک عقیدہ نہیں بلکہ ایک مکمّل طَرزِ حَیات بن گئی، جو قیامت تک ہر مسلمان کے لیے ہدایت اور فَلاح کا ضامِن ہے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد کے قراٰنی مقاصد ہم سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم سب سے پہلے اپنے عقائد کو مضبوط کریں اور قراٰن و حدیث کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے اپنے اخلاق و کردار کی تربیت کریں۔ ہمیں اپنے نفس کا تزکیہ کرنا چاہیے، علم و حکمت کا نور اپنے گھر، خاندان، دوستوں اور معاشرے میں پھیلانا چاہیے۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم حکمت اور بہترین طریقے سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں، معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام کے لیے کوشش کریں، اور اخلاقی اقدار کو فروغ دیں۔ ہمیں جدید ذرائع ابلاغ اور تعلیمی اداروں کے ذریعے اسلام کا صحیح پیغام دنیا تک پہنچانا چاہیے، غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا چاہیے، حق کو باطل کے سامنے واضح کرنا چاہیے اور آج کے پُرفتن دور میں ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں بہت حد تک معاون ہے ”دعوتِ اسلامی“ جی ہاں! دعوتِ اسلامی کا بنیادی مقصد ہی ”اپنی اور دوسروں کی اصلاح“ ہے اور اَلحمدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی چار دہائیوں سے اس مقصد پر کاربند ہے۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے ماحول میں آجایئے اور رسولِ رحمت، سید عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمد کے قراٰنی مقاصد کا فیضان پایئے اور دنیا بھر میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیغام کو عام کرنے میں حصہ ملایئے۔

---

(1) پ10، التوبۃ: 33 (2) التوبۃ: 33، الصف: 9، الفتح: 28 (3) پ6 المآئدۃ: 15، 16 (4) پ9، الاعراف: 158 (5) پ17، الانبیآء: 107 (6) پ10، التوبۃ: 33 (7) پ7، الانعام: 19 (8) پ5، النسآء: 64 (9) پ30، البیّنۃ: 5۔

Go To Index

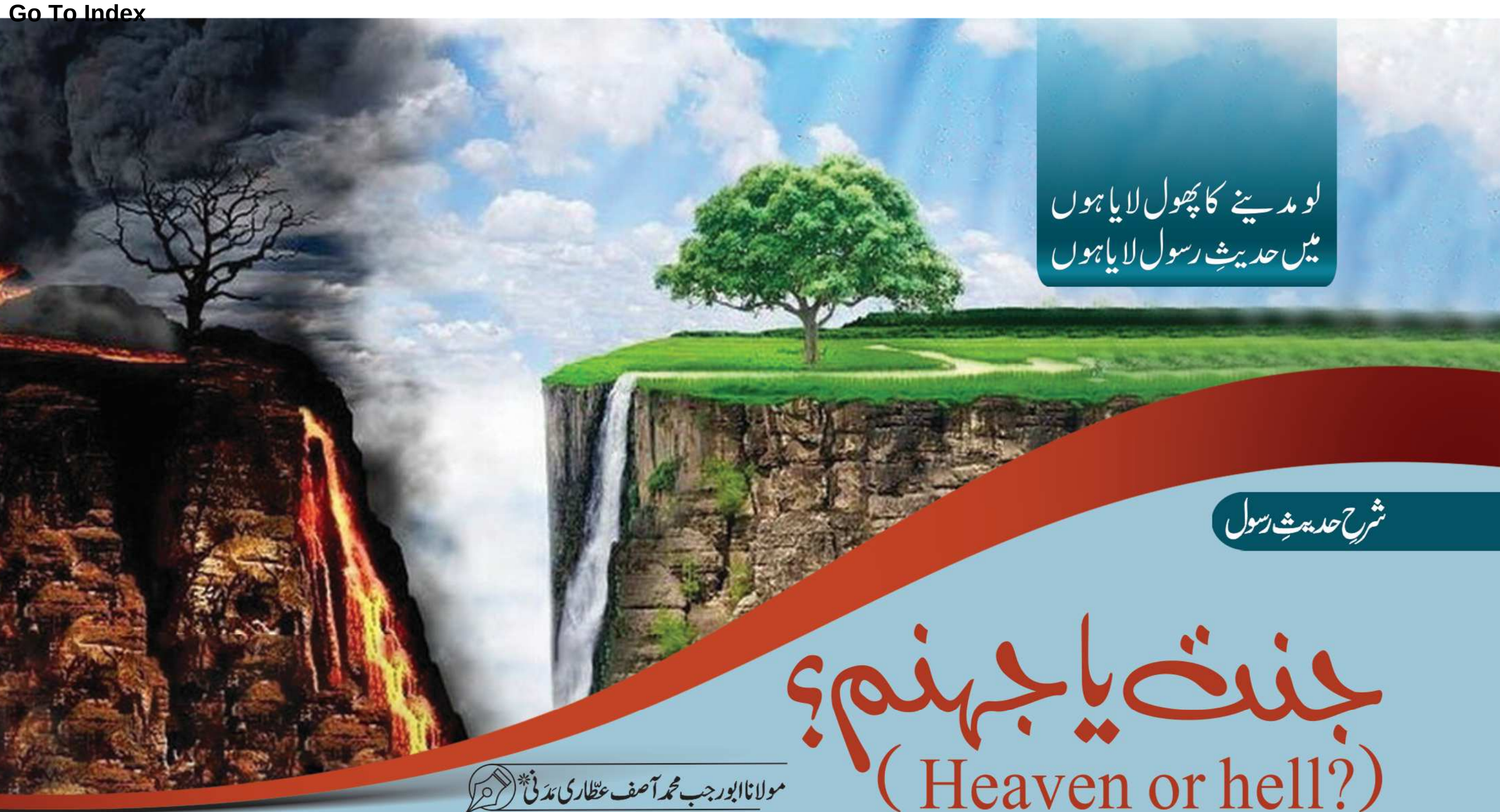

لو مدینے کا پھول لایا ہوں
میں حدیثِ رسول لایا ہوں

شرحِ حدیثِ رسول

جنت یا جہنم؟
(Heaven or hell?)

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی*

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ یعنی دوزخ کو خواہشات اور جنت کو تکلیف دہ باتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ (1)

یہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جَوَامِعُ الکلم میں سے ہے جس میں خواہشات کی مذمت کرنے کے بعد ان سے روکا گیا ہے۔ ساتھ ہی اللہ کی اطاعت کی ترغیب دی گئی ہے، چاہے نفس اسے ناپسند ہی کیوں نہ کرے کیونکہ آخرت میں جنّت اور جہنم کے سوا کچھ نہیں ہے، اور انسان کو انہی میں سے کسی ایک کا رخ کرنا ہے۔ اس لیے ہر مومن پر ضروری ہے کہ وہ ایسے اعمال کرے جو اسے جنت میں داخل کریں اور جہنم سے بچائیں، چاہے یہ اعمال اس پر کتنے ہی مشکل ہوں۔ اس لیے کہ جہنم کی آگ پر صبر (یعنی برداشت) کرنا ان مشکلات سے کہیں زیادہ سخت ہے۔ (2)

دونوں باتوں سے مراد؟

نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہاں دو باتیں ارشاد فرمائیں؛ ایک یہ کہ دوزخ کو خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ اس سے مراد وہ لذیذ چیزیں ہیں جن سے شریعت نے منع فرمایا ہے۔ یہ دو قسم کی ہیں:

1 حرام چیزیں: جیسے شراب، زنا وغیرہ

2 واجبات چھوڑنے کا سبب بننے والی چیزیں: اس میں شبہ والی چیزیں بھی آجاتی ہیں۔ اسی طرح حلال چیزوں کی کثرت بھی شامل ہے، کیونکہ اس سے حرام میں پڑنے کا ڈر ہوتا ہے۔

مراد یہ ہے: ان خواشات کے کرنے سے بندہ جہنم تک پہنچ سکتا ہے، کیونکہ وہ انہی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔ علامہ ابن عربی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس کی ایک خوبصورت مثال دی ہے: خواہشات میں ڈوبا ہوا وہ شخص جو تقویٰ سے اندھا ہوچکا ہے، اور اس کی سننے اور دیکھنے کی قوتیں خواہشات کے قبضے میں ہیں۔ وہ صرف خواہشات کو دیکھتا ہے، اس کے پیچھے چھپی ہوئی جہنم کو نہیں دیکھ پاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جہالت اور غفلت اس کے دل پر چھائی رہتی ہے۔ یہ ایسے ہی ہے

*استاذ المدرّسین، مرکزی
جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

جیسے ایک پرندہ جال کے اندر پڑے دانے کو دیکھتا ہے لیکن جال کو نہیں دیکھ پاتا۔ کیونکہ دانے کی خواہش اور لگاؤ اس کے دل پر غالب آجاتا ہے۔

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوسری بات یہ ارشاد فرمائی: جنت کو تکلیف دہ باتوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔

اس سے مراد وہ کام ہیں جن کے کرنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا ہے، جیسے: نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ عبادتوں میں اپنے دل کو لگانا اور ان کی مشقتیں برداشت کرنا، عبادتوں کی حفاظت کرنا، غصہ پی جانا، درگزر کرنا اور برائی کرنے والے کے ساتھ بھی احسان کرنا، مصیبت پر صبر کرنا اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا۔ ممنوع چیزوں سے بچنا۔ ان کاموں کو "ناگوار" اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ یہ کرنے والے پر شاق اور مشکل گزرتے ہیں۔ (3)

دوزخ اور جنت کے راستوں کا فرق

حضرت الحاج مُفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث شریف کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ خود خطرناک ہے مگر اس کے راستے میں بہت سے بناوٹی پھول و باغات ہیں۔ دنیا کے گناہ، بدکاریاں جو بظاہر بڑی خوشنما ہیں یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: جنت بڑا ابار دار (پھلدار) باغ ہے مگر اس کا راستہ خار دار (یعنی کانٹوں والا) ہے جسے طے کرنا نفس پر گراں (بھاری) ہے۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، شہادت جنت کا راستہ ہی تو ہیں۔ طاعات (یعنی عبادات) پر ہمیشگی، شہوت سے علیحدگی واقعی مشقت کی چیزیں ہیں۔ (4)

جبرائیل علیہ السّلام کا جنت و دوزخ کا مشاہدہ

جب اللہ پاک نے جنّت اور دوزخ بنائی تو حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو جنت کی طرف بھیجا اور فرمایا: اس میں موجود چیزوں کو دیکھو۔ وہ گئے اور واپس آکر عرض کی: یااللہ! تیری عزت کی قسم! جو بھی اس کے بارے سنے گا اس میں داخل ہو جائے گا۔ پھر اللہ پاک نے اسے تکلیفوں سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام کو دیکھنے کے لیے بھیجا۔ اس بار وہ دیکھ کر واپس آئے تو عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔ پھر اللہ پاک نے انہیں دوزخ دیکھنے کے لیے بھیجا۔ وہ اسے بھی دیکھنے گئے اور واپس آکر عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! اس کا حال سننے کے بعد کوئی اس میں داخل نہیں ہو گا۔ پھر اللہ پاک نے اسے شہوات سے گھیرنے کا حکم دیا اور دوبارہ جبرائیل علیہ السّلام کو بھیجا۔ اس مرتبہ وہ واپس آئے تو عرض کی: اے اللہ! تیری عزت کی قسم! مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے کوئی نجات نہ پا سکے گا۔ (5)

انسان کو چاہیے کہ وہ عارضی مشکلات اٹھا کر جنت حاصل کرے، نہ کہ عارضی لذتوں میں مبتلا ہو کر جہنم میں جا گرے۔

---

(1) بخاری، 4 / 243، حدیث: 6487 (2) شرح بخاری لابن بطال، 10 / 198 (3) دیکھئے: ارشاد الساری، 13 / 566، تحت الحدیث: 6487 (4) مراٰۃ المناجیح، 7 / 5 (5) ابوداؤد، 4 / 312، حدیث: 4744- فتح الباری، 12 / 273، تحت الحدیث: 6487۔

جنت و جہنم میں لے جانے والے اعمال کے بارے میں جاننے کے لئے درج ذیل دو کتب کا مطالعہ کیجیے۔

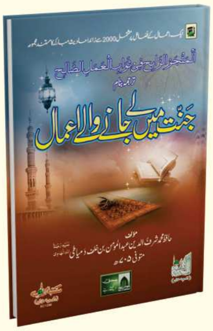
اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ
ترجمہ بنام
جنّت میں لے جانے والے اعمال

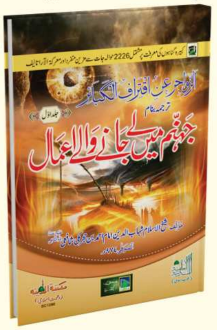
اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِر
ترجمہ بنام
جلد اوّل
جہنّم میں لے جانے والے اعمال

Go To Index

آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا انداز

(دوسری اور آخری قسط)

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

3 اُمُّ المومنین حضرت حَفْصہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سوتے وقت تین مرتبہ فرماتے: اَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ یعنی اے اللہ! جب تو (قِیامت میں) اپنے بندوں کو اُٹھائے اُس دن اپنے عذاب سے مجھے بچالینا۔ (1)

4 حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب اپنے بستر پر جاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ یعنی خُدا کا شکر ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا، ہمیں کافی ہوا اور ہمیں پناہ دی کیونکہ بہت سے لوگ وہ ہیں جنہیں نہ کوئی کافی ہے نہ پناہ دینے والا۔ (2)

5 حضرت عبدُ اللہ بن عُمَر رضی اللہُ عنہ نے سونے سے پہلے یہ دُعا پڑھنے کی تلقین کی: اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا، لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا، اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا، وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ یعنی اے اللہ! تو نے میری ذات کو پیدا کیا اور تو ہی اِسے موت دے گا، اِس کا مرنا اور اِس کا جینا تیری خاطر (تو ہی اسے زندگی دینے اور اس کی زندگی لینے کا مالک ہے، تیرے سوا ان دونوں کا کوئی مالک نہیں) ہے، اگر تو اِسے زندگی دے (اور جو کام تجھے ناپسند ہیں اُن میں پڑنے سے) تو اُس کی حفاظت فرما اور اگر تو اِس کو موت دے تو اِس (کے گُناہوں) کو بخش دے، اے اللہ! میں تجھ سے عافیَت مانگتا ہوں۔

وہ کہنے لگا: کیا آپ نے یہ دُعا (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے سنی ہے؟ جواباً فرمایا: حضرت عمر رضی اللہُ عنہ سے بھی بہتر شخصیت یعنی رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہے۔ (3)

6 حضرت ابو ازہر اَنْمارِی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات کے وقت سوتے ہوئے یہ پڑھتے: بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِي، اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَاخْسَأْ شَيْطَانِي، وَفُكَّ رِهَانِي، وَاجْعَلْنِي فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى ترجمہ: اللہ کا نام لے کر میں نے اپنی کروٹ رکھ دی الٰہی میرے (اُمّتیوں کے) گناہ بخش دے اور میرے شیطان کو دور فرمادے میرا رہن چُھڑا دے اور مجھے اعلیٰ مجلس میں داخل فرما۔ (4)

”میرے گُناہ“ سے مراد یا تو میری اُمّت کے گُناہ ہیں یا (میری اُمّت کی) خطائیں مراد ہیں یا یہ لفظ ہماری تعلیم کے لیے ہے ورنہ حُضور گناہوں سے معصوم ہیں۔ شیطان سے مراد انسانی شیطان

---

*مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

Go To Index

ہیں یا قرین شیطان ہے، ربّ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول فرمائی کہ آپ کا قرین شیطان مؤمن ہو گیا۔ اخسا: خساءٌ سے بنا ہے، بمعنی: کتّے کو دُور کارنا۔ رہن گروی چیز کو کہتے ہیں، یہاں مراد اپنی ذات ہے کیونکہ انسان کی ذات اپنے اعمال میں گِروی ہے، ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿ كُلُّ امْرِئٍۭ بِمَا كَسَبَ رَهِیْنٌ ۝۲۱ ﴾ (ترجمہ کنزالعرفان: ہر آدمی اپنے اعمال میں گِروی ہے) یعنی مجھے نیک اعمال کی توفیق دے کر میرے نفس کو گِروی ہونے سے چُھڑا دے۔ (5)

ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سونے سے پہلے تسبیحات پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے چنانچہ شیرِ خُدا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہُ عنہا نے رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایک خدمت گار کا مطالبہ کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اِس سے بہتر چیز نہ بتاؤں؟ جب سونے لگو تو 33 بار ”**سبحان اللہ**“، 33 بار ”**الحمدُ للہ**“ اور 34 بار ”**اللہ اکبر**“ کہو۔ (6)

مولائے کائنات حضرت علیُّ المرتضی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اُس دن سے کسی بھی رات انہیں پڑھنا نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا: کیا صِفّین کی رات بھی؟ فرمایا: صِفّین کی رات بھی میں نے انہیں نہیں چھوڑا۔ (7)

آخِری نبی کا بستر اور آرام فرمانے کا انداز

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی زمین پر، کبھی چٹائی پر اور کبھی چمڑے سے بنے اُس بستر پر آرام فرماتے جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی۔ ایک موٹا کھردرا بچھونا بھی تھا اُس پر بھی آپ آرام فرماتے تھے۔ (8)

کس انداز سے آرام فرماتے؟

① رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے بستر مبارک پر تشریف لاتے تو اپنی سیدھی ہتھیلی سیدھے گال مبارک کے نیچے رکھتے۔ (9)

② حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہ نے اپنی خالہ اُمُّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہُ عنہا کے گھر رات گُزاری، آپ فرماتے ہیں: میں بستر کی چوڑائی میں لیٹ گیا، اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کی لمبائی میں کروٹ کے بل آرام فرما ہوئے اور سو گئے۔ اس کے بعد حضرت ابنِ عبّاس رضی اللہُ عنہ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رات میں اندازِ عِبادت بیان فرمایا۔ (10)

دورانِ سفر آرام فرمانے کا انداز

حضرت قَتادہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب رات کے آخِری حصّے میں کہیں پڑاؤ فرماتے تو اپنی سیدھی کروٹ پر آرام فرماتے اور جب صُبح سے کچھ پہلے کہیں ٹھہرتے تو اپنا (سیدھا) ہاتھ کھڑا رکھتے اور اپنا سَر مبارَک اپنی ہتھیلی پر رکھتے۔ (11)

آپ نے رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سونے کا معمول تفصیل سے پڑھا، اِسی انداز میں سونے کا معمول بنائیے تاکہ دین و دنیا کی بَرَکتیں حاصل ہوں۔

---

(1) ابو داؤد، 4/404، حدیث: 5045 (2) مسلم، ص1116، حدیث: 6894 (3) مسلم، ص1115، حدیث: 6888، فیض القدیر، 2/195 (4) ابو داؤد، 4/406، حدیث: 5054 (5) مراٰۃ المناجیح، 4/25 (6) بخاری 3/516، حدیث: 5362 (7) شرح البخاری لابن بطال، 7/539 (8) مواہب لدنیہ، 2/185 (9) شمائل محمدیہ، ص157 (10) شمائل محمدیہ، ص162 (11) شمائل محمدیہ، ص162۔

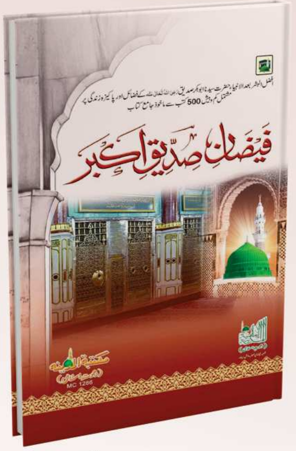

فیضانِ صدیقِ اکبر
افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فضائل اور پاکیزہ زندگی پر مشتمل کم و بیش 500 کتب سے ماخوذ جامع کتاب
مکتبۃ المدینہ
MC 1286

مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، یارِ غار و یارِ مزار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں جاننے کے لیے آج ہی اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے کتاب ”فیضانِ صدیقِ اکبر“ ہدیۃً حاصل کیجئے یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا اس Q-R Code کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

Go To Index

مَدَنی مذاکرے کے سُوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 10 سوالات وجوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جارہے ہیں۔

① ہائی نیک فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم

سوال: سردیوں میں اندر کی طرف ہائی نیک پہنی جاتی ہے، اسے فولڈ کر کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نماز بغیر کراہت کے ہو جائے گی۔(1)

(مدنی مذاکرہ، 15 جمادی الاخریٰ 1444ھ)

② سب سے پہلے جھوٹ بولنے والا جنّ

سُوال: کیا جنات بھی جُھوٹ بولتے ہیں؟

جواب: سب سے پہلے جھوٹ ایک جنّ نے ہی بولا تھا اور وہ جنّ ”اِبلیس“ ہے جسے ہم شیطان کہتے ہیں۔ (دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 6/453) شیطان دراصل جنّ ہے، (دیکھئے: پ 15، الکھف: 50) جبکہ بعض لوگ اِسے فرشتہ کہتے ہیں جو دُرُست نہیں ہے۔ ابلیس کا اصل نام ”عَزازِیل“ ہے۔

(دیکھئے: سیرت الانبیاء، ص 134، 135- مدنی مذاکرہ، 2 صفر المظفر 1442ھ)

③ ایمان کی مضبوطی و کمزوری

سوال: ایمان کی مضبوطی اور کمزوری کو کیسے پہچانا جائے؟

جواب: نیک کام کرنے کی وجہ سے اِیمان مضبوط ہوتا ہے جبکہ گناہ والے کام کرنے سے اِیمان کمزور ہوتا ہے۔ اللہ پاک سب کو نیک اَعمال کرنے کی توفیق مَرحمت فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عطّارؔ ہے ایماں کی حفاظت کا سُوالی
خالی نہیں جائے گا یہ دَربارِ نبی سے

(وسائلِ بخشش، ص 406- مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول شریف 1442ھ)

④ کیا جنت میں روزے ہوں گے؟

سوال: کیا جنت میں روزے رکھے جائیں گے؟

جواب: نہیں جنت میں روزے نہیں ہوں گے۔

(مدنی مذاکرہ، 26 شعبان شریف 1444ھ)

⑤ دورانِ وضو کوئی عضو دھلنے سے رہ جائے اور نماز شروع کر دی تو؟

سوال: وُضو کے درمیان اگر کوئی عضو دھونا بھول جائیں اور نماز پڑھنا شروع کر دی، نماز میں یاد آیا کہ فلاں عضو نہیں دھویا تھا تو اب کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بے وضو شخص وضو میں کوئی عضو دھونا بھول جائے اور نماز میں یاد آجائے تو وہ اُس عضو کو دھو کر نئے سرے سے نماز پڑھے گا کیونکہ بے وضو نماز شروع نہیں ہوتی۔ اور اگر

---

(1) مزید تفصیل کے لئے دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کا فتویٰ ”ہائی نیک، سویٹر، دوپٹہ وغیرہ فولڈ کر کے نماز پڑھنے کا حکم“ پڑھئے۔
https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/namaz/high-neck-sweater-dupatta-waghaira-fold-kar-ke-namaz-padhna-kaisa

Go To Index

اُس کا پہلے سے وُضو تھا اور وہ وُضو علی الوضو (یعنی وُضو تھا مگر تازہ وضو) کر رہا تھا، اب اگر کوئی عضو دھونا بھول گیا اور نماز پڑھنا شروع کر دی تو نماز ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 28 محرم الحرام 1446ھ)

6 جینا مرنا ختم کرنے سے وراثت ختم نہیں ہوتی!

سوال: اگر چند بہنیں لڑائی کے دوران غصہ میں آکر جینا مرنا ختم کر جائیں تو ان کو وراثت سے حصہ دینا پڑے گا یا نہیں؟

جواب: غصّے میں ایسا بول دیتی ہیں لیکن ایسا بولنا نہیں چاہیے، اچھے جملے نہیں ہیں، البتہ وِراثت سے ان جملوں کا کوئی تعلق نہیں ہے، وراثت میں جو ان کا حصہ بنتا ہے وہ ان کو دینا ہی دینا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 4 جمادی الاولیٰ 1445ھ)

7 کیا قبر میں نابالغ بچوں سے سوال جواب ہوں گے؟

سوال: جو نابالغ بچے دنیا سے چلے جاتے ہیں تو کیا قبر میں اُن سے فرشتے سوالات کرتے ہیں؟

جواب: جمہور (یعنی اکثر) علما کا یہ ارشاد ہے کہ قبر میں نابالغ بچوں سے سوال جواب نہیں ہوں گے۔ (دیکھئے: المعتقد المنتقد، ص184) نیز نابالغ بچے کے گناہ شمار نہیں ہوتے تو یوں یہ بغیر حساب کتاب کے جنّت میں چلے جائیں گے۔

(دیکھئے: شرح الصدور، ص152 - مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاولیٰ 1445ھ)

8 فضول سوچوں سے کیسے جان چھڑائیں؟

سوال: فضول سوچوں سے جان چھڑانے کا کوئی آسان سا حل ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: فضول سوچوں کی جگہ اچھی سوچوں کو اپنایا جائے، جب اچھی سوچیں بن جائیں گی تو فضول سوچیں خود بخود آگے پیچھے ہو جائیں گی، اِن شآءَ اللہُ الکریم!۔ جیسے دنیا میں سیر و تفریح اور گھومنے پھرنے کی سوچوں کو مدینہ شریف کی طرف کنورٹ کر دیں کہ مدینہ شریف میں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی گلیوں میں گھومیں گے تو یہ سوچ بدل گئی، دنیا کی فکریں تنگ کر رہی ہیں تو آخرت کی فکریں لے آیئے اور یوں سوچ کو تبدیل کریں۔ سوچیں وہ ہونی چاہئیں جو آخرت میں سرخرو کریں، ثواب دلوائیں اور ہماری اصلاح کا ذریعہ بنیں۔ (مدنی مذاکرہ، 16 ذوالحجۃ الحرام 1445ھ)

9 کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟

سوال: اگر کسی نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں توبہ کی تو کیا اس کی توبہ قبول ہو جائے گی؟

جواب: اگر آخری وقت سے مُراد یہ ہے کہ کسی کو پھانسی دی جا رہی ہو اور اس وقت وہ توبہ کر لے تو یہ توبہ بالکل مقبول ہے چاہے توبہ گناہوں سے ہو یا کُفر سے۔ اور اگر آخری وقت سے مُراد وہ لمحات ہیں جب نَزع کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور فرشتے نظر آنے لگتے ہیں تو اس وقت گناہوں سے توبہ تو مقبول ہے لیکن کُفر سے توبہ قبول نہیں لہٰذا اس وقت اگر کوئی اِیمان لائے تو مسلمان نہیں ہو گا کیونکہ اِیمان بالغیب ضَروری تھا جبکہ یہ تو آنکھوں سے دیکھ چکا۔ بہر حال مؤمن جب بھی توبہ کرے چاہے اس کی رُوح گلے میں اٹکی ہو اس وقت بھی اس کی توبہ قبول ہے۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ اس وقت توبہ کا ہوش ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو اللہ پاک ہی بہتر جانے۔

(دیکھئے: مراٰۃ المناجیح، 3/365 - مدنی مذاکرہ، 26 محرم الحرام 1440ھ)

10 کیا غسل فرض ہونے کی صورت میں چلنا پھرنا گناہ ہے؟

سوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس پر غسل فرض ہوتا ہے تو چلتے وقت اس کے گناہ لکھے جاتے ہیں، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: جس پر غسل فرض ہو جائے تو اس کے متعلق یہ کہنا دُرُست نہیں کہ چلنے، بیٹھنے کی حالت میں اُس کے گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہو تو حَمّام (یعنی غسل خانے) میں چل کر کیسے جائے گا؟ کیونکہ چلنا تو اس کے لیے گناہ ٹھہرا دیا گیا۔ اب کیا بے چارہ بستر پر ہی غسل کرے گا؟ یہ عوامی باتیں ہیں جن کی کوئی اَصل نہیں۔ البتہ غسل کرنے میں اتنی تاخیر کر دی کہ نماز قضا ہو گئی تو یہ گناہ ہے۔ (دیکھئے: بہارِ شریعت، 1/984) جس گھر میں جنبی شخص ہوتا ہے تو وہاں رَحمت کے فرشتے بھی نہیں آتے۔ (ابو داؤد، 1/109، حدیث: 227) اِس لیے بِلاوجہ غسل کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (مدنی مذاکرہ، 29 ربیعُ الآخر 1440ھ)

دار الافتاء اہلِ سنّت، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

دارُالافتاء اَھلسنّت

مفتی محمد قاسم عطاری*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

1 کیا وضو میں کینولہ یا اس کا ٹیپ ہٹانا ہو گا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جس شخص کو بار بار ڈرپ یا سرنج لگانی ہو، ڈاکٹر اسے کینولہ لگا کر ٹیپ سے لگا ہوا چھوڑ دیتے ہیں، اتارتے نہیں اور نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے ٹیپ کے نیچے کی کھال پر سے پانی نہیں بہتا۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسی صورت میں وضو کے لیے کینولہ ہٹانا ضروری ہے؟ یا ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے سے بھی وضو ہو جائے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں جس مریض کو بار بار ڈرپ یا سرنج لگانے کی ضرورت ہو، اس کے لیے وضو میں کینولہ اتارنا یا اس کی ٹیپ ہٹانا ضروری نہیں ہے، بلکہ ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے سے بھی وضو ہو جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیپ ہٹانے سے خون کی رگ کے اندر سوئی ہل سکتی ہے اور ڈاکٹرز سے ملی ہوئی معلومات کے مطابق ناتجربہ کار شخص ٹیپ ہٹائے، تو سوجن یا انفیکشن کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ نیز وہ کینولہ بھی بے کار ہو جاتا ہے اور نیا کینولہ جگہ بدل کر لگانا پڑتا ہے اور بار بار کینولہ نکال کر لگانا تکلیف کا باعث بھی بن سکتا ہے۔ لہٰذا اس مشقت و حرج کی وجہ سے مریض کو وضو میں ٹیپ کے اوپر سے پانی بہانے کی رخصت ہے اور ٹیپ ہٹا کر اس کے نیچے پانی بہانا معاف ہے۔ اس کی مثال زخم کی طرح ہے کہ اگر زخم پر پانی بہانا اور مسح کرنا بھی نقصان دیتا ہو، تو اس پر پٹی یا کپڑا باندھ کر اس کے اوپر سے پانی بہانے کا حکم ہوتا ہے، لیکن یہ یاد رہے کہ ٹیپ بقدرِ ضرورت ہی لگی ہوئی ہو، اس سے زائد ہو گی، تو زائد حصے والی جگہ کو دھونا ہی ہو گا۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 احرام کی نیت سے پہلے جسم پر باڈی اسپرے لگانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا احرام کی نیت کرنے سے پہلے جسم پر باڈی اسپرے لگا سکتے ہیں؟ تاکہ جسم سے بدبو نہ آئے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

احرام کی نیت کرنے سے پہلے بدن یا جسم پر خوشبو لگانا سنت اور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عملِ مبارک سے ثابت ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر کوئی شخص بدبو سے بچنے کے لیے احرام

---

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

کی نیت کرنے سے پہلے جسم پر باڈی اسپرے لگاتا ہے، تو یہ جائز اور درست ہے، بلکہ بہتر ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 کیا جادو کے توڑ کے لئے جادو کروانا جائز ہے؟

سوال: کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا جادو کے توڑ کے لیے جادو کرواسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جادو ایک شیطانی عمل ہے، جس کی مذمت پر قرآن واحادیث کی واضح نصوص موجود ہیں۔ جادو میں عموماً کفریہ اعتقاد یا اقوال وافعال پائے جاتے ہیں؛ جیسے ستاروں کو مؤثر ماننا، قرآن پاک یا دیگر معظّماتِ دینیہ کی بے ادبی کرنا، اسی طرح اُن چیزوں کے ذریعے شیاطین سے مدد طلب کرنا اور ان کی خدمت کرنا جو کفر کی طرف لے جانے والی ہیں، تو بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ جادو کفریات سے خالی ہو، اگر خالی ہو بھی تو یہ ایک سفلی، مذموم ناجائز کام ہے، لہٰذا جادو کرنا اور کروانا خواہ عام حالات میں ہو یا جادو کے توڑ کے لیے، بہر صورت ناجائز و حرام اور سخت گناہ کا کام ہے، بلکہ کئی صورتوں میں کفر ہے۔ ایک مسلمان کو اپنے مسائل کے لیے قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق روحانی علاج کروانا چاہیے، کہ اس میں جان کی سلامتی کے ساتھ ایمان کی بھی سلامتی ہے۔ جادو کی کوئی ایک آدھ صورت اگر کفر و حرام سے خالی بھی ہو تو وہ نادر صورت ہے جس پر حکم نہیں دیا جاتا اور بعض علماء کے کلام میں جو ایک آدھ صورت کا جواز ہے وہ اسی پر محمول ہے لیکن عمومی حکم حرام ہی کا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 قرضہ معاف کرکے دوبارہ مانگنا یا لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے اپنے ایک دوست کو کچھ رقم قرض دی تھی۔ بعد میں ایک موقع پر میں نے اس سے کہا: ”مجھے پیسوں کی ضرورت نہیں، میں نے اپنا قرض معاف کر دیا“، اور اس وقت میرے دوست نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اب کچھ عرصے بعد مجھے پیسوں کی اشد ضرورت ہے، تو کیا شرعاً میرے لیے دوبارہ اس قرض کا مطالبہ کرنا جائز ہے؟ اور اگر میں مطالبہ نہ کروں اور وہ خود رقم واپس کر دے، تو کیا ایسی صورت میں میرے لیے وہ رقم لینا جائز ہوگا؟ برائے کرم شرعی رہنمائی فرمائیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں شرعاً قرض معاف ہو چکا ہے، لہٰذا دوبارہ اس کا مطالبہ کرنا جائز نہیں۔ ہاں! اگر آپ کا دوست پھر بھی بطور تبرع (نیکی کے طور پر) رقم دینا چاہے، تو آپ کے لئے وہ رقم لینا جائز ہے۔

البتہ اگر قرائن وغیرہ کی رُو سے ظاہر ہو جائے کہ وہ رقم کی ادائیگی اس گمان میں کر رہا ہے کہ قرض اب بھی اس کے ذمہ باقی ہے، تو آپ پر لازم ہے کہ اُسے بتائیں کہ شرعاً قرض معاف ہو چکا ہے۔ ایسی صورت میں اُسے بتائے بغیر رقم لینا ناجائز ہے اور اگر لے لیا تو واپس کرنا لازم ہو گا۔ ہاں! اگر بتانے کے بعد بھی وہ دینے پر راضی رہے، تو اب لینے میں کوئی حرج نہیں لیکن یہ قرض کی واپسی نہیں ہوگی بلکہ اس کی طرف سے احسان ہو گا۔

جب قرض خواہ مقروض کو قرض ہبہ یا معاف کر دے، تو شرعاً قرض معاف ہو جاتا ہے، اس کے نفاذ میں مقروض کے قبول کی حاجت نہیں ہوتی۔ بس اتنا ضروری ہوتا ہے کہ وہ رد نہ کرے۔

اگر کوئی مسلمان کسی دوسرے شخص کو یہ سمجھ کر کچھ دے کہ دینا مجھ پر لازم ہے لیکن حقیقتاً اس پر لازم نہ ہو، اور دوسرا شخص یہ جانتا بھی ہو، تو دوسرے شخص کے لئے اس کا لینا ناجائز و حرام ہے۔ اگر پھر بھی لے لیتا ہے تو اس کی ملک میں داخل نہیں ہو گا اور بہر حال اسے واپس کرنا لازم رہے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلام میں انسانی جان کی قدر و قیمت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران **مولانا محمد عمران عطّاری**

اللہ کریم نے مخلوق کو بے شُمار نعمتوں سے نوازا ہے جن کی قدر و قیمت اور اہمیت ہر ذِی شعور پر عَیاں اور ظاہر ہے۔ بیش بہا اور انمول نعمتوں میں سے ایک نعمت ”**جان**“ ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اس نعمت کی قدر کرنے اور اس سے نفع اُٹھانے کی ترغیب دلائی اور اسے کسی بھی طرح نقصان پہنچانے سے سختی سے منع کیا ہے۔ دینِ اسلام کی بے شُمار خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اسلام انسانی جان کا محافظ ہے۔ یاد رکھئے! اسلام صرف انسانی جان کا ہی نہیں بلکہ ہر جان دار چیز کی جان کی اہمیّت بیان کرتا اور بلاوجہ کسی کی بھی جان لینے سے منع کرتا اور ظلم و زیادتی کرنے والوں کو ”**سزا کی نوید**“ سناتا ہے۔

اسلام سے پہلے انسانی جان اسلام سے پہلے کے عرب معاشرے پر ایک طائرانہ نگاہ ڈالیں تو جگہ جگہ معمولی باتوں اور تنازعوں پر انسانی خون بکھرا ہوا نظر آتا ہے اس لئے کہ اسلام سے قبل زمانۂ جاہلیت میں انسانی خون کی کوئی قدر و قیمت نہ تھی۔ عرب معاشرہ معمولی باتوں پر خون بہانے کو فخر سمجھتا تھا۔ ایسے ہولناک مناظر بھی دکھائی دیتے ہیں کہ آدھی آدھی صدی تلواروں سے ایک دوسرے کے سر کاٹ کاٹ کر بازو شل نہیں ہوتے، دل ذرا نہیں پسیجتے، ان سارے کارناموں پر نہ تو کوئی شَرم و عار محسوس ہوتی بلکہ یہ تو جہاں جمع ہوتے انسانی جانوں کو یوں بے دریغ قتل کرنے کو اپنی بہادری کے کارناموں میں شُمار کر کر کے خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے۔ بچّیوں کو زندہ دفن کرنا، غلاموں کو بے وقعت جاننا، قبیلہ پرستی کے نام پر قتلِ عام کرنا اور انتقام کی آگ میں نسلوں تک لڑائیاں جاری رکھنا ان کی پہچان تھی۔ زمانۂ جاہلیت میں اَدنیٰ سی بات پر تلواریں نکل آتیں۔ گھوڑے یا اونٹ کی سبقت، پانی پلانے میں دیر یا اَنا کی چھوٹی سی ٹھیس نسلوں تک جاری رہنے والی جنگوں میں بدل جاتی۔ چار دہائیوں تک جاری رہنے والی جنگِ بَسوس اور چالیس سال تک ختم نہ ہونے والی جنگِ داحس و غبراء اسلام سے پہلے کے سیاہ کارناموں میں سے ہیں۔

چالیس سال جاری رہنے والی جنگ کی وجہ جنگِ بسوس دو قبائل بنو بکر اور بنو تَغلِب کے درمیان لڑی گئی۔ بنو تغلب سے تعلق رکھنے والا وائل بن رَبیعہ ”**کُلَیب**“ کے لقب سے مشہور تھا اس کا اثر ورسوخ بہت پھیل چکا تھا۔ اس نے اپنے لیے ایک ایسی چراہ گاہ بنوائی جس میں کسی دوسرے کو چلنے اور جانور چَرانے کی اجازت نہیں تھی اور وہاں کی کسی چیز کو تکلیف پہنچانا بھی ممنوع تھا۔ اس نے اپنی زمینوں کے شکار کو ممنوع کر رکھا تھا، اپنے اونٹوں کے ساتھ دوسروں کے اونٹوں کی شمولیت کو حرام قرار دے دیا تھا، اس کی آگ کے ساتھ

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

Go To Index

دوسری آگ جلانے کی اجازت نہیں تھی، ان کے گھروں کے درمیان سے گزرنا بھی ممنوع تھا۔ یہاں تک کہ کسی کو اس کی مرضی کے بغیر کسی جگہ حملہ کرنے کی اجازت تک نہیں تھی چنانچہ یہی امور ان کے آپسی جنگ کا سبب بنے۔ کُلیب کی شادی قبیلہ بنو بَکر میں جَساس بن مرّہ کی بہن سے ہوئی تھی۔ ایک دن جساس کی خالہ ”بسوس“ کے گھر ایک مہمان آیا، اس کی اونٹنی بھی تھی جو جساس کی اونٹنیوں کے ساتھ کلیب کی چراہ گاہ میں چَر رہی تھی، کلیب نے منع کیا کہ اگر آئندہ یہ مجھے نظر آئی تو میں اسے قتل کر دوں گا۔ پھر کچھ دن بعد دوبارہ کلیب نے دیکھا کہ وہ اونٹی یہاں چر رہی ہے تو اس نے ایک تیر اس کے تھن پر مار دیا۔ جب اونٹنی کے مالک کو اس کا علم ہوا تو اس نے اور بسوس نے غم کا اظہار کیا جس پر جساس نے کہا کہ میں عنقریب اس اونٹنی سے زیادہ قیمتی اونٹ کو قتل کر دوں گا۔ اس کی مراد کلیب کو قتل کرنا تھی چنانچہ اس نے موقع دیکھ کر کلیب کی پیٹھ میں نیزہ مارا اور اسے قتل کر دیا۔ جب اس سارے واقعے کا علم کُلیب کے بھائی کو ہوا تو اس نے اپنے بال کاٹ دیے، کپڑے پھاڑ لیے اور خود پر شراب اور کھیل کود کو حرام کر لیا۔ اس نے کہا میں خوشبو نہیں سونگھوں گا، تیل نہیں لگاؤں گا جب تک میں کلیب کے ہر عضو کے بدلے بنو بکر بن وائل کے ایک آدمی کو قتل نہ کر دوں۔ اور پھر بالآخر جنگ شروع ہو گئی جو 40 سال تک جاری رہی۔ (1)

جنگِ داحس وغبراء بنو عَبس کے سردار قَیس بن زُہیر کا داحس نامی گھوڑا تھا اور حُذیفہ بن بدر ذُبیانی کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کا نام غَبراء تھا۔ یہ دونوں سردار آپس میں رشتہ دار تھے، دونوں نے گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ رکھا، جیت پر بیس اونٹ انعام مقرر ہوا۔ دوڑ شروع ہونے سے پہلے حذیفہ نے اپنی قوم کے کچھ لوگ تیار کئے اور انہیں مقرّرہ ہدف کے قریب بٹھا دیا کہ اگر داحس، غبراء سے آگے نکلنے لگے تو اسے تھپڑ مارنا۔ جب داحس گھوڑا غبراء سے سبقت لے جانے لگا تو حُذیفہ کے آدمی عمیر نے اسے تھپڑ مار دیا۔ یوں داحس یہ مقابلہ ہار گیا۔ جب قیس بن زُہیر کو واقعہ کا پتا چلا تو تکرار اور ہاتھا پائی کے بعد یہ معاملہ قتل وغارت گری تک جا پہنچا اور دونوں قبیلوں کے درمیان جنگ چھڑ گئی جو کہ چار دہائیوں تک جاری رہی۔ (2) ان دونوں جنگوں کی ابتدا کس قدر معمولی تھی لیکن انجام ہزاروں جانوں کے نقصان کی صورت میں سامنے آیا۔ اسلام سے قبل خونِ انسانی کی ناقدری اور ارزانی کو اس بات سے بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ وہاں قصاص کا کوئی اصول نہ تھا۔ طاقتور قبیلہ اگر کسی کو قتل کر دیتا تو اس کے بدلے کمزور قبیلے کا کوئی معزز شخص مار دیا جاتا۔

قربان جائیں دینِ اسلام کی مبارک تعلیمات پر کہ جس نے انسانوں کو انسانی خون کی قدر کرنا سکھایا، ننھی ننھی جانوں کی حفاظت، ان کی پرورش پر جنت کی بشارت عطا فرمائی۔ یہ اسلام ہی ہے کہ جس نے خون کے پیاسوں کو انسانی جانوں کا محافظ بنا دیا۔ اب ذرا اسلام کی مبارک تعلیمات پر بھی ایک نظر ڈالئے، قلب و جگر کو سکون پہنچایئے، مسلمان ہونے پر اپنے رب کا شکر ادا کیجئے، اپنے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غلامی پر اللہ کے بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جایئے، اپنی بیٹیوں کو بتایئے کہ اسلام ہی وہ دین ہے جس نے انہیں جینے کا حق عطا فرمایا، اسلام نے نہ صرف ان کی جان کو تحفظ فراہم کیا بلکہ ان کی پرورش پر ان کے والد کو جنت کی نوید و بشارت بھی عطا فرمائی بلکہ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنت میں اپنی رفاقت کی خوش خبری بھی عطا فرمائی ہے۔

اسلام اور انسانی جان کی اہمیت اسلام میں ایک انسانی جان کی اہمیت کس قدر ہے اسے اس بات سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے کہ جس نے بلا اجازتِ شرعی کسی کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا کیونکہ اس نے اللہ تعالیٰ کا حق، بندوں کے حقوق اور حدودِ شریعت سب کو پامال کر دیا اور جس نے کسی ایک کی زندگی بچالی جیسے کسی کو قتل ہونے یا ڈوبنے یا جلنے یا بھوک سے مرنے وغیرہ اَسبابِ ہلاکت سے بچالیا تو اس نے گویا تمام انسانوں کو بچالیا۔ اسے قراٰنِ پاک میں یوں ذکر کیا گیا ہے: ﴿مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۚۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ لَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَیِّنٰتِ٘ ثُمَّ اِنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ

بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ (۳۲)﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اس کے سبب ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کسی جان کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچا کر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا اور بیشک ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بیشک ان میں سے بہت سے لوگ اس کے بعد (بھی) زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں۔ (3)

اسلام کی نظر میں انسانی جان کی اہمیّت کو اس آیت سے خوب سمجھا جا سکتا ہے۔ یہاں وہ لوگ بھی انصاف کا خون نہ کریں کہ جو اسلام کی اصل تعلیمات کو پسِ پُشت ڈال دیتے اور دینِ اسلام کو قتل و غارت گری یا دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس آیتِ کریمہ سے وہ لوگ بھی ہوش کے ناخن لیں کہ جو مسلمان کہلوانے کے باوجود بے قصور لوگوں کو نہایت بے دردی اور سفاکی کے ساتھ بم دھماکوں اور خود کش حملوں کا نشانہ بناتے اور اس گھناؤنے اور غیر اسلامی کام پر فخر کرتے ہیں۔ ایک اور مقام پر اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا (۹۳)﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (4)

خوب یاد رہے کہ اگر مسلمانوں کے قتل کو حلال سمجھ کر قتل کیا تو یہ خود کفر ہے اور ایسا آدمی ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور قتل کو حرام ہی سمجھا لیکن پھر بھی اس کا ارتکاب کیا تب یہ گناہِ کبیرہ ہے اور ایسا آدمی مدّتِ دراز تک جہنّم میں رہے گا۔

پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک انسانی جان انسانی جان کا قتل کبیرہ ترین گناہوں میں ہے، اس گناہ کی شناعت و بد بختی کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ جس انسان نے قتل کا کام ایجاد کیا آج بھی دنیا بھر میں ہونے والے ناحق قتل کا گناہ اسے بھی مل رہا ہے جیسا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کوئی بھی شخص ناحق قتل ہوتا ہے تو اس قتل کا گناہ پہلے قاتل ابنِ آدم (قابیل) کو ضَرور ملتا ہے کیونکہ اُسی نے سب سے پہلے قتل کا طریقہ رائج کیا۔ (5) انسانوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے لوگوں کے درمیان (حقوق العباد میں سے) خون بہانے کے متعلق فیصلہ کیا جائے گا۔ (6) اللہ پاک کے آخِری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مومن کو قتل کرنے میں اگر زمین و آسمان والے شریک ہو جائیں تو اللہ پاک ان سب کو جہنم میں دھکیل دے۔ (7) محسنِ انسانیت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ کریم کے نزدیک دنیا کا ختم ہو جانا ایک مسلمان کے ظلماً قتل سے زیادہ آسان ہے۔ (8) کسی پاکیزہ جان کو قتل کر دینا تو بہت بڑا گناہ ہے ہی اس گناہ میں ذرا برابر مددگار بننا بھی اپنے آپ کو اللہ کی رَحمت سے دور کرنا ہے جیسا کہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی مومن کے قتل پر ایک حرف جتنی بھی مدد کی تو وہ قِیامت کے دن اللہ پاک کی بارگاہ میں یوں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہو گا: یہ اللہ کریم کی رَحمت سے مایوس ہے۔ (9)

یوں تو اسلام کی ہر تعلیم انسانیت کے لیے سراپا رَحمت ہے لیکن انسانی جان کی حرمت پر اسلام کا اس قدر زور دینا جہاں بھر کو یہ پیغام دیتا ہے کہ مسلمان کبھی بھی ظلم و زیادتی اور ناحق خون بہانے کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔ آج کے پُرآشوب دور میں جہاں نفرت، دہشت گردی اور قتل و غارت کو مختلف بہانوں کے ساتھ رواج دیا جا رہا ہے، ہمیں بطورِ مسلمان قرآن و حدیث کی ان واضح ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے کردار سے یہ ثابت کرنا ہو گا کہ اسلام اَمن و محبّت کا دین ہے، ظلم نہیں بلکہ عدل اور انصاف کا پیغام دیتا ہے۔

---

(1) دیکھیے: الکامل فی التاریخ، 1/410 تا 416 (2) دیکھیے: الکامل فی التاریخ، 1/452 (3) پ6، المآئدۃ: 32 (4) پ5، النسآء: 93 (5) بخاری، 2/413، حدیث: 3335 (6) مسلم، ص711، حدیث: 4381 (7) ترمذی، 3/100، حدیث: 1403 (8) ابن ماجہ، 3/261، حدیث: 2619 (9) ابن ماجہ، 3/262، حدیث: 2620۔

Go To Index

معراج کی رات، کرم کی برسات

مولانا عمر فیاض عطّاری مَدَنی*

ہجرتِ مصطفےٰ سے پہلے کی بات ہے کہ رَجَبُ الْمرجّب کا بابَرَکت مہینا چل رہا تھا اور اس کی 27 تاریخ تھی۔ رات کا وقت تھا، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت اُمِّ ہانی رضی اللہُ عنہا کے گھر پر آرام فرمارہے تھے۔ یہ وہ رات تھی جس میں وہ نیک ساعَت اور مبارَک گھڑی آئی کہ جو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرِ ملکوت کے لئے مقرّر کی گئی تھی۔ بارگاہِ رَبُّ العالمین سے خاص احکامات اور خصوصی ہدایات کا اعلان ہوا کہ آج کی رات زمانے کی حرکت بند کردی جائے..... کاروبارِ اَرضی و سَماوی روک دیئے جائیں..... مملکتِ آب و خاک کے تمام مادی قواعد و ضوابط تھوڑی دیر کے لئے معطّل کردیئے جائیں..... زمان و مکان، سفر واِقامت اور تَخاطُب و کلام کی ساری طبعی پابندیاں اُٹھا دی جائیں..... ستاروں کی گردِش، سورج کی رَفتار اور چاند کی مسافَت روک دی جائے..... ملائکۂ آسمان کو حکم ہوا کہ آج تمام آسمانوں کو اچھی طرح سے سجادو،..... رِضوانِ جنّت کو فرمان مِلا کہ آج ہر قسم کے ساز و سامانِ حسن و زینت اور ہر طرح کے رنگ و روغنِ خوش نُمائی سے مہمان خانۂ غیب کو مُزَیَّن کردیا جائے..... حامِلانِ عرش کو حکم مِلا کہ عرش کے چاروں طرف موتیوں کی جھالریں لٹکادو اور پوری فضائے آسمان اور عالَمِ کون و مکان میں انوار و تجلّیات کی بارش کردو..... مہمان کے آنے کے راستے کو خوشبوؤں سے مہکادو..... ہزاروں فرشتوں کی جماعت کاشانۂ اقدس کے باہر باادب کھڑی ہوجائے..... کیونکہ آج باعثِ تخلیقِ کائنات، یتیموں کے والی، غریبوں کے سہارا، لولاک کے تاج والے، شبِ اَسریٰ کے راہی، سِدرہ کے مسافر اور حَریمِ قُدُس کے آشنا سیّدُ المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو معراج عطا کی جارہی ہے۔ اس رات آنحضرت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر حق تعالیٰ کی جانب سے خوب کرم کی برسات بَرسی۔ آپ علیہ السّلام اور آپ کی اُمّت پر وہ وہ عطائیں کی گئیں کہ جو آپ سے پہلے کے اَنبیا اور اُن کی اُمّتوں کو عطا نہیں ہوئیں۔ ہم اُن میں سے چند کا یہاں ذکر کررہے ہیں۔

دیدارِ الٰہی معراج کی رات نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے بڑا جو اعزاز و انعام عطا کیا گیا وہ **"اللہ پاک کا دیدار"** تھا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیداری کی حالت میں سر کی آنکھوں سے رَبُّ العِزّت کا دیدار کیا۔ وہاں نہ پَردہ تھا نہ کوئی حجاب، زمانہ تھا نہ کوئی مکان، فِرِشتہ تھا نہ کوئی اِنسان، بےواسطہ کلام کا شَرَف بھی حاصِل کیا۔ یہ وہ انعام ہے جو کسی بھی نبی یا رسول کو حاصل نہیں ہوا، صرف رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خاصّہ ہے۔

ہر چیز روشن ہوگئی ترمذی شریف کی حدیثِ پاک ہے: میں نے اللہ پاک کا دیدار کیا تو اللہ پاک نے اپنا دستِ قدرت میرے کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، پس میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے ہر چیز کو پہچان لیا۔(1)

پچاس نَمازیں اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہر دِن رات 50 نمازوں کا تحفہ عَطا فرمایا۔ پھر 50 سے 5 تک رہ گئیں اور ارشادِ خداوندی ہوا: اے محمد! دِن اور رات میں یہ

---

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز"، کراچی

پانچ نمازیں ہیں اور ہر نماز کا ثواب دس گُنا ہے، اِس طرح یہ 50 نمازیں ہوئیں۔ جو نیکی کا ارادہ کرے پھر اُسے نہ کرے تو اُس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور اگر کرلے تو دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو بُرائی کا ارادہ کرے پھر اس سے باز رہے تو اُس کے نامۂ اَعْمال میں کوئی بُرائی نہیں لکھی جائے گی اور اگر بُرا کام کرلیا تو ایک بُرائی لکھی جائے گی۔ (2)

کوثر پر آمد معراج کی رات آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جنّت میں ایک نہر پر تشریف لائے جس کے کناروں پر موتیوں کے خیمے تھے اور اس کی مِٹّی خالص مشک تھی۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام سے دَرْیَافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یہ کوثر ہے جو آپ کے ربّ کریم نے آپ کو عَطا فرمائی ہے۔ (3)

یہ فرشتہ ہے یا نبی؟ معراج کی سہانی رات پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو عرش کے نور میں چُھپا ہوا تھا۔ آپ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ کیا کوئی فِرشتہ ہے؟ کہا گیا: نہیں۔ فرمایا: کوئی نبی ہیں؟ کہا گیا: نہیں۔ پوچھا: پھر یہ کون ہے؟ بتایا گیا: یہ وہ شخص ہے کہ دنیا میں اس کی زبان ذکرِ الٰہی سے تر رہتی تھی، اس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا تھا اور یہ کبھی اپنے والِدَین کو بُرا کہے جانے یا اُن کی بے عزّتی کی جانے کا سبب نہیں بنا۔ (4)

راہِ خُدا میں جہاد کرنے والے شبِ معراج کچھ لوگ مُلاحظہ فرمائے، جو ایک دِن کاشت کرتے، اگلے دِن فصل کاٹتے، جیسے ہی فصل کاٹ لیتے، فصل پہلے کی طرح پھر سے لوٹ آتی، جبریل علیہ السّلام نے عرض کیا: یہ راہِ خُدا میں جہاد کرنے والے ہیں۔ (5)

امام و مؤذِّن صاحبان کے لئے انعامات جنّت میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے موتیوں سے بنے ہوئے گنبد نُما خیمے دیکھے جن کی مِٹّی مشک تھی۔ حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام سے دَرْیَافت فرمایا: ”اے جبریل! یہ کس کے لئے ہیں؟“ عرض کیا: اے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! یہ آپ کی اُمّت کے اَئِمّہ اور مُؤذِّنین کے لئے ہیں۔ (6)

معاف کرنے والوں کے لئے انعامات مروی ہے کہ جنت میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چند بلند و بالا محلّات مُلاحظہ فرمائے جن کے بارے میں پوچھنے پر حضرتِ جبرائیل علیہ السّلام نے عرض کیا کہ یہ غصّہ پینے والوں اور لوگوں سے عَفو و در گزر کرنے والوں کے لئے ہیں اور اللہ پاک احسان کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ (7)

کرم کی برسات اب بھی جاری! اِس رات میں اب بھی اللہ پاک کا خاص کرم نازل ہوتا ہے تین فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے: 1 جو کوئی 27 ویں رجب کا روزہ رکھے، اللہ پاک اس کے لئے 60 مہینے کے روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔ (8) 2 رَجَب میں ایک دِن اور رات ہے جو اس دِن روزہ رکھے اور رات کو قیام (یعنی عبادت) کرے تو گویا اُس نے 100 سال کے روزے رکھے، 100 سال شَب بیداری کی اور یہ رجب کی 27 تاریخ ہے۔ (9) 3 رَجب میں ایک رات ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والے کو 100 سال کی نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور وہ رجب کی 27 وِیْں رات ہے، جو اس رات میں 12 رکعت اِس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃُ الفاتحہ اور کوئی سی ایک سُورت اور ہر دو رکعت پر اَلتَّحِیّات پڑھے اور 12 پوری ہونے پر سلام پھیرے، اس کے بعد 100 بار یہ پڑھے: سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرْ، پھر اِسْتِغْفار (مثلاً اَسْتَغْفِرُ الله، اَسْتَغْفِرُ الله) 100 بار، دُرود شریف 100 بار پڑھے اور اپنی دنیا و آخرت کے لئے جس چیز کی چاہے دُعا مانگے اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ پاک اس کی سب دُعائیں قبول فرمائے گا، سوائے اس دُعا کے جو گُناہ کے لئے ہو۔ (10)

---

(1) ترمذی، 5/160، حدیث: 3246 (2) مسلم، ص87، حدیث: 162 (3) دیکھیے: بخاری، 4/268، حدیث: 6581 (4) موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا، 2/415، حدیث: 95 (5) مجمع الزوائد، 1/236، حدیث: 235 (6) المسند للشاشی، 3/321، حدیث: 1428 (7) مسند الفردوس، 2/255، حدیث: 3188 (8) فَضائِلُ شَہْرِ رَجَب، لِلخَلَّال ص10 (9) شعب الایمان، 3/374، حدیث: 3811 (10) شعب الایمان، 3/374، حدیث: 3812۔

Go To Index

(تیسری اور آخری قسط)

اسلام کا نظامِ طہارت و نظافت

مولانا فرمان علی عطّاری مدنی*

دل کی طَہارت انسان کو اپنی ظاہری جسمانی صَفائی اور خوبصورتی کے ساتھ ساتھ اپنے دل کو بھی صاف رکھنا چاہیے۔ قراٰن و حدیث میں دل کی طَہارت و صَفائی کی ترغیب اور اس کی اہمیّت بتائی گئی ہے۔ بروزِ قِیامت جب مال و اولاد کوئی فائدہ نہیں دیں گے اس دن دل کی صفائی، صحّت اور پاکیزگی ہی رب کے حُضور سُرخرو ہونے کی کُنجی ہوگی۔ جیسا کہ سورۃُ الشعراء میں ارشاد ہوتا ہے: ترجمۂ کنز الایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے مگر وہ جو اللہ کے حُضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔(1)

ایک مقام پر دل کی پاکیزگی کو کامیابی کا ضامِن کہا گیا ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى (۱۴)﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا۔(2) یعنی کامیاب وہی ہے جس نے اپنے دِل کی حفاظت کی اور خود کو بُرے اَخلاق سے بچایا۔(3) کیونکہ اگر انسان کا دل پاک و صاف ہوگا تو اس کی زندگی بہتر، پُراَمن اور اللہ کی رضا کے مطابِق گزرتی ہے۔ اسلام میں دل کی طَہارت کو ایمان کی مضبوطی، حسنِ اخلاق اور اللہ پاک کی خوشنودی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ انسانی جسم میں دل ہی ایسا عُضْو ہے جس کی درستی سے پورے جسم کی سلامتی رہتی ہے حدیثِ پاک میں ہے: جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے اگر وہ صحیح رہے تو پورا جسم صحیح رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو پورا جسم خراب ہوتا ہے، سنو! وہ دل ہے۔(4)

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: دل بادشاہ ہے جسم اِس کی رِعایا، جیسے بادشاہ کے دُرُست ہو جانے سے تمام ملک ٹھیک ہو جاتا ہے، ایسے ہی دل سنبھل جانے سے تمام جسم ٹھیک ہو جاتا ہے، دل اِرادہ کرتا ہے جسم اس پر عَمَل کی کوشش (کرتا ہے)، اس لیے صوفیائے کرام دل کی اِصلاح پر بہت زور دیتے ہیں۔(5)

امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ظاہری اَعمال کا باطِنی اَوصاف کے ساتھ ایک خاص تعلّق ہے۔ اگر باطن خراب ہو تو ظاہری اَعمال بھی خراب ہوں گے اور اگر باطن حَسَد، رِیاکاری اور تکبُّر وغیرہ عیبوں سے پاک ہو تو ظاہری اعمال بھی دُرُست ہوتے ہیں۔(6)

دل کی صفائی کے لئے درج ذیل طریقے اختیار کیجیے اِن شآءَ اللہ فائدہ ہوگا۔

1 گُناہوں سے سچّی توبہ کیجئے کیونکہ گُناہ سے بھی دل گندہ ہوتا ہے لٰہذا خود کو ظاہری گناہوں نیز تکبر، حسد، کینہ وغیرہ باطنی بیماریوں سے بھی پاک رکھیے کہ حدیث پاک میں ہے: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور بخشش چاہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے تو وہ نکتہ پھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے پورے دل کو گھیر لیتا ہے۔(7)

2 اللہ پاک سے دُعا کیجئے دل کی صفائی اور پاکی کے حُصول کے لئے اللہ پاک سے دُعا کیجئے کیونکہ اللہ پاک کا فضل و کرم جب تک دست گیری نہ کرے اس وقت تک دلوں کی صفائی ناممکن ہے۔(8)

---

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

3 تلاوتِ قراٰن اور موت کی یاد تلاوتِ قراٰن کا معمول بنائیے اور موت کو یاد کیجئے کہ یہ بھی دلوں کی صفائی کا ذریعہ ہے حدیثِ پاک میں ہے: بے شک! دل کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے، عرض کی گئی: اس کی صفائی کیسے ہوگی؟ فرمایا: موت کو یاد کرنے اور قراٰنِ پاک کی تِلاوت کرنے سے۔(9)

4 اچّھی صحبت اور عقائد و اعمال کی درستی صحیح العقیدہ اور اچّھے لوگوں کی صحبت اختیار کیجئے کہ اس کی بَرَکت سے نیک اعمال میں رغبت اور عقائد کی اصلاح ہوگی جو دل کی صفائی کا سبب ہے۔ امام غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: عقائد و اعمال کے عجائب و غرائب اور فوائد دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے فوائد سے زیادہ اور عظیم ہیں۔ یہ دلوں کی صَفائی، پاکیزگی اور طہارت و تزکیہ کا فائدہ دیتے ہیں۔(10)

صفائی کے دینی و دنیاوی فوائد

قراٰن و حدیث نے مختلف مقامات پر صفائی کی ترغیب دی ہے اور صفائی کے فوائد و ثمرات بھی بیان کئے ہیں، صفائی سے کئی طرح کے دینی، دنیاوی، معاشرتی، جسمانی اور شخصی فوائد حاصل ہوتے ہیں، صفائی کے چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

1 ایمان کا حصہ ہے

نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حدیثِ پاک کے مطابق طہارت نصف ایمان ہے۔(11)

علّامہ ابوزکریا یحییٰ بن شَرف نووی رحمۃُ اللہِ علیہ اس حدیث پاک کی شرح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ طہارت کا اَجر بڑھ کر ایمان کے نصف اجر تک پہنچ جاتا ہے۔(12)

2 روحانی پاکیزگی جب انسان جسمانی صفائی ستھرائی کا اہتمام رکھتا ہے تو اس کا ذہن بھی صاف رہتا ہے اور وہ عبادات کی ادائیگی یکسوئی اور توجّہ سے کر سکتا ہے۔ اور یوں صاف لِباس اور طہارت کے بعد عبادت کر کے انسان اپنے دل اور رُوح کو بھی اللہ پاک کے قریب کرلیتا ہے۔

3 اللہ کا محبوب بن جاتا ہے صاف ستھرے اور پاک لوگوں کو ایک فائدہ یہ بھی ملتا ہے کہ وہ اللہ کے محبوب بندے بن جاتے ہیں کیونکہ قراٰن پاک میں ہے: ﴿وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ(۱۰۸)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ستھرے اللہ کو پیارے ہیں۔(13) اسی طرح ایک حدیث پاک میں بھی ہے کہ اللہ کریم پاک ہے پاکی کو پسند فرماتا ہے، ستھرا ہے ستھرے پن کو پسند کرتا ہے۔(14)

4 عبادت کی صحت عبادت کی قبولیّت کے لئے طہارت ضَروری عمل ہے اگر کوئی بے وُضو نماز شروع کر دے تو وہ ہوگی ہی نہیں کیونکہ نماز کے لئے وُضو شَرْط ہے تو جب وُضو نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی لہٰذا طہارت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ باوُضو شخص اگر دیگر شرائط کو ملحوظ رکھ کر عبادت کرے تو وہ درست شمار ہوتی ہے۔

5 صحّت کی حفاظت صفائی کی عادت انسانی صحّت کے لئے بھی بہت مفید ہے جبکہ گندگی مختلف وائرس اور بیکٹیریا کو جنم دیتی ہے۔ وُضو اور غُسل کرنے سے جسم کی صفائی ہوتی ہے اور انسان کئی طرح کی جسمانی اور نفسیاتی بیماریوں سے بچ جاتا ہے اور صحّت کی حالت میں عبادات کی اَدائیگی کے قابل رہتا ہے۔ وُضو میں دھوئے جانے والے اَعضاء بھی مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔

6 معاشرتی فوائد صفائی ستھرائی کے فوائد کسی فرد تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس کے معاشرتی سطح پر بھی کثیر فوائد ظاہر ہوتے ہیں۔ کسی فرد کی صفائی کی عادت سے اس کی عزّت میں اِضافہ ہوتا ہے کیونکہ صاف ستھرے شخص کو لوگ پسند کرتے ہیں لوگوں کی نظر میں اس کی عزّت ہوتی ہے لوگوں کے ساتھ اس کے تعلّقات بہتر ہوتے ہیں اگر وہ اپنے قریبی لوگوں کو صفائی کی ترغیب دلائے تو اس کی دیکھا دیکھی کئی لوگ صفائی کے عادی ہو سکتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ پورا معاشرہ بھی صفائی کا عادی ہو سکتا ہے۔

Go To Index

7 خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے صفائی انسان کی شخصیت میں اعتماد پیدا کرتی ہے۔ جب آپ خود کو صاف ستھرا رکھیں گے تو آپ کا چہرہ اور جسم بہتر نظر آئے گا، جس سے آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی۔ لوگوں سے مُعامَلات کرنے اور ان کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں خود کو بہتر محسوس کریں گے اور اس سے آپ کی شخصیت پر مثبت اَثْرات مرتب ہوں گے۔ حضرت سَہل بن حنظلہ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لِباس تم پہنتے ہو اسے صاف ستھرا رکھو اور اپنی سُواریوں کی دیکھ بھال کیا کرو اور تمہاری ظاہری ہیئت ایسی صاف ستھری ہو کہ جب لوگوں میں جاؤ تو وہ تمہاری عزّت کریں۔(15) حضرت علّامہ عبدُ الرّؤف مُناوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ہر وہ چیز جس سے انسان نفرت و حقارت محسوس کرے اس سے بچا جائے خصوصاً حُکّام اور عُلَما کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔(16)

8 پیسوں کی بچت صفائی کی عادَت انسان کو بہت سی بیماریوں سے بچاتی ہے تو اس وجہ سے صفائی کا عادی شخص حتَّی الامکان بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس وجہ سے دَواؤں اور ڈاکٹر کی فیس وغیرہ اَخراجات کی بچت کرکے ہم اپنے پیسے بچا سکتے ہیں۔

9 طویل عمری کا امکان صفائی کی عادَت انسانی صحّت اور طویل عمری کی ضامِن ہے، کیونکہ اگر ہم بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں اور اپنے جسم کی بہتر دیکھ بھال کرتے ہیں تو دل، جگر، اور دیگر اَعضاء کی صحّت پر بھی مثبت اَثرات مرتب ہوتے ہیں، جو طویل عمری کا باعِث بنتے ہیں۔

---

(1) پ19، الشعراء:89 (2) پ 30، الاعلیٰ:14 (3) دیکھئے: تفسیر ابن کثیر، پ30، الاعلیٰ:14، 8 / 373 (4) بخاری، 1 / 33، حدیث:52 (5) مراٰۃ المناجیح، 4 / 230 ملتقطاً (6) منہاج العابدین، ص 13 ملخصًا (7) ابن ماجہ، 4 / 488، حدیث: 4244 (8) اخبار الاخیار، ص63 (9) شعب الایمان، 2 / 352، حدیث:2014 (10) احیاء العلوم 1 / 125 (11) مسلم، ص 115، حدیث:534 (12) شرح مسلم للنووی، 3 / 100 (13) پ 11، التوبۃ: 108 (14) ترمذی، 4 / 365، حدیث:2808 (15) جامع صغیر، ص22، حدیث:257 (16) فیض القدیر، 1 / 249، تحت الحدیث:257۔

صحابی اِبنِ صحابی، اول مُلوکِ اسلام، کاتب وحی حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کا وصال 22 رجبُ المرجب 60 ہجری میں ہوا آپ رضی اللہُ عنہ کے فضائل و مناقب، سیرت و اوصاف، عشقِ رسول، دورِ حکومت کے سنہرے واقعات اور اس کے علاوہ بہت کچھ جاننے کے لئے کتاب "فیضانِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ" کا مطالعہ نہایت مفید و نفع بخش ہے۔

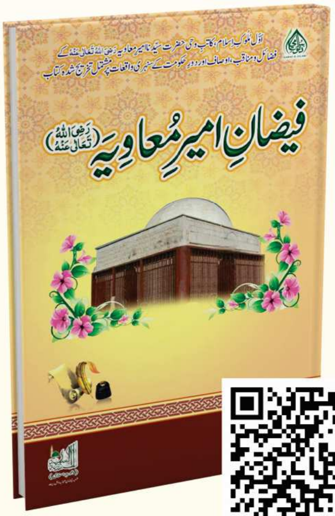
اوّل مُلوکِ اسلام، کاتبِ وحی حضرت سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے فضائل و مناقب، اوصاف اور دورِ حکومت کے سنہری واقعات پر مشتمل تخریج شدہ کتاب
فیضانِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہ تعالٰی عنہ

یہ کتاب درج ذیل 12 ابواب پر مشتمل ہے:

1 حضرت سیدنا امیر معاویہ کا تعارف
2 حضرت سیدنا امیر معاویہ کے اوصاف
3 سیدنا امیر معاویہ کا عشقِ رسول
4 حکومتِ سیدنا امیر معاویہ
5 عہدِ امیر معاویہ کی علمی سرگرمیاں
6 سیدنا امیر معاویہ اور انتظامی امور
7 اللہ والوں سے محبت و عقیدت
8 سیدنا امیر معاویہ کے فضائل
9 مشاجراتِ صحابہ اور ہم
10 سیدنا امیرِ معاویہ کی مرویات
11 وصالِ سیدنا امیر معاویہ
12 علماء و محدثین کا خراجِ عقیدت

آج ہی اس کتاب کو اپنے قریبی مکتبۃ المدینہ سے ہدیۃً حاصل کیجئے یا اس QR-Code کی مدد سے ڈاؤن لوڈ کیجئے۔

Go To Index

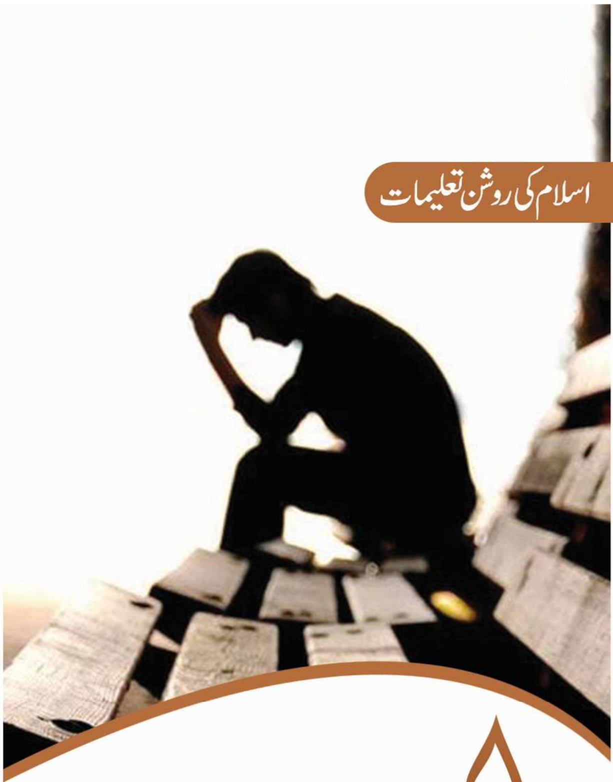

مایوس نہ ہوں

مولانا سید بہرام حسین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک نے اپنی حکمت اور مشیّت سے لوگوں کو مختلف حالات میں رکھا ہے، کسی کو غنی کیا تو کسی کو فقیر، کسی کو مالدار تو کسی کو نادار، کسی کو مالک تو کسی کو مَملوک، اَلغرض اللہ پاک جس کو جس حال میں چاہتا ہے رکھتا ہے۔ یوں ہی کامیابی ہو یا ناکامی، راحَت ہو یا مصیبت، نفع ہو یا نقصان دَر حقیقت سب اللہ پاک کی طرف سے ہے۔ انسان کو چاہیے کہ ہر حال میں اللہ پاک کی عطا اور رضا پر صابر و شاکر رہے۔ کچھ لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جب انہیں نعمتیں مل رہی ہوں اور ترقیاں حاصل ہو رہی ہوں تو وہ ان پر خوش ہوتے اور پھولے نہیں سماتے مگر جُوں ہی کسی بیماری یا پریشانی، آفت یا مصیبت، میں مبتلا ہو جائیں کاروبار یا اِمتحان وغیرہ میں ناکامی ہو جائے تو فوراً پریشان بلکہ مایوس ہو جاتے ہیں۔ انسان کی اِس کمزوری کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿لَا یَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ٘ وَ اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـٴُـوْسٌ قَنُوْطٌ(۴۹)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا اور اگر اسے کوئی بُرائی پہنچے تو بہت نااُمّید، بڑا مایوس ہو جاتا ہے۔(1)

دِینِ اسلام کی روشن اور اعلیٰ تعلیمات اس مصیبت اور پریشانی کے وقت بھی اپنے ماننے والوں کی مکمل راہ نمائی کرتے ہوئے انہیں مایوسی (Depression) کے اندھیروں سے نکال کر اُمّید کی شاہراہ پر گامزن کرتی ہیں۔ دِینِ اسلام کی روشن اور اعلیٰ تعلیمات کے مُطابق ایک مسلمان کے لئے لازِم ہے کہ وہ مایوس ہونے کے بجائے اُمّید کا دامن تھامے رہے۔ اپنے عمل کی کوتاہی پر نَظر کرتے ہوئے اللہ پاک کے عذاب سے ڈرتا رہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک کی رَحمت کا اُمّیدوار بھی رہے۔ دُنیا میں بِالکل بے خوف ہو جانا یا اللہ پاک کی رَحمت سے بالکل ہی مایوس ہو جانا یہ دونوں حالتیں کفّار کی بیان کی گئی ہیں۔ جیسا کہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿اَفَاَمِنُوْا مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا یَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ۠(۹۹)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: کیا وہ اللہ کی خفیہ تَدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں۔(2) مزید اِرشاد فرمایا: ﴿وَ لَا تَایْـٴَـسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا یَایْـٴَـسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ(۸۷)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اللہ کی رَحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رَحمت سے کافر لوگ ہی نااُمّید ہوتے ہیں۔(3)

اِسی طرح اگر کسی انسان سے بتقاضائے بشریّت گُناہ سَرزَد ہو جائیں اور وہ اِس قدر زیادہ ہوں کہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں تب بھی اسے رَحمتِ الٰہی سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ اللہ پاک کی رَحمت بہت بڑی ہے۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ(۵۳)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔(4) اِس آیت میں اگرچہ ایک خاص چیز کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رَحمت سے مایوس ہونے سے منع فرمایا گیا لیکن عمومی طور پر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رَحمت سے مایوس اور نااُمّید ہونا منع ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ زندگی میں آنے

---

*رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ، ذمّہ دار شعبہ خلیفہ امیر اہل سنت

Go To Index

والی پے دَرپے مصیبتوں، مشکلوں اور دُشواریوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی رَحمت سے ہرگز مایوس اور نااُمّید نہ ہو کیونکہ یہ کافروں اور گمراہوں کا وَصف اور کبیرہ گُناہ ہے۔ (5)

اَحادیثِ مبارکہ میں بھی مایوسی کی سخت ممانعت آئی ہے چنانچہ حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا گیا کہ کبیرہ گُناہ کون سے ہیں؟ تو آپ نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، اس کی رَحمت سے مایوس ہونا اور اس کی خُفیہ تَدبیر سے بے خوف رہنا۔ (6) حضرت عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ”دو باتوں میں ہلاکت ہے 1 مایوسی 2 خود پسندی۔“ یہ قول نقل کرنے کے بعد امام محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ عبدُ اللہ بن مسعود رضی اللہُ عنہ نے اِن دو باتوں کو جمع فرمایا کیونکہ سعادت کا حُصول کوشش، طلب، محنت اور اِرادے کے بغیر ناممکن ہے اور مایوس آدمی نہ کوشش کرتا ہے اور نہ ہی طَلَب کرتا ہے جبکہ خود پسند آدمی یہ نظریہ رکھتا ہے کہ وہ خوش بخت ہے اور اپنی مُراد کے حُصول میں کامیاب ہوچکا ہے اس لئے وہ کوشش کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ (7)

دِینی یا دُنیوی کسی بھی طرح کا مسئلہ ہو ہمّت نہ ہاریں، ڈَٹ کر اس کا مقابلہ کریں اور مایوسی کو اپنے قریب بھی نہ آنے دیں کہ بسا اوقات مایوسی کی وجہ سے بندہ جان بلکہ اِیمان تک سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کئی لوگ قرضداریوں، ناچاکیوں اور مَعاشی حالات سے مایوس ہوکر خودکشی کرلیتے ہیں، یوں ہی کئی لوگ مایوسی کی وجہ سے کفریہ کلمات تک بک دیتے ہیں۔ ہر مایوسی اگرچہ کفر نہیں البتہ بعض صورتیں ایسی ہیں جو کفر تک لے جاتی ہیں۔ چنانچہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ فرماتے ہیں: بعض اَوقات مختلف آفات، دُنیاوی مُعاملات یا بیماری کے مُعالَجات و اَخراجات وغیرہ کے سلسلے میں آدَمی ہمّت ہار کر مایوس ہو جاتا ہے اِس طرح کی مایوسی کُفر نہیں۔ رَحمت سے مایوسی کے کفر ہونے کی صورتیں یہ ہیں: اللہ پاک کو قادِر نہ سمجھے یا اللہ تعالیٰ کو عالِم نہ سمجھے یا اللہ تعالیٰ کو بخیل سمجھے۔ (8)

یاد رَکھئے! حالات ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے، مشکل کے بعد آسانی اور تنگی کے بعد خوشحالی ضَرور ملتی ہے۔ ظاہری اَسباب کے ختم ہونے کو دیکھنے کے بجائے خالقِ اَسباب کی طرف نظر کیجئے اور اس سے لَو لگائیے یقیناً اللہ پاک اِن مَسائل سے نکلنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال دے گا۔ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًاۙ(۲) وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُؕ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنادے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو۔ (9) لٰہذا خود بھی مایوس نہ ہوں اور دوسروں کو بھی مایوس نہ ہونے دیجئے۔

بعض لوگوں کی خواہ مخواہ مایوسی پھیلانے کی عادت ہوتی ہے، کسی کا کاروبار میں نقصان ہو جائے تو اس کا حوصلہ بڑھانے کے بجائے کہیں گے: یہ کبھی بھی کاروبار میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کسی مَریض کی عیادت کرنے جائیں گے تو مَریض کو دِلاسا دینے اور اس کی ہمّت بڑھانے کے بجائے کہیں گے: آپ کی بیماری بہت سخت ہے، فلاں شخص کو بھی یہی بیماری تھی تو بیچارہ چند روز میں ہی ایڑیاں رَگڑ رَگڑ کر مَر گیا۔ کسی گنہگار دُنیادار شخص کو دیکھ کر اسے توبہ پر آمادہ کرنے کے بجائے کہیں گے: اسے کبھی توبہ کی توفیق نہیں ملے گی، اگر اس نے توبہ کر بھی لی تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ ایسے لوگوں کو اِس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کرنی چاہیے۔ چنانچہ حضرتِ زید بن اسلم رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے کہ پہلی اُمّتوں میں ایک شخص کثرتِ عبادت سے اپنے نفس پر سختی کرتا اور لوگوں کو رَحمتِ الٰہی سے مایوس کرتا۔ جب اس کا اِنتقال ہوا تو کسی نے خواب میں دیکھا کہ وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہے اور عرض کر رہا ہے: اے میرے رَب! میرے لئے تیری بارگاہ میں کیا اَجر ہے؟ تو بارگاہِ خداوندی سے جواب ملا: آگ۔ عرض کی: میری عِبادت و ریاضت کہاں گئی؟ اِرشاد فرمایا: تو دُنیا میں لوگوں کو میری رَحمت سے مایوس کرتا تھا، آج میں تجھے اپنی رَحمت سے مایوس کر دوں گا۔ (10)

اللہ پاک ہمیں اپنی رَحمت سے اُمّید رکھنے اور مایوسی سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ 25، حٰمٓ السجدۃ: 49 (2) پ 9، الاعراف: 99 (3) پ 13، یوسف: 87 (4) پ 24، الزمر: 53 (5) صراط الجنان، 8/489 (6) معجم کبیر، 9/156، حدیث: 8784 (7) احیاء العلوم 3/452 (8) کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص 483 (9) پ 28، الطلاق: 2، 3 (10) مصنف عبد الرزاق، 10/261، حدیث: 20728۔

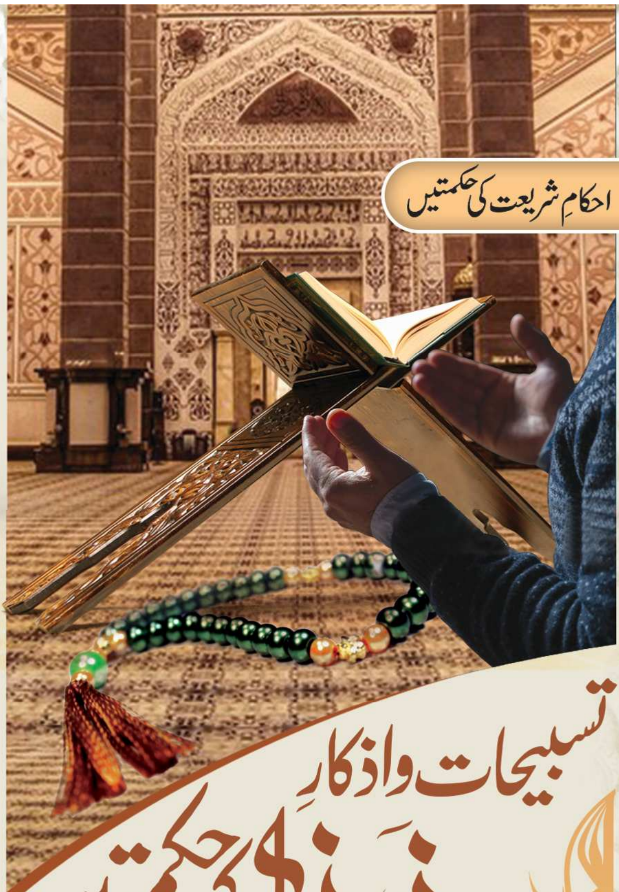

تسبیحات واذکار

نماز کی حکمتیں

مولانا ابرار اختر القادری*

نَماز بلاشُبہ اسلام کا شعار ہے اور ایک انتہائی منظم عبادت ہے جو بظاہر تو بارگاہِ الٰہی میں مُناجات پیش کرنے کا نام ہے، مگر اس معاملے میں کسی کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ اپنے رب کی بارگاہ میں جیسے چاہے مُناجات کرے، نَماز اَدا کرنا اُمّت کی وحدت اور اجتماعیت کی علامت ہے اور یہ طریقہ وہی ہے جو اللہ پاک کے آخِری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”صَلُّوْا كَمَا رَاَيْتُمُوْنِي اُصَلِّي“ یعنی نماز ویسے ہی پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

(مسند الشافعی، ص55)

معلوم ہوا نماز صرف قِیام اور رُکوع و سُجود ہی میں حُضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طریقے کو اپنانے کا نام نہیں، بلکہ نَماز میں مُناجات بھی حُضور کے بتائے ہوئے مخصوص طریقے کے مطابق ہی ادا کرنا لازم ہے۔ چنانچہ نماز میں حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بتائے ہوئے طریقہ کار کے مطابق جو تسبیحات و اَذکار کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس کی بھی اپنی ہی حکمتیں ہیں، جو مختلف علمائے کرام نے اپنے اپنے انداز میں بیان فرمائی ہیں۔ ان میں سے چند حکمتیں ملاحظہ فرمایئے:

حضرت مولانا عبدُ الحامد بدایونی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب فلسفہ عِباداتِ اسلامی کے صفحات 21 تا 24 پر نماز کی تسبیحات واذکار پڑھنے سے متعلّق فرماتے ہیں: ایک خادم اپنے آقا کے حضور، ایک ملازم افسر کے سامنے، محکوم حاکم کے دربار میں اس کی عظمت وشان کا لحاظ کرتے ہوئے بہتر سے بہتر الفاظ میں خطاب کرتا ہے۔ چنانچہ احکم الحاکمین مالک حقیقی کے دربار میں بندہ مومن اپنی عجز و کمتری خدا کی برتری کا خیال کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر گُناہوں سے توبہ کرتا ہے اور عرض کرتا ہے: اللہ اکبر۔ یعنی اے مولا! تو سب سے بڑا ہے تیری کبریائی و عظمت میں کوئی شریک نہیں، اے خدا! تو پاک ہے تعریف کے لائق تو ہی ہے، برکت والا نام تیرا ہی ہے۔ تو بُزرگی و عظمت والا ہے، تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔ یہ وقت چونکہ حضوری کا ہوتا ہے اور اس وقت انوارِ قُدرت کا ظہور ہوتا ہے تو شیاطین راستہ روک کر کہتے ہیں: ہم دربار سے نکال دیے گئے تجھے بھی نہ جانے دیں گے۔ چنانچہ ان کی شیطنت دیکھ کر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم کہہ کر شیطان کو بھگایا جاتا ہے جب شیاطین بھاگتے ہیں تو نمازی آہستہ آہستہ کہتا ہے: اے اللہ! جو رَحمان و رحیم ہے میں تیرے ہی نام سے آغازِ عبادت کرتا ہوں۔ اس کے بعد حمد و ثنا کا گلدستہ پیش کرتے ہوئے عرض کرتا ہے: اے جہانوں کے پیدا کرنے والے رب تمام تعریفوں کا مستحق تو ہے، تو ہی رحمان و رحیم ہے۔ یومُ الحساب کا بھی تو مالک ہے۔ میں تیری ہی عبادت کرتا ہوں، تجھی سے مدد مانگتا ہوں، صِراطِ مستقیم دکھا، راہ بھی انکی جن پر تو نے انعام کیا، اُن کی نہیں جو تیرے مَغْضُوب و گمراہ تھے۔ پھر قبولیّتِ دعا کے لئے آہستہ سے آمین کہتے ہیں۔

---

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ خواتین دعوتِ اسلامی (ویب ایڈیشن)

Go To Index

حمد کے بعد سورت کا ملانا ایک حکیم کے پاس مریض جب حاضر ہوتا ہے تو وہ مرض کے حالات بیان کرتا ہے۔ طبیب نسخہ تجویز کرکے دوا پینے کی تاکید کرتا ہے۔ پرہیز اور استعمال کا طریقہ بتاتا ہے۔ انسان ہزاروں روحانی امراض میں مبتلا تھا، اُس نے طبیب حقیقی کی طرف رجوع کیا، طبیب مریض کے امراض و اسبابِ مرض سے واقف تھا اس نے پہلے سورۂ شفا تجویز کی سورۂ فاتحہ کے بعد قرآن کریم کے دوسرے اَجزا نسخہ میں شامل فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ اس نسخہ کے پینے سے شفا ہوگی۔

پرہیز طبیب مریض کی حالت کا اندازہ کرتے ہوئے ان اشیا سے جو مرض کو بڑھانے والی ہوں پرہیز کی تاکید کرتا ہے، جسمانی اَمراض کیلئے پرہیز لازمۂ علاج سمجھا جاتا ہے، ممنوع اشیا سے پرہیز کرنا ہر بیمار ضَروری سمجھتا ہے۔ شرک، کفر، فسق، ریا، تکبر، کینہ، حسد، جھوٹ، غیبت، شراب نوشی، قِمار بازی، زناکاری، سود خواری یہ وہ اَمراض تھے جو انسان کی روح اور اس کے تمام اخلاق و عادات کو خراب کر رہے تھے ان سب سے پرہیز کرنا تجویز فرمایا گیا۔

رُکوع وسُجود وقیام حمد وسورت پڑھ چکا تو خیال آیا دیر سے ہاتھ باندھے عرض کر رہا ہوں، مناسب ہے سر جھکا لوں، اب وہ جھکا اور عرض کرنے لگا: میرا رب بُزرگ اور پاک ہے۔ وہ سر جو کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور اعضائے جسم میں معظّم ہے اسے بھی مولا کے سامنے جھکا دوں، بیقراری بڑھتی جارہی ہے، نہ کھڑے رہ کر چین آیا نہ رکوع میں تو اب اپنے مولا کی عظمت کا اعلان کرکے سر زمین پر رکھ دیا، سر جھکا دیکھ کر سرفراز کیا گیا۔ ارشاد ہوا کہ ایک آخری حالت باقی ہے: بیٹھ جا اور میرا جلوہ دیکھ۔

التحیات اب یہ دیدار میں محو ہے، بیٹھے بیٹھے جلوے دیکھ رہا ہے، ایک ایک عُضو کو مطلوب کے حضور جھکا کر اُس کی طرف رُخ کرکے مصروفِ جمال ہے اور یوں عرض کرتا ہے: تمام قولی، بدنی، مالی عِبادتیں تیرے ہی لئے ہیں۔ اتنا عرض کر چکا تو معاً خیال آیا جس نبی برحق کی بدولت یہاں تک پہنچ سکا اُن کی بارگاہ میں سلام عرض کروں۔ ادھر سے فرمایا گیا: نبیِ رَحمت پر سلامتی ہماری طرف سے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِی کی نوید سنی۔ اپنے آقا پر سلام سن کر دل نے کہا: وہ جو اس دربار میں حاضر ہیں اور جو نہیں ہیں اُن سب کے لئے سلامتی کی دعا کیوں نہ کروں۔ چنانچہ اَلسّلامُ عَلَيْنَا میں سب کو شامل کرلیا۔ عمومیّت کے ساتھ خصوصیّت ضَروری تھی اس لئے وعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ میں نیک بندوں کی سلامتی کی دُعا کی۔

توحید ورسالت اصل ایمان ہے، اس لئے بندہ پھر مالک حقیقی کی رَبوبیّت اور اُس کے رسول کی رسالت کے اقرار شہادت کی طرف متوجہ ہو کر عرض کرنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں تیرے سوا کوئی دوسرا خدا نہیں، محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔ اس اِقرار پر گواہی کی ضَرورت تھی، سیدھے ہاتھ کی انگلی کو اٹھا کر اقرارِ شہادت کیا۔ اسی لئے اس اُنگلی کو اَنگشتِ شہادت کہتے ہیں۔

دُرود شریف جلوہ ذات کا مشاہدہ ہو چکا، اگرچہ وہاں غیر اور غیریت کو دخل نہیں، مگر قدرت کو پسند نہ آیا کہ میرے دربار میں حاضر ہو کر ثنا و حمد کے گلدستے پیش ہوں اور اس کا معزّز نبی یا اس کی وہ اولادِ پاک جو اگرچہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِين میں شامل تھی مگر عمومیت اور مبہم انداز میں ان سب کو یاد کیا گیا اس لئے بصراحت ان سب کے لیے طلبِ رَحمت کی دُعا کرے، یوں عرض کرنا شروع کیا: خداوندا! محمد اور ان کی اولاد پر رَحمت نازل کر جیسے تو نے ابراہیم اور ان کی آل پر رَحمت بھیجی، تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے!

اللہ اللہ! حُضور کی آل کا یہ درجہ بلند ہوا کہ نَمازوں کے قَعدوں میں اُن کے لیے دعائیں کرنا داخل وشامل کیا گیا۔ عبادت کا فریضہ ختم ہونے پر آیا تو وہ فرشتے جو حاضر تھے اور وہ جماعت والے جن کے ساتھ شریک اُن سب پر سلامتی کی دُعا کرتا ہوا دربار سے رُخصت ہوا۔

Go To Index

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین
The Blessed quotes of the pious predecessors

خواجہ غریب نواز کے فرامین

مولانا ابو شیبان عطّاری مدنی*

برِ صغیر میں اسلام کے نُور کو عام کرنے والی عظیم ہستیوں میں حضرت خواجہ معینُ الدّین حسن چشتی اجمیری رحمۃُ اللہِ علیہ کا نام نمایاں ترین ہے، جنہیں خواجہ غریب نواز کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ نے اپنی دعوت، اخلاق، اور روحانی تعلیمات کے ذریعے لاکھوں دلوں کو اللہ پاک اور رسول کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبّت سے منوّر فرمایا۔ آپ کا سلسلۂ چشتیہ آج بھی دنیا بھر میں رُشد وہدایت کا سبب بنا ہوا ہے، خواجہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کی تعلیمات میں خصوصاً نماز، اطاعتِ مرشد، اور بندگیِ ربّ کریم کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ آیئے چند انمول فرامین ملاحظہ کیجیے:

❁ صرف نَماز ہی منزل گاہِ عزّت کے قریب ہونے کا ذریعہ ہے، اس لیے کہ نَماز مومن کی معراج ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں بھی وارد ہے اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ (یعنی نماز مومن کی معراج ہے) تمام مقامات سے بالا تَر نَماز ہے حق تعالیٰ سے ملاقات کا وسیلہ اوّل نماز ہی ہے۔ (دلیل العارفین، ص119)

❁ نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے بیان کرتا ہے۔ (دلیل العارفین، ص119)

❁ جس نے کچھ پایا خدمتِ مرشد سے پایا پس مرید کو چاہیے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ بھر بھی تجاوز نہ کرے۔ پیر و مرشد جو کچھ اسے نماز، تسبیح، اوراد وغیرہ کی بابت فرمائے اور ترغیب دے، گوش ہوش (یعنی مکمل توجہ) سے سنے اور اسے بجالائے تاکہ کسی مقام پر پہنچ سکے۔ (دلیل العارفین، ص120)

❁ بے شک پیر مرید کو سنوارنے والا ہوتا ہے۔ اس لیے پیر مرید کو جو ترغیب دے گا اور اس کی جو تربیَت کرے گا وہ اس کو مرتبہ کمال تک پہنچانے کے لئے ہوگی۔

(دلیل العارفین، ص120)

❁ نَماز ایک امانت ہے جو پروردگارِ عالم کی طرف سے بندوں کے سپرد کی گئی ہے پس بندوں پر واجب ہے کہ وہ اس امانت کو اس طرح محفوظ رکھیں اور اس کا حق اس طرح بجالائیں کہ اس میں کوئی خیانت نہ ہو۔ (دلیل العارفین، ص131)

❁ جب کوئی شخص نَماز اَدا کرے تو چاہیے کہ رُکوع و سُجود کما حقہ بجالائے جیسا کہ حکم ہے اور ارکانِ نماز کو اچّھی طرح ملحوظ رکھے۔ (دلیل العارفین، ص131)

❁ ان مسلمانوں کے کیا کہنے ہیں جو بَروقت نماز ادا نہیں کرتے اور تاخیر کر دیتے ہیں حتی کہ نماز کا وقت گُزر جائے ان کی مسلمانی پر بیس ہزار مرتبہ افسوس ہے جو مولا کریم کی بندگی کرنے میں تقصیر و کوتاہی کرتے ہیں۔ (دلیل العارفین، ص137)

❁ جو شخص اُس روز (یعنی قیامت) کے عذاب سے مامون و محفوظ رہنا چاہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اطاعت و فرماں برداری کرے۔ (دلیل العارفین، ص170)

❁ طاعت مرید کے لیے حلاوت اور مزے کا موجب ہوتی ہے مرید کے لیے طاعت میں حلاوت اور مزہ اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ طاعت میں خوش و خرم ہو۔ (دلیل العارفین، ص198)

❁ اہلِ سُلوک اور اہلِ محبّت کے ہاں محبّت سے مراد یہ ہے کہ وہ مطیع و فرماں بردار رہیں اور ڈرتے رہیں کہ کہیں ان کو بھگانہ دیا جائے۔ (دلیل العارفین، ص212)

---

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

مرقدِ انور امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ

امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی 6 نصیحتیں اور ان کے معاشرتی اثرات

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مَدَنی*

15 رجبُ المرّجب ہمیں ایک عظیم ہستی کی یاد دلاتی ہے، جو کہ عبادت، ریاضت، تقویٰ، زُہد، پرہیز گاری، نرمی، شفقت، حِلْم، خوفِ خدا، علم و عمل اور دیگر کئی اوصافِ جلیلہ کے مالک ہیں۔ یہ عظیم ہستی خاندانِ مصطفےٰ، خاندانِ صدیقِ اکبر اور خاندانِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے چشم و چراغ ہیں۔ جی ہاں! یہ جلیلُ الشّان حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ ہیں۔

حضرتِ امام جعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ کی وِلادت 17 ربیعُ الاوّل 83 ہجری پیر شریف کے دن مدینۂ منورہ میں ہوئی، کنیت ابو عبد اللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ آپ حضرتِ امام محمد باقر رحمۃُ اللہِ علیہ کے بڑے صاحبزادے ہیں جو امام زین العابدین کے بیٹے ہیں، جبکہ آپ کی والدہ محترمہ حضرت سیدتنا اُمِّ فَروَہ ہیں جو کہ امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی پوتی ہیں۔ (1)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ بے پناہ علم و فضل کے مالک تھے۔ آپ کے فرامین اور نصیحتیں آج بھی ہمارے لیے مشعلِ راہ ہیں، ایک موقع پر آپ نے اپنے لختِ جگر امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ کو چھ بڑی ہی عظیم نصیحتیں فرمائیں اور فرمایا کہ میری نصیحت قبول کرلو اور میری باتوں کو یاد رکھنا، اگر انہیں یاد رکھو گے تو زندگی بھی اچّھی گزرے گی اور موت بھی قابلِ رشک آئے گی۔

امام جعفر صادق رحمۃُ اللہِ علیہ کی یہ چھ نصیحتیں محض انفرادی اصلاح کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک مکمل معاشرتی انقلاب کا نقشہ کار ہیں۔ یہ نصائح انسانی زندگی کے ہر گوشے کو روشن کرتی ہیں اور ایک مثالی اسلامی معاشرے کی تعمیر کا واضح راستہ دکھاتی ہیں۔ جب کوئی فرد یا معاشرہ ان اصولوں پر عمل کرتا ہے تو نہ صرف اس کی اپنی زندگی بہتر ہوتی ہے بلکہ پورا ماحول پاکیزگی اور برکت سے بھر جاتا ہے۔

پہلی نصیحت (مال دار کون؟) اے میرے بیٹے! مال دار وہ ہے جو تقسیمِ الٰہی پر راضی رہے اور جو دوسرے کے مال پر نظر رکھے وہ فقر کی حالت میں ہی مرتا ہے۔ تقسیمِ الٰہی پر راضی نہ رہنے والا گویا اللہ پاک کو اس کے فیصلے میں تہمت لگاتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب انسان تقسیمِ الٰہی پر راضی رہنا سیکھ جاتا ہے تو اس کے اندر ایک عجیب سُکون اور اطمینان پیدا ہوتا ہے جو نہ صرف اس کی اپنی شخصیت کو نکھارتا ہے بلکہ پوری معاشرت کو متأثّر کرتا ہے۔ قَناعت پسند انسان کبھی دوسروں کے مال و دولت پر نظر نہیں رکھتا، اس طرح معاشرے میں چوری، ڈکیتی، رشوت خوری اور بے ایمانی کے جرائم خود بخود کم ہو جاتے ہیں۔ یہ جذبہ طبقاتی کشمکش کا بھی خاتمہ کرتا ہے کیونکہ جب ہر شخص اپنے حصّے پر راضی ہو تو غریب امیر سے حسد نہیں کرتا اور امیر غریب کو حقیر نہیں سمجھتا۔

اخلاقی اعتبار سے قَناعت انسان کو مستقل شکر گُزار بناتی ہے۔ ایسا شخص ہر حال میں اللہ کا شکر اَدا کرتا ہے اور کبھی شکایت نہیں

---

* ایم فِل اسکالر، فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ،
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

Go To Index

کرتا۔ مشکل وقت میں بھی وہ صبر کرتا ہے اور عِبادات میں بھی قناعت کا اَثر واضح نظر آتا ہے، کیونکہ جب دل میں مال کی محبّت نہ ہو تو عِبادت میں ریاکاری کا خطرہ کم ہو جاتا ہے اور انسان خالص اللہ کی رضا کے لیے عِبادت کرتا ہے۔

دوسری نصیحت (عُلَما کی صحبت باعثِ عزت ہے) اے میرے بیٹے! دوسرے کے عیبوں سے پردہ ہٹانے والے کے اپنے عُیوب ظاہر ہو جاتے ہیں۔ بغاوت کی تلوار بلند کرنے والا اسی سے قتل کر دیا جاتا ہے۔ کسی کے لئے گڑھا کھودنے والا خود ہی اس میں جاگرتا ہے۔ بےوقوفوں کی صحبت میں بیٹھنے والا حقیر و ذلیل ہوتا جبکہ عُلَما کی صحبت اختیار کرنے والا عزت پاتا ہے اور بُرائی کے مقام پر جانے والے پر تہمت لگائی جاتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! علما کی صُحبت اختیار کرنا اور غیبت سے بچنا کسی معاشرے کو کتنا بلند مقام دلا سکتا ہے، اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ جب لوگ علماءِ کرام کی مجالس میں بیٹھتے ہیں تو ان کے دل و دماغ میں علم اور حکمت کی روشنی پھیلتی ہے۔ یہ علمی ماحول پورے معاشرے کو فائدہ پہنچاتا ہے کیونکہ علم والے لوگ دوسروں کو بھی صحیح راہ دکھاتے ہیں۔ دوسری طرف جب لوگ ایک دوسرے کی غیبت نہیں کرتے تو معاشرے میں اعتماد اور محبت کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ چغل خوری اور غیبت کی وجہ سے جو فتنے اور فساد پیدا ہوتے ہیں، وہ ختم ہو جاتے ہیں۔

یہ نصیحت انسان کے اخلاق پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ جب کوئی شخص دوسروں کے عیوب چھپانے کی عادت اپناتا ہے تو اس کے دل میں حسنِ ظن پیدا ہوتا ہے اور وہ ہر شخص کو اچّھی نظر سے دیکھتا ہے۔ علما کی صحبت سے تواضع اور عجز آتا ہے کیونکہ جاہل لوگوں کے بجائے علم والوں کے پاس بیٹھنے سے انسان کو اپنی کم علمی کا احساس ہوتا ہے۔ زبان کی حفاظت کرنے سے دل کی پاکیزگی بڑھتی ہے اور یہ عبادات پر بھی مثبت اَثر ڈالتا ہے۔

تیسری نصیحت (فضولیات سے پرہیز) اے میرے بیٹے! لوگوں پر عیب لگانے سے بچنا ورنہ لوگ تم پر عیب لگائیں گے اور فضول باتوں سے بچنا ورنہ ان کی وجہ سے عزّت میں کمی ہو گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! فضول باتوں سے پرہیز کرنا بظاہر ایک چھوٹی بات لگتی ہے لیکن اس کے اثرات انتہائی وسیع ہیں۔ معاشرتی اعتِبار سے جب لوگ لایعنی گفتگو سے بچتے ہیں تو بہت سا قیمتی وقت بچتا ہے جسے مفید کاموں میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں کارآمد اور بامعنی گفتگو کا رواج پیدا ہوتا ہے۔ کم بولنے والے لوگوں کا معاشرے میں زیادہ احترام ہوتا ہے کیونکہ جب وہ کچھ کہتے ہیں تو لوگ سنجیدگی سے سنتے ہیں۔ یہ عادت معاشرے میں سنجیدگی اور متانت کا ماحول پیدا کرتی ہے۔

اخلاقی فوائد کے لحاظ سے فضول باتوں سے بچنا ضَبطِ نفس کا باعث بنتا ہے۔ جب انسان اپنی زبان پر قابو رکھتا ہے تو دیگر نفسانی خواہشات پر بھی کنٹرول آسان ہو جاتا ہے۔ کم بولنے والا شخص جھوٹ بولنے سے بھی محفوظ رہتا ہے کیونکہ وہ سوچ سمجھ کر بولتا ہے۔ یہ عادت حکمت پیدا کرتی ہے اور انسان کو صحیح وقت پر صحیح بات کہنے کا ہنر آجاتا ہے۔ عِبادات کے حوالے سے فضول باتوں سے بچنے سے ذکرُ اللہ کے لیے وقت ملتا ہے اور خاموشی کے اوقات کو تِلاوتِ قراٰن میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

چوتھی نصیحت (ہمیشہ حق بات کہنا) اے بیٹا! حق بات ہی کہنا خواہ تمہارے حق میں ہو یا خلاف کیونکہ مذمَّت کا سامنا تمہیں اپنے دوستوں کی طرف سے ہی کرنا پڑے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیشہ سچ بولنے کی عادت کسی بھی معاشرے کو عظمت کی بُلندیوں پر پہنچا سکتی ہے۔ جب لوگ اپنے فائدے اور نقصان کی پروا کیے بغیر حق بات کہتے ہیں تو معاشرے میں عدل و انصاف کا قِیام ہوتا ہے۔ ظلم کا خاتمہ ہوتا ہے اور مظلوم کو انصاف ملتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت سے بدعنوانی اور کرپشن خود بخود ختم ہو جاتی ہے کیونکہ جھوٹ اور فریب کے بغیر یہ برائیاں پنپ نہیں سکتیں۔ سچے لوگوں پر معاشرے کا مکمل بھروسا ہوتا ہے اور وہ قیادت کے عہدوں کے حقدار بنتے ہیں۔

حق گوئی انسان کے اخلاق میں بے پناہ بہادری پیدا کرتی ہے۔ جب کوئی شخص نتائج کی پروا کیے بغیر حق بات کہتا ہے تو یہ اس کی جُرأت اور ہمّت کا اعلیٰ ترین مظاہرہ ہوتا ہے۔ سچ بولنے کی عادت انسان کو جھوٹ سے مکمل بچاتی ہے اور اس کے اندر خود احتسابی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہتا ہے۔

Go To Index

عِبادات پر اس کا اَثر یہ ہوتا ہے کہ حق بات کہنے والا ہمیشہ اللہ کو راضی کرنے کی فکر میں رہتا ہے نہ کہ لوگوں کو۔ اس طرح اس کی عبادت خالص ہو جاتی ہے اور سچّے لوگوں کی دُعائیں جلدی قبول ہوتی ہیں۔

پانچویں نصیحت (بغض و نفرت کا سبب) اے میرے بیٹے! قراٰنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنا، سلام کو عام کرنا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا، جو تجھ سے تعلّق توڑے تُو اس سے رشتہ جوڑنا، جو تم سے بات نہ کرے، تم اس سے بات کرنے میں پہل کرنا، جو تم سے مانگے اسے عطا کرنا، چغلخوری سے بچنا کہ یہ دلوں میں بغض پیدا کرتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نصیحت معاشرتی ذمّہ داری کا جامع نقشہ پیش کرتی ہے۔ جب لوگ اَمر بِالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا فریضہ سمجھتے ہیں تو معاشرے میں نیکی کا غلبہ ہوتا ہے اور برائی دب جاتی ہے۔ تعلّق توڑنے والوں سے رشتہ جوڑنے کا جذبہ معاشرے میں محبّت اور رواداری کا ماحول پیدا کرتا ہے۔ سلام کو عام کرنے سے باہمی احترام اور پیار میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہ تمام عادات مل کر ایک مہذّب اور پر امن معاشرے کی بنیاد رکھتی ہیں۔

اخلاقی اعتبار سے یہ نصیحت انسان میں خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرتی ہے۔ وہ دوسروں کی بھلائی چاہتا ہے اور ان کے فائدے کے لیے کوشش کرتا ہے۔ برائی کے بدلے نیکی کرنا صبر و تحمل کا اعلیٰ مظاہرہ ہے۔ مانگنے والوں کو دینے کی عادت سخاوت پیدا کرتی ہے اور یہ اللہ کی محبوب صفت ہے۔ عبادات کے حوالے سے قراٰن کی مستقل تلاوت کا حکم روحانی ترقی کا باعث بنتا ہے اور نیکی کا حکم دینا خود ایک عبادت ہے جس سے اَجْر و ثواب ملتا ہے۔

چھٹی نصیحت (نافرمانوں کی صحبت سے بچنا) اے میرے بیٹے! اگر ملاقات کی تمنّا ہو تو نیک لوگوں سے ملنا، نافرمانوں سے نہ ملنا کہ نافرمان اس چٹان کی طرح ہیں جس سے پانی نہیں بہتا، ایسے درخت کی طرح ہیں جو سر سبز و شاداب نہیں ہوتا، ایسی زمین کی مثل ہیں جس پر گھاس نہیں اُگتی۔ (2)

پیارے اسلامی بھائیو! اچّھے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور برے لوگوں سے بچنا کسی بھی انسان کی زندگی کا فیصلہ کن موڑ ہوتا ہے۔ معاشرتی لحاظ سے نیک لوگوں کی صحبت پورے ماحول کو متأثر کرتی ہے اور خیر کا غلبہ پیدا کرتی ہے۔ اچّھے لوگوں کے ساتھ رہنے سے اچّھی عادات قدرتی طور پر منتقل ہوتی ہیں اور یہ نقل کا اثر پوری نسلوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ برے لوگوں سے بچنے کی وجہ سے غلط کاموں میں ملوث ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے اور معاشرے میں جرائم کی شرح میں کمی آتی ہے۔

اخلاقی بہتری کے لحاظ سے نیک لوگوں کی صحبت انسان کے کردار میں نکھار لاتی ہے۔ اچّھے کام کرنے کی ترغیب ملتی ہے اور بُرائیوں سے قدرتی طور پر نفرت ہو جاتی ہے۔ جب انسان اپنے سے بہتر لوگوں کو دیکھتا ہے تو اس میں خود کو بہتر بنانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عبادات میں بھی نیک صحبت کا اثر واضح نظر آتا ہے کیونکہ نیک لوگوں کو دیکھ کر عبادت کا شوق بڑھتا ہے اور دینی علم حاصل کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ چھ نصیحتیں مل کر انسانی زندگی کا مکمل نظام پیش کرتی ہیں۔ انفرادی سطح پر یہ شخصیت کو نکھارتی ہیں اور اخلاقی کمالات پیدا کرتی ہیں۔ اجتماعی سطح پر یہ معاشرے میں امن و سکون قائم کرتی ہیں، باہمی محبت اور اعتماد بڑھاتی ہیں اور ایک مثالی اسلامی معاشرے کی بنیاد رکھتی ہیں۔

اللہ کریم ہمیں ان نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) شرح شجرہ قادریہ، ص58 (2) حلیۃ الاولیاء، 3/228، رقم: 3793۔

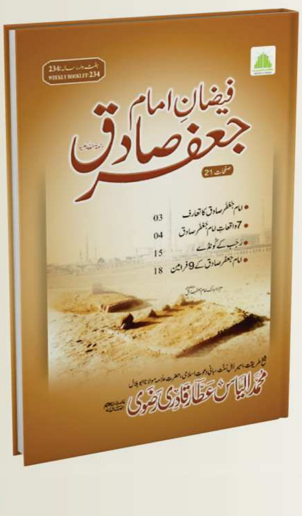
ہفتہ وار رسالہ: 234
WEEKLY BOOKLET 234
فیضانِ امام جعفر صادق
صفحات 21
امام جعفر صادق کا تعارف 03
7 واقعات امام جعفر صادق 04
رجب کے کونڈے 15
امام جعفر صادق کے 9 فرامین 18
محمد الیاس عطار قادری رضوی

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے بارے میں جاننے کے لئے رسالہ ”فیضانِ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ“ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net یا اس Q-R Code کے ذریعے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر کیجئے۔

Go To Index

احکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 سودی قرض لے کر مال بنانے والی کمپنی سے چیز خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایسی کمپنی سے مال خریدنا کیسا جس نے سودی قرضہ لے کر مال بنایا ہو؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کمپنی نے بلاضرورتِ شرعی جو سودی قرضہ لیا اس کا یہ فعل ناجائز و حرام ہے اور اس پر کمپنی کا سود ادا کرنا بھی ناجائز و حرام ہے۔ یہ اضافہ جو کمپنی سود کی مد میں دے گی وہ ناپاک اور مالِ خبیث ہو گا اور اصل میں اسی اضافہ کو سود کہتے ہیں۔ البتہ اس قرضہ میں انہیں جو پیسے ملے فی نفسہٖ وہ حرام نہیں تھے بلکہ حلال تھے لہٰذا ان پیسوں سے کمپنی نے جو مال خریدا اور بنایا وہ بھی حلال رہا۔ لہٰذا ایسی کمپنی جس نے سودی قرضہ لے کر مال بنایا ہو اس سے کسی شخص کا مال خریدنا، جائز ہے لیکن اگر کمپنی کے سودی قرض لینے کا علم ہو تو نہ خریدنا بہتر ہے۔

حدیث پاک میں ہے: ”لعن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم آکل الربا و موکلہ و کاتبہ و شاھدیہ“ یعنی اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسلم، 2/27)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”بے ضرورت سود دینا بھی اگرچہ حرام ہے کما فصلناہ فی فتاوٰنا (جیسا کہ ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔) مگر وہ روپیہ کہ اس نے قرض لیا، اس سے تجارت میں جو کچھ حاصل ہو حلال ہے۔ فان الخبث فیما اعطی لافیما اخذ وھذا اظاھر جدا یعنی: کیونکہ خباثت اس میں ہے جو سود دے گا، جو قرضہ لیا اس میں خباثت نہیں ہے اور یہ نہایت ظاہر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، 19/646)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 غیر مسلم کے گھر صفائی کا کام کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسلمان عورت ہے جو گھروں میں صفائی وغیرہ کا کام کرتی ہے، اسے ایک ہندو فیملی نے کہا ہے کہ ہمارے گھر میں اجرت پر کام کرو جس میں ان کے کمروں اور واش روم وغیرہ کی صفائی کرنی ہو گی، تو اس مسلمان عورت کو ہندوؤں

---

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

Go To Index

کے یہاں یہ کام کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کسی مسلمان کو کافر کے یہاں ایسی نوکری کرنا، جائز نہیں جس میں مسلمان کی ذلت ہو، چونکہ پوچھی گئی صورت میں ہندو کے یہاں واش روم وغیرہ کی صفائی کا کام کرنے میں اس مسلمان عورت کی ذلت ہے لہٰذا اس کے لیے یہ کام کرنا، جائز نہیں۔

محیط برہانی میں ہے: ”لا تجوز إجارة المسلم نفسه من النصراني للخدمة، وفيما سوى الخدمة يجوز والأجير في سعة من ذلك مالم يكن في ذلك إذلال“ یعنی: مسلمان کا خود کو نصرانی کا اجیر کرنا اس کی خدمت کے لیے یہ جائز نہیں، اگر خدمت کے علاوہ کسی اور کام کے لئے ہو تو جائز ہے، اور اجیر کے لیے اس میں وسعت ہے جب تک اس میں مسلمان کی ذلت نہ ہو۔

(محیط برہانی، 7/454)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”کافر کی نوکری مسلمان کے لیے وہی جائز ہے جس میں اسلام اور مسلم کی ذلت نہ ہو۔“ (فتاویٰ رضویہ، 21/121)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرَّحمہ فرماتے ہیں: ”مسلمان نے کافر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ منع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافر سے اجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذلت ہو۔“ (بہار شریعت، 3/164)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 آرٹیفیشل جیولری کا نکلا ہوا نگینہ دوبارہ چپکانا عیب ہے یا نہیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارا آرٹیفیشل جیولری کا کام ہے جس میں ہم مختلف قسم کی جیولریز فروخت کرتے ہیں، جب آگے سے ہمارے پاس مال آتا ہے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی جیولری کی معمولی چیز مثلاً نگینہ یا کنڈا وغیرہ نکلا ہوا ہوتا ہے یا ہمارے پاس آکر نکل جاتا ہے تو ہم اس نگینے کو اسی طرح گلو وغیرہ سے چپکا دیتے ہیں جیسے وہ پہلے تھا اور پھر فروخت کر دیتے ہیں۔ سوال میرا یہ ہے کہ کیا اس طرح کی چیزوں کو بیچنا عیب والی چیزیں بیچنا کہلائے گا اور اس پر عیب دار چیز بیچنے کی مذمت آئے گی؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: عرفِ شرع میں عیب وہ ہے جو تاجروں کی نظر میں کسی چیز کی قیمت کم کر دے اور آرٹیفیشل جیولریز میں عام طور پر نگینہ وغیرہ معمولی چیز نکل جائے تو اسے چپکانے کے بعد ان جیولریز کی قیمت میں کوئی کمی نہیں آتی اور نہ ہی اسے عیب شمار کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس طرح کی جیولری بیچنا عیب دار چیز بیچنا نہیں کہلائے گا نہ ہی اس پر عیب دار چیز بیچنے کی مذمت آئے گی بلکہ اسے مطلقاً بیچنا جائز ہے۔

البتہ یہ ممکن ہے کہ کوئی جیولری اس انداز کی ہو کہ اس میں دوبارہ فٹنگ سے عیب پیدا ہو جس کی وجہ سے تاجروں کی نظر میں اس چیز کی قیمت کم ہو جائے تو ایسی صورت میں آپ پر واجب ہے کہ خریدار پر اس عیب کو ظاہر کر دیں کیونکہ مبیع میں موجود عیب کو چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔

بہار شریعت میں ہے: ”عرفِ شرع میں عیب جس کی وجہ سے مبیع کو واپس کرسکتے ہیں وہ ہے جس سے تاجروں کی نظر میں چیز کی قیمت کم ہو جائے۔ مبیع میں عیب ہو تو اُس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔“

(بہار شریعت، 2/673)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

مزار حضرت یوسف علیہ السّلام

انبیائے کرام کے واقعات

حضرت سَیّدُنا یُوسُف علیہ السّلام کا بچپن

(قسط:3)

مولانا ابو عبید عطّاری مَدَنی*

حضرت یوسف علیہ السلام کی پرورش حضرت یوسف علیہ السّلام کی والدہ کا نام راحیل تھا، جب حضرت یوسف علیہ السّلام دو سال کے تھے تب چھوٹے بھائی بِنیامین کی پیدائش ہوئی تو والدہ راحیل کا انتقال ہو گیا، حضرت یوسف علیہ السّلام کی پرورش ان کی پھوپھی نے کی تھی جبکہ ایک قول کے مطابق والدہ راحیل کافی عرصہ تک حَیات رہی تھیں۔ (1) حضرت یعقوب علیہ السّلام کو سب بیٹوں میں سب سے زیادہ محبّت حضرت یوسف علیہ السّلام سے تھی، (2) پھوپھی کے انتقال کے بعد حضرت یوسف علیہ السّلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السّلام کے پاس آگئے، حضرت یعقوب علیہ السّلام نے حضرت یوسف علیہ السّلام کو کئی چیزیں عطا کیں، ان میں سے ایک حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا عصا مبارَکہ بھی تھا جسے حضرت جبرائیل علیہ السّلام جنت سے لائے تھے، یہ عصا مبارکہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت اسحاق علیہ السّلام کو عطا کیا انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السّلام کو عطا کیا تھا ایک قول یہ ہے کہ حضرت اسحاق علیہ السّلام نے حضرت یعقوب علیہ السّلام کو حکم دیا تھا کہ یہ عصا حضرت یوسف علیہ السّلام کو دے دینا۔ (3)

خواب نے غمگین کر دیا ایک مرتبہ حضرت سیدنا یوسف علیہ السّلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السّلام کے پاس تھے، اس دوران یعقوب علیہ السّلام کی آنکھ لگ گئی خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ رو رہے ہیں اور حضرت یوسف علیہ السّلام کو اپنے پاس بلا رہے ہیں اور یہ کہہ رہے ہیں: اے مظلوموں میں سب سے زیادہ باعزّت! تم پر تمہارے گھر والے ظُلم کریں گے پھر زمین پھٹ گئی اور حضرت یوسف علیہ السّلام اس میں چلے گئے، جب آنکھ کھلی تو بہت غمگین ہو گئے ان ہی دنوں میں حضرت یوسف علیہ السّلام نے بھی ایک خواب دیکھا کہ اپنے بھائیوں کے ساتھ لکڑیاں جمع کر رہے ہیں سب نے لکڑیوں کے گٹّھے بنا لیے، سب کے گٹّھے کالے تھے جب کہ حضرت یوسف علیہ السّلام کا گٹّھا سفید تھا اور پھر سب کے گٹّھے حضرت یوسف علیہ السّلام کے گٹّھے کو سجدہ کر رہے ہیں، پھر سفید لباس میں ملبوس ایک بہت لمبے آدمی کو دیکھا جس کے پاؤں تو زمین پر تھے مگر سَر آسمان سے باتیں کر رہا تھا اس کے ہاتھ میں ایک تَرازو تھا وہ حضرت یوسف علیہ السّلام کے قریب آیا اور خوش آمدید کہا پھر سب گٹّھوں کو حضرت یوسف علیہ السّلام کے گٹھے کے ساتھ تولا تو حضرت یوسف علیہ السّلام کا گٹّھا سب سے بھاری نکلا پھر سب بھائی کھڑے ہو گئے اور سب نے مل کر حضرت یوسف علیہ السّلام کو سجدہ کیا، یہ خواب سُن کر حضرت یعقوب علیہ السّلام اور زیادہ غم میں ڈوب گئے کیونکہ آپ اس خواب کی تعبیر جانتے تھے اور آپ کو خطرہ لاحَق ہو گیا کہ سب بھائی مل کر حضرت یوسف علیہ السّلام کے ساتھ مکر و دھوکا کریں گے لہٰذا حضرت یعقوب علیہ السّلام اب ایک پَل کے لیے بھی حضرت یوسف علیہ السّلام کو اپنے سے جُدا کرنا گوارا نہ کرتے

---

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کراچی

تھے۔(4)

عصا کہاں ہے؟ ایک سال کا عرصہ اور گُزر گیا حضرت یوسف علیہ السَّلام نے پھر خواب دیکھا بیدار ہوئے تو والدِ محترم حضرت یعقوب علیہ السَّلام سے عرض کی: میرا عصا کہاں ہے؟ والد محترم حضرت یعقوب علیہ السَّلام نے پوچھا: اے جانِ پدر! کون سا عصا؟ عرض کی: میں نے ابھی خواب دیکھا کہ ایک گھڑ سوار شخص آیا اور مجھ سے کہنے لگا: اے یوسف! کھڑے ہو جاؤ اور اپنا عصا زمین میں گاڑ دو، میں نے کھڑے ہو کر اپنا عصا زمین میں گاڑ دیا یہ دیکھ کر میرے بھائیوں نے بھی کھڑے ہو کر اپنا اپنا عصا میرے عصا کے آس پاس زمین میں گاڑ دیا، دیکھتے ہی دیکھتے میرا عصا آسمان تک لمبا ہو گیا اس سے کئی شاخیں نکل آئیں اس کی نورانی کرنوں نے مشرق و مغرب کے درمیان چیزوں کو جگمگا دیا(5) پھر میرا عصا اپنی شاخوں سمیت اتنا نیچے آیا کہ بھائیوں تک پہنچ گیا میرے بھائی اس کے پھل کھانے لگے اور اس درخت کو سجدہ کرنے لگے۔ یہ خواب سُن کر حضرت یعقوب علیہ السَّلام گھبرا گئے کہ بھائیوں کو اگر اس خواب کا پتا چل گیا تو اس خواب کی تعبیر بھی جان جائیں گے اور یہ بھی جان جائیں گے کہ حضرت یوسف علیہ السَّلام اپنے بھائیوں پر فضیلت رکھتے ہیں۔(6)

گیارہ تارے، چاند اور سورج پھر کچھ مدّت گُزر گئی اور جُمعہ کی رات آئی تو اس وقت حضرت یوسف علیہ السَّلام اپنے والد حضرت یعقوب علیہ السَّلام کی گود میں سو رہے تھے، یعقوب علیہ السَّلام نے دیکھا کہ یوسف علیہ السَّلام سوتے ہوئے مسکرا رہے ہیں آپ نے بیٹے کو جگانا مناسب نہ سمجھا جب حضرت یوسف علیہ السَّلام بیدار ہوئے تو کہنے لگے: والد محترم! میں نے ایک عجیب خواب دیکھا، پوچھا: کیا دیکھا؟ تو عرض کی: آسمان سے گیارہ ستارے اُترے پھر گیارہ ستارے چاند اور سورج سب نے مجھے سجدہ کیا۔(7)

یوسف علیہ السَّلام سے جدائی ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السَّلام نے خواب دیکھا کہ دس بھیڑیوں نے حضرت یوسف علیہ السَّلام کو گھیرا ہوا ہے جبکہ حضرت یعقوب علیہ السَّلام یہ چاہتے ہیں کہ ان کے پاس جائیں اور حضرت یوسف علیہ السَّلام کو ان سے چھڑا لیں لیکن چھڑانے کا کوئی راستہ نہیں نکل رہا تھا پھر زمین پھٹ گئی اور حضرت یوسف علیہ السَّلام زمین میں چلے گئے پھر تین دن بعد زمین سے باہر نکل آئے اسی وجہ سے جب بھائیوں نے کہا: ہم یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں۔ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے مُحافظ ہیں۔(8) تو آپ علیہ الصّلوٰۃ السَّلام نے فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کر دے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اسے بھیڑیا کھا لے اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ۔(9) حضرت یوسف علیہ السَّلام کے بھائیوں نے جواب دیا: ہم دس مَردوں کے وہاں موجود ہوتے ہوئے اگر اسے بھیڑیا کھا جائے جب تو ہم کسی کام کے نہ ہوئے لہٰذا انہیں ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔(10) آخر کار حضرت یعقوب علیہ السَّلام نے حضرت یوسف علیہ السَّلام کا سَر مبارک دھویا اس میں تیل لگایا خوشبو لگائی اور اچھے کپڑے پہنائے پھر حضرت یوسف کو اپنے کندھے پر بٹھا کر دروازے تک لائے اور دوسرے بیٹوں کے ساتھ حضرت یوسف علیہ السَّلام کو روانہ کر دیا۔ بھائی بھی حضرت یوسف علیہ السَّلام کو ایک کے بعد ایک اپنے کندھے پر اُٹھاتے رہے یہاں تک کہ والد محترم حضرت یعقوب علیہ السَّلام کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے پھر ایک بیابان کی طرف آئے اور حضرت یوسف علیہ السَّلام کو زمین پر ڈال دیا۔(11)

---

(1) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 105 ملتقطاً (2) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 105 (3) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 106 (4) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 106 (5) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 106 (6) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 107 (7) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 107 (8) ترجمہ کنز العرفان، پ12، یوسف: 12 (9) ترجمہ کنز العرفان، پ12، یوسف: 13- تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 108 (10) صراط الجنان، 4/534 (11) تاریخ الانبیاء للخطیب البغدادی، ص 108۔

Go To Index

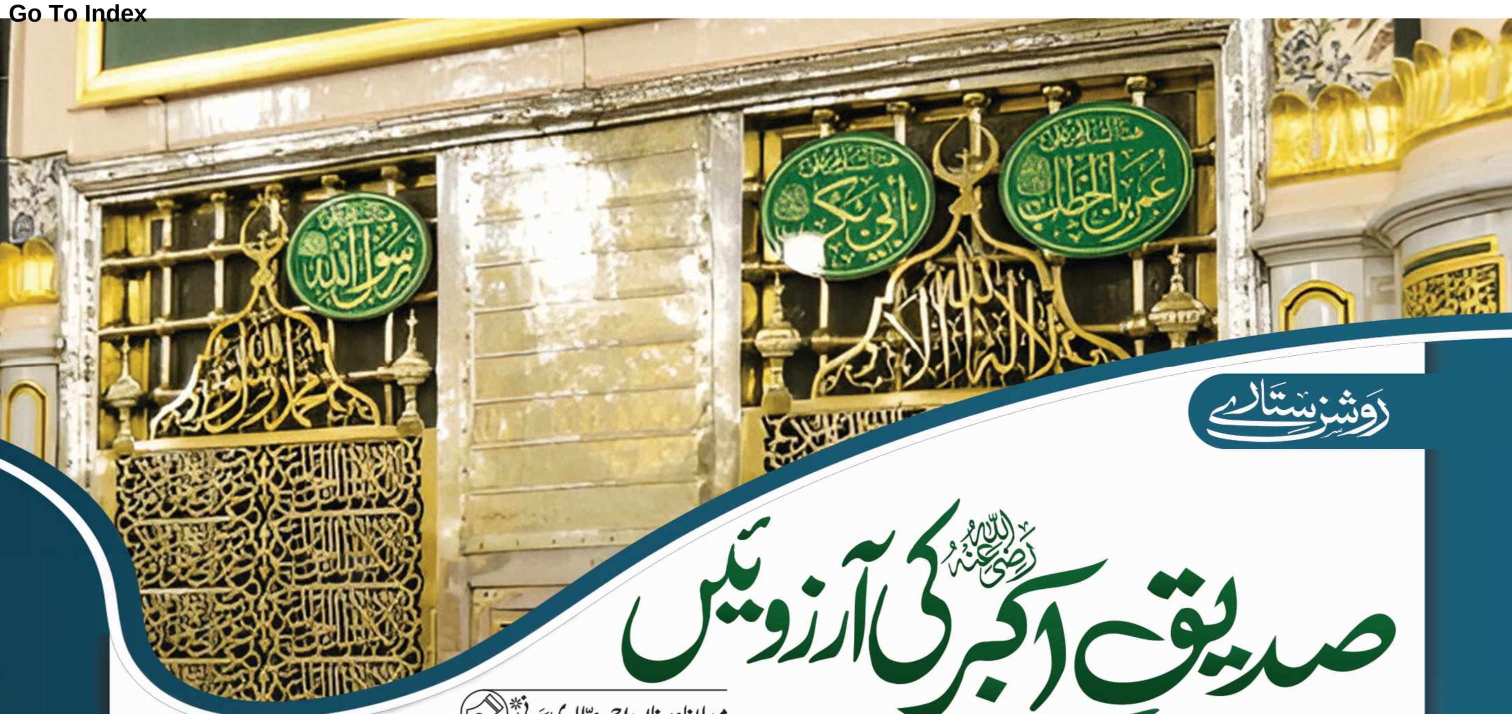

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی آرزوئیں

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

ہر انسان کی زندگی میں کچھ نہ کچھ خواہشات اور آرزوئیں ہوتی ہیں جن میں سے بعض پوری ہوجاتی ہیں اور بعض دل میں رہ جاتی ہیں، کچھ خواہشات بڑی ہوتی ہیں اور کچھ چھوٹی، بعض کا تعلّق مذہب، دین اور معاشرے سے ہوتا ہے اور بعض کا اپنی ذات اور اہلِ خانہ سے ہوتا ہے، حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ نے اپنی زندگی میں ہی بہت ساری اور اَہم خواہشات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھا جیسے خلافت کے نِظام کو مستحکم کرنا، اسلامی ریاست کی سرحدوں کی حِفاظت کرنا، مختلف سورتوں اور آیتوں کو ایک مجموعہ کی صورت میں جمع کرنا، مرتدین کے خلاف علَمِ جہاد بلند کرنا، مسلمانوں کو متحد رکھنا اور انتشار سے بچانا۔ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی مزید آرزوئیں پڑھیے:

دیدارِ رسول کی چاہت ایک مرتبہ حضرتِ سیّدنا صدّیق اکبر رضی اللہُ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: میری تین چاہتیں ہیں: 1 آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں بیٹھا رہوں 2 آپ پر دُرود پڑھتا رہوں اور 3 آپ پر اپنا مال خرچ کرتا رہوں۔(1)

جنّتی دروازہ دیکھنے کی آرزو ایک مرتبہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل علیہ السَّلام آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنّت کا وہ دروازہ دکھایا جس سے میری اُمّت داخل ہوگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! میرا دل چاہ رہا ہے کہ میں (اس وقت) آپ کے ساتھ ہوتا تاکہ اسے دیکھ لیتا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے ابو بکر غور سے سن لو! میری اُمّت میں سے جو سب سے پہلے جنّت میں داخل ہوگا بے شک! وہ تم ہوگے۔(2)

ہر دُکھ خود سہنے کی تمنا جب صدّیق اکبر رضی اللہُ عنہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ غار کی طرف جارہے تھے تو حضرتِ ابو بکر رضی اللہُ عنہ کچھ دیر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آگے چلتے اور کچھ دیر پیچھے چلتے، ارشاد ہوا: کچھ دیر آگے اور کچھ دیر پیچھے کیوں چل رہے ہو؟ عرض کی: جب یاد آتا ہے کہ کچھ لوگ آپ کو تلاش کررہے ہیں تو میں آپ کے پیچھے آجاتا ہوں، پھر جب گھات لگا کر حملہ کرنے والوں کا اندیشہ ہوتا ہے تو آگے آگے چلنے لگ جاتا ہوں (کہ کوئی آپ کو تکلیف نہ پہنچائے)۔ سیّد دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر کوئی مصیبت آئے تو کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ وہ میرے بجائے تم پر آئے؟ عرض کی: جی ہاں! ربِّ کریم کی قسم! میری یہی تمنّا ہے کہ جو مصیبت آئے وہ مجھ پر آئے آپ تک نہ پہنچے۔(3)

دُعائے رسول پانے کی اُمنگ سن 9 ہجری غزوۂ تبوک میں ایک صحابی حضرت ذو البِجَادَین رضی اللہُ عنہ شہید ہوئے رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کی قبر میں اُترے اور حضرت ابو بکر

---

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

صدّیق اور حضرت عمر فاروق رضیَ اللہ عنہما سے فرمایا: تم دونوں اپنے بھائی (حضرت ذُوالبجادین) کو (سہارا دے کر) نیچے میری طرف اتارو (دونوں حضرات نے حضرت ذُوالبجادین کی نعش مبارکہ کو سہارا دے کر نیچے کی جانب اُتارا) پھر رسولِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے ہاتھوں سے ان کی نعش کو لحد میں رکھ دیا اور ربِّ کریم سے دعا کی: اے اللہ! میں اس سے راضی ہوں تو بھی اس سے راضی ہو جا، یہ دعائیہ کلمات سن کر حضرت ابو بکر صدّیق رضیَ اللہ عنہ کے دل میں ایک اُمنگ جاگ اٹھی: کاش! میں صاحبِ قبر کی جگہ ہوتا۔ (4)

خلیفہ نہ بننے کی خواہش جب حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ خلیفہ منتخب ہوگئے تو آپ نے بہترین خُطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم نے (اُمورِ سلطنت کے معاملات میرے سپرد کرکے) مجھے پیارے آقا محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے (اس خاص حکومتی) طریقے پر چلنے کا پابند کر دیا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کے ذریعے گُناہوں سے محفوظ رکھا (اور میں تو ایک عام انسان ہوں)۔ اللہ کی قسم! میری خواہش تھی کہ کاش! تم لوگ ہی یہ ذمّہ داری سنبھال لیتے (اور مجھے معاف رکھتے)۔ (5)

تین باتوں کا ارمان رَہ گیا ایک مرتبہ صدّیق اکبر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: میرے دل میں تین باتوں کا اَرمان رَہ گیا ہے: کاش! میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھ لیا ہوتا کہ یہ خلافت کا معاملہ کس کا حق ہے؟ تاکہ (ابتدا میں) اس پر کوئی اختلاف نہ ہوتا۔ کاش میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہوتا کہ کیا انصار کا اس (خلافت والے) معاملے میں کوئی حصّہ ہے؟ کاش میں نے بھتیجی اور پھوپھی کی میراث کے بارے میں سوال بھی کر لیا ہوتا، کیونکہ میرے دل میں ان کی میراث کے بارے میں کچھ خلش ہے۔ (6)

خوفِ خدا سے بھرپور آرزو ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ نے ایک چڑیا کو دیکھا تو اپنی آرزو کا یوں اظہار فرمایا: اے چڑیا! تو کتنی خوش نصیب ہے! پھلوں سے کھاتی ہے اور درختوں کے درمیان اڑتی پھرتی ہے، تیرے اوپر نہ کوئی حساب ہے اور نہ کوئی عذاب۔ اللہ کی قسم! میری تمنّا ہے کہ کاش میں ایک مینڈھا ہوتا جسے میرے گھر والے خوب موٹا کرتے، پھر جب میں خوب موٹا اور فربہ ہو جاتا تو وہ مجھے ذَبح کر دیتے، پھر میرے گوشت کا کچھ حصّہ بھونتے (اور کھا لیتے) اور کچھ حصّے کو خشک کرکے گوشت کے ٹکڑے بنا کر رکھ لیتے اور پھر مجھے کھاتے رہتے۔ (7)

بیٹی کو مالدار دیکھنے کی تمنّا بوقتِ وفات آپ رضی اللہُ عنہ بیٹھ گئے پھر کلمۂ شہادت پڑھا اور حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے فرمایا: اے میری پیاری بیٹی! میری تمنّا تھی کہ تم میرے بعد غنی (یعنی خوشحال) رہو اس لیے میں نے تمہیں اپنی جائیداد میں سے بیس وَسق (کھجور) کی پیداوار کا ایک باغ ہبہ کیا تھا۔ اللہ کی قسم! میری تمنّا تھی کہ تم اسے قبول کر لو، اگر تم اسے اپنے پاس رکھ لیتیں تو تمہارا ہو جاتا (مگر تم نے قبول نہ کیا) لہٰذا اب وہ وارثوں کا مال ہے۔ (8)

پیر کے بابرکت دن وفات پانے کی طلب 22 جُمادَی الاُخریٰ سن 13 ھ کو حضرت صدّیق اکبر رضی اللہُ عنہ نے اس دنیا سے سفرِ آخرت اختیار فرمایا، ایک روایت کے مطابق وصال کا وقت قریب آیا تو گھر والوں سے پوچھا: آج کون سا دن ہے؟ گھر والوں نے کہا: آج پیر ہے۔ پوچھا: اللہ پاک کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصال کس روز ہوا تھا؟ جواب دیا: پیر کے روز۔ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ آج رات تک دنیا سے رُخصت ہو جاؤں (تاکہ میرے یومِ وصال کی پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یومِ وصال کے ساتھ موافقت ہو جائے) چنانچہ اگلی رات گُزرنے بھی نہ پائی تھی کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کا انتقال ہو گیا اور صُبح ہونے سے پہلے ہی آپ کو دفن کر دیا گیا۔ (9)

---

(1) کشف الخفاء، 1/304 (2) ابو داؤد، 4/280، حدیث: 4652 (3) مستدرک، 3/539، حدیث: 4327 (4) معجم الاوسط، 6/371، حدیث: 9111 (5) تاریخ ابن عساکر، 30/303 (6) العقد الفرید، 5/21 - تاریخ طبری، 3/430 (7) کنز العمال، 6/237، جز: 12، حدیث: 35698 (8) طبقات ابن سعد، 3/145 - موطا امام مالک، 2/270، حدیث: 1503 ملتقطاً (9) بخاری، 1/468، حدیث: 1387 ملتقطاً۔

Go To Index

صِدِّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

(قسط:01)

کی فراست اور معاملہ فہمی: ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

مولانا مہروز علی عطّاری مَدَنی*

تاریخِ اسلام کے اوراق میں کچھ شخصیات ایسی ہیں جن کی زندَگی کا ہر پہلو آنے والی نسلوں کے لیے راہنمائی کا سَرچشمہ ہے۔ ان میں ایک نُمایاں اور روشن نام امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کا ہے، جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلے خلیفہ، رفیقِ غار اور آپ کے سب سے قریبی اور وفادار ساتھی ہیں۔ آپ کی ذاتِ اَقدس دراصل ایمان، یقین، اِطاعت، محبّت اور حِکمت و دانش کا ایک ایسا حَسین اِمتِزاج تھی جس کی نظیر تاریخ میں ملنا مشکل ہے۔ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آپ کا مقام اس قدر بُلند تھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مرتبہ فرمایا: اگر میں اپنے رب کے عِلاوہ کسی کو خلیل (گہرا دوست) بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ (1) یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کو اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبّت اور ان کی ذات کی معرفت میں وہ کمال حاصل تھا جو کسی دوسرے کو نصیب نہ ہوا۔

آپ کے اوصافِ جلیلہ میں سے ایک اَہَم وَصف آپ کی فہم و فراست، یعنی دور اندیشی اور معاملہ فہمی ہے۔ یہ ایسی خُصوصیّت ہے جو ایک قائد اور حکمران کے لیے ہونا ناگُزیر ہے۔ فراست سے مراد وہ باطنی بَصیرت ہے جس کے ذریعے انسان حالات کی تہہ میں چُھپے حقائق اور مستقبل کے ممکنہ نتائج کو دیکھ لیتا ہے۔ جبکہ معاملہ فہمی سے مراد عملی زندگی میں پیش آنے والے پیچیدہ حالات کو سُلجھانے کی اہلیت اور صحیح وقت پر درست فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ میں یہ دونوں صفات اپنے عروج پر تھیں، اور آپ کی پوری زندگی اس کی درخشاں مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ ذیل میں ہم انہی واقعات کا تفصیلی جائزہ لیں گے جو حضرت صدّیق اکبر رضی اللہُ عنہ کی بے مثال فراست اور معاملہ فہمی کو بیان کرتے ہیں۔

1 صدّیقِ اکبر کی رائے اور حکمِ الٰہی کی تائید

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی فراست اور معاملہ فہمی اس قَدر کامل تھی کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اکثر اوقات اُمورِ مسلمین میں ان سے مشاورت فرمایا کرتے تھے۔ حتّٰی کہ ایک مرتبہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ان سے مشورہ کرنے کا حکم دیا۔

ایک مرتبہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ فرمایا ”حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ سے مشورہ کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔ (2)

ایک اور روایت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ اکثر رات گئے تک مسلمانوں کے معاملات پر مشاورت اور گفتگو کرتے رہتے تھے۔ (3)

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی رائے اور مشورہ نہ صرف انسانی فہم و فراست کا نتیجہ تھا بلکہ اسے اللہ اور اس کے رسول کی تائید بھی حاصل ہوتی تھی۔

---

* ہیڈ آف ڈیپارٹ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

2 اللہ تعالیٰ کو ابو بکر کا خاطی ہونا پسند نہیں

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی رائے کی ایک اور عظیم مثال اس وقت سامنے آئی جب نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت مُعاذ بن جَبَل رضی اللہُ عنہ کو یمن بھیجنے سے پہلے صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ اس مشاورت میں حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور دیگر جلیلُ القدر صحابہ موجود تھے۔ جب ہر صحابی نے اپنی سمجھ کے مطابق مشورہ دیا تو نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت مُعاذ رضی اللہُ عنہ سے پوچھا: اے معاذ! ان مشوروں کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ حضرت مُعاذ رضی اللہُ عنہ نے عرض کیا: مجھے ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی رائے پسند آئی ہے۔ اس پر نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ابو بکر صدّیق کا خاطی ہونا (یعنی غلطی کرنا) پسند نہیں ہے۔(4)

یہ جملہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ کی رائے نہ صرف صحیح ہوتی تھی بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی خاص رضا اور تائید شامل ہوتی تھی۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپ کی فہم و فراست محض انسانی ذہانت کا نتیجہ نہیں تھی، بلکہ یہ ایک رُوحانی بَصیرت تھی جو اللہ کی طرف سے عطا کی گئی تھی۔

3 جواں سال حضرت عثمان بن ابی العاص کی امارت

جب ثَقیف قبیلے نے اسلام قبول کیا اور ان کے لیے ایک امیر مقرّر کرنے کی ضرورت پیش آئی تو نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کرام سے اس سلسلے میں مشورہ فرمایا۔ اس وقت حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ نے ایک نوجوان صحابی حضرت عثمان بن اَبی العاص رضی اللہُ عنہ کو امیر بنانے کا مشورہ دیا۔ اگرچہ وہ عمر میں چھوٹے تھے، لیکن حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ نے ان کی صلاحیتوں کو دیکھ لیا تھا۔ آپ نے نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ یہ نوجوان اسلام کا گہرا فہم حاصل کرنے اور قرآنِ کریم سیکھنے کا سب سے بڑھ کر خواہش مند ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ کی اس بصیرت اور مشورے کو نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قبول فرمایا اور حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہُ عنہ کو ہی بنی ثَقیف کا امیر مقرّر فرمایا۔ یہ واقعہ ثابت کرتا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ صرف عمر اور تجربے کو اہمیّت نہیں دیتے تھے بلکہ ان کی فراست افراد کے اندر چُھپی ہوئی صلاحیتوں اور ان کی دین سے سچّی لگن کو بھی پرکھ لیتی تھی۔(5)

4 جنگی اُمور میں معاملہ فہمی کا بہترین معیار

جنگی اُمور میں بھی حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی معاملہ فہمی اور اِطاعتِ امیر کا معیار بے مثال تھا۔ ایک مرتبہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک لشکر کا سپہ سالار حضرت عمرو بن عاص رضی اللہُ عنہ کو مقرر فرمایا۔ جب لشکر مقامِ جنگ پر پہنچا تو حضرت عمرو بن عاص رضی اللہُ عنہ نے حکم دیا کہ رات کے وقت آگ روشن نہ کی جائے۔ یہ حکم اس لیے تھا کہ دشمن کو لشکر کی پوزیشن کا اندازہ نہ ہوسکے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کو یہ بات پسند نہیں آئی اور وہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہُ عنہ کے پاس جاکر اعتِراض کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس موقع پر حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ نے معاملہ کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے حضرت عمر رضی اللہُ عنہ کو روک دیا اور فرمایا: حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عمرو بن عاص کو جنگی اُمور میں مہارت کی وجہ سے ہم پر امیر مقرّر فرمایا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہُ عنہ رُک گئے

اس واقعہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہُ عنہ نے نہ صرف امیر کی اطاعت کا حکم دیا بلکہ یہ بھی ظاہر کیا کہ کسی بھی مقصد کے حُصول کے لیے ماہر کی رائے کو اہمیّت دینا کتنی ضَروری ہے۔(6)

5 صلحِ حدیبیہ اور نبوی حکمت کی تائید

صلحِ حدیبیہ کا واقعہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی معاملہ فہمی اور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ان کی مکمّل فکری ہم آہنگی کا عکاس ہے۔ اس معاہدے کی شرائط بظاہر مسلمانوں کے لیے ناموافق اور کفّارِ قریش کے حق میں تھیں، جس کی وجہ سے کئی صحابہ،

Go To Index

خاص طور پر حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ ذہنی طور پر اُلجھن کا شکار ہو گئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوچھا: کیا آپ سچّے نبی نہیں ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں، میں سچّا نبی ہوں۔ حضرت عمر نے پھر عرض کیا: کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں ہیں؟ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیوں نہیں! اس پر حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے اپنی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا: پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں دبنے کی کیا ضَرورت ہے؟ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں، اس کے حکم سے اِنحراف نہیں کرتا اور وہی میرا مددگار ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ کیا آپ ہی نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ ہم بیت اللہ حاضر ہو کر طواف کریں گے؟ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں! لیکن کیا میں نے کہا تھا کہ اسی سال ہماری حاضری ہوگی؟ عرض کی: نہیں۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یقیناً تمہاری حاضری ہوگی اور طواف بھی کروگے۔

بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہُ عنہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کے پاس گئے اور وہی سوالات دہرائے۔ اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ نے نہایت اطمینان اور حکمت کے ساتھ وہی جوابات دیے جو نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خود دیے تھے اور فرمایا: اے اللہ کے بندے! وہ اللہ کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے۔ وہ ان کا مددگار ہے۔ پس تم ان کی اطاعت پر مضبوطی سے قائم رہو۔ اللہ کی قسم! وہ حق پر ہیں۔ حضرت عمر نے پھر سُوال کیا کہ کیا حُضورِ اکرم نے ہمیں نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیتُ اللہ شریف کا طواف کریں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: ہاں، مگر کیا انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ تم اسی سال طواف کروگے؟ حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے جواب دیا: نہیں! اس پر حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ نے یقین دہانی کرائی کہ ”تو پھر یقین رکھو، تم ضَرور خانۂ کعبہ جاؤگے اور اس کا طواف بھی کروگے۔“(7)

یہ واقِعہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی معاملہ فہمی اور فکری ہم آہنگی کا معیار اس قَدر بلند تھا کہ وہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حکمت کو مکمل طور پر سمجھ گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نہ صرف حکمتِ نبوی کے امین تھے بلکہ اسے دوسروں تک اسی روح کے ساتھ منتقل بھی کر سکتے تھے۔

6 مجلس میں حضرت علی کے لیے جگہ کشادہ کرنا

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی فراست کا ایک اور شاندار واقعہ مجلسِ نبوی میں پیش آیا، جو ان کی نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے اشاروں اور کنایوں کو سمجھنے کی صلاحیّت کو ظاہر کرتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد میں صحابۂ کرام کے درمیان تشریف فرما تھے کہ حضرت علی رضی اللہُ عنہ تشریف لائے۔ انہوں نے سلام کیا اور بیٹھنے کے لیے جگہ تلاش کرنے لگے۔ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابہ کے چہروں کی طرف دیکھا کہ کون حضرت علی کے لیے جگہ فراہم کرتا ہے۔ اس موقع پر کوئی بھی صحابی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دائیں جانب تشریف فرما تھے۔ انہوں نے فوراً اپنی جگہ سے تھوڑا ہٹ کر حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے کہا: ابوالحسن! آپ یہاں بیٹھیں۔ حضرت علی رضی اللہُ عنہ فوراً وہاں بیٹھ گئے، اور یوں وہ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کے درمیان بیٹھ گئے۔ حضرت انس رضی اللہُ عنہ کہتے ہیں کہ جب ایسا ہوا تو نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہُ عنہ کی طرف متوجّہ ہو کر فرمایا: یَا اَبَا بَکْرٍ، اِنَّمَا یَعْرِفُ الْفَضْلَ لِاَهْلِ الْفَضْلِ ذَوُوا الْفَضْلِ (اے ابو بکر! اہلِ فضل کی قدر اہلِ فضل ہی جانتے ہیں۔) یہ ایک بہت بڑا اِعزاز اور تعریف تھی جو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو بکر رضی اللہُ عنہ کی فراست اور ان کے مقام کی پہچان کے لیے فرمائی۔ (8)

---

(1) مصنف عبد الرزاق، 8/ 442، حدیث: 16465 (2) تاریخ ابن عساکر، 30/ 129 (3) مسند احمد، 1/ 65، حدیث: 178 (4) معجم کبیر، 20/ 67، حدیث: 124 (5) اسد الغابۃ، 3/ 600 مفہوماً (6) السنن الکبریٰ للبیہقی، 9/ 70، حدیث: 17900 (7) بخاری، 2/ 226، حدیث: 2731 ملخصاً (8) البدایۃ والنہایۃ، 5/ 474۔

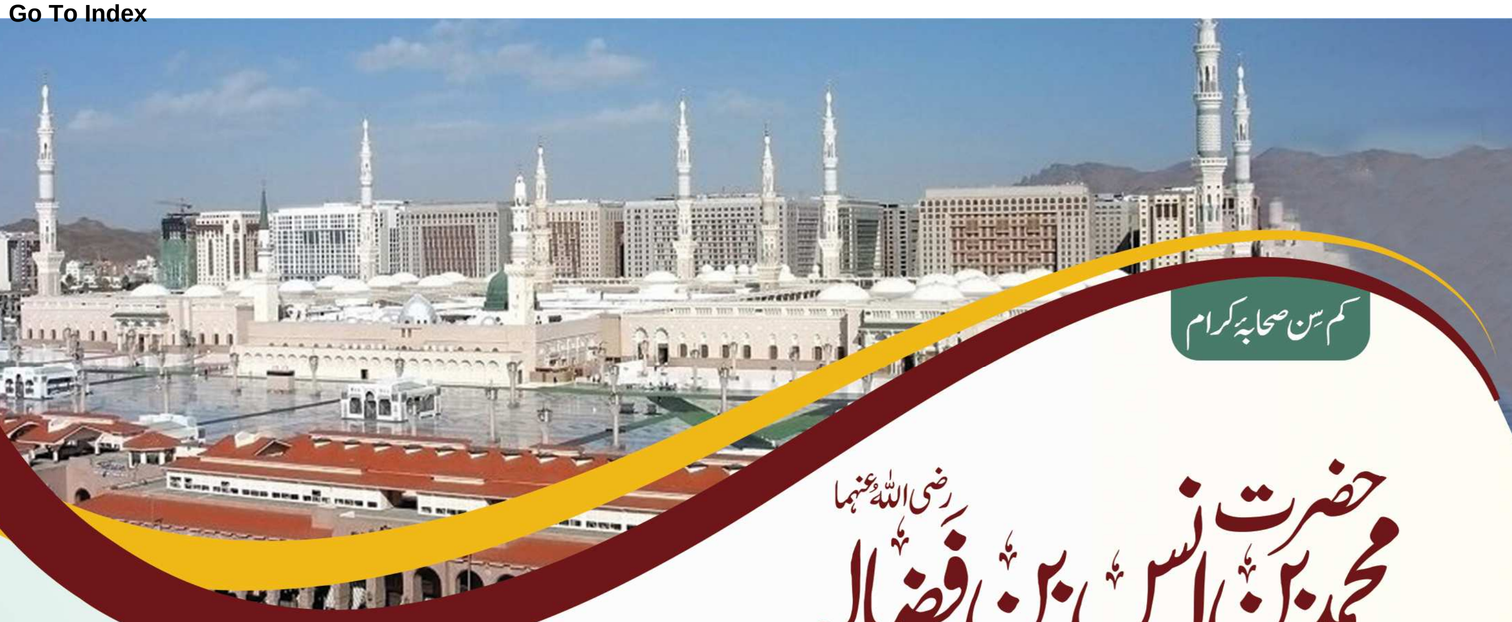

حضرت محمد بن انس بن فَضالہ رضی اللہ عنہما

مولانا اویس یامین عطاری مَدَنی*

کم عمری میں جن خوش نصیب بچّوں کو اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا اُن میں حضرت محمد بن انس بن فَضالہ رضی اللہُ عنہما بھی شامل ہیں، آیئے! ان کے بچپن کے بارے میں پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبّتِ صحابۂ کِرام سے روشن کرتے ہیں:

مختصر تعارُف: آپ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے، آپ حضرت انس بن فَضالہ اور عیساء بنتِ حارث کے بیٹے ہیں، آپ کی ولادت 1 ہجری کو مدینۂ منوّرہ میں ہوئی۔(1)

حُضور نے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے برکت سے نوازا: آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ تشریف لائے تو میں دو ہفتے کا تھا، مجھے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں لایا گیا، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میرے سر پر دستِ شفقت پھیرا اور مجھے دُعائے بَرَکت سے نوازا۔(2)

آپ رضی اللہُ عنہ کے صاحبزادے حضرت یونس فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب نے لمبی عمر پائی تھی، آپ کے سر کے تمام بال بڑھاپے کی وجہ سے سفید ہوگئے تھے لیکن وہ بال جہاں حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دستِ شفقت پھیرا تھا وہ سفید نہیں ہوئے تھے۔(3)

حُضور کے ساتھ حج کیا: آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دس سال کی عمر میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ حجۃُ الوَداع کے موقع پر حج کیا۔(4)

حُضور نے کھجور کا خوشہ دیا: حضرت عَمرو بن ابی فروہ اپنے خاندان کے مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد میں حضرت انس بن فضالہ شہید کر دیئے گئے تو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس حضرت محمد بن انس کو لایا گیا، حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت محمد بن انس کو کھجوروں کا ایک (معمولی) خوشہ بطورِ صدقہ دیا جس کو نہ بیچا جاتا ہے اور نہ تحفے میں دیا جاتا ہے۔(5)

حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہُ عنہ تقریباً 10 سال کے تھے البتہ آپ رضی اللہُ عنہ کی تاریخِ وصال ہمیں کتابوں میں نہیں مل سکی۔

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) تاریخ کبیر للبخاری، 1/18-طبقات الکبریٰ، 8/258 (2) اسد الغابہ، 5/82 (3) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 6/4 (4) معجم کبیر، 19/244، رقم:547 (5) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 1/185-اسد الغابہ، 5/82۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

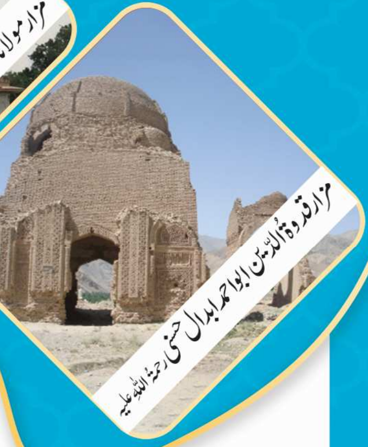
مزار قدوۃ الدّین ابو احمد ابدال حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ

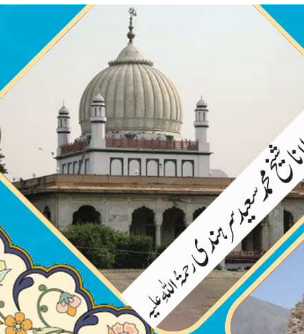
مزار مولانا شیخ محمد سعید سرہندی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار پیر طریقت مفتی عبد العلی مستالوی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مَدَنی*

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 122 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1446ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 حضرت عبدُ اللہ بن مِقداد رضی اللہُ عنہما جلیلُ القدر بدری صحابی حضرت مقداد کِندی رضی اللہُ عنہ اور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی چچازاد بہن حضرت ضُباعہ بنتِ زبیر بن عبد المطلب رضی اللہُ عنہا کے صاحبزادے، صحابیِ رسول اور مجاہد تھے۔ یہ جنگِ جَمل 36ھ میں شہید ہوئے۔(1)

2 حضرت عبد الرحمٰن بن عُبید اللہ تیمی قرشی رضی اللہُ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے مشہور صحابی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہُ عنہ کے بھائی تھے، انہوں نے اپنے بھائی کے ساتھ جنگِ جُمل میں جُمادَی الاخریٰ 36ھ کو جامِ شہادت نوش فرمایا۔(2)

اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم

3 امامُ الاولیاء حضرت خواجہ قدوۃُ الدّین ابو احمد ابدال حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 26 رمضان 260ھ کو چشت، صوبہ ہرات، افغانستان کے ایک معزّز سید گھرانے میں ہوئی اور یہیں 95 سال کی عمر میں جُمادی الاخریٰ 355ھ کو وفات پائی، مزار مبارک جائے پیدائش میں ہے، آپ بیس سال کی عمر میں تصوف کی جانب متوجّہ ہوئے اور مسندِ قطبیت پر فائز ہوگئے۔ آپ کی کرامات کثیر ہیں۔(3)

4 خازنُ الرّحمۃ حضرت مولانا شیخ محمد سعید سرہندی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ماہِ شعبان 1005ھ میں سرہند شریف اور وفات 27 جُمادی الاخریٰ 1070ھ یا 1071ھ کو ہوئی، تدفین والدِ گرامی حضرت شیخ مجدّد الف ثانی کے پہلو میں کی گئی، آپ والد گرامی کے شاگرد، عوام و خواص کے مرجع، باکرامت ولی اللہ اور کئی کتب کے مصنّف تھے۔(4)

5 پیر طریقت مفتی عبد العلی مستالوی رحمۃُ اللہِ علیہ عالم و مفتی، مناظر و مصنف اور بانیِ آستانہ عالیہ مستال شریف ہیں۔ آپ کی ولادت مستال شریف آئی نائن، اسلام آباد میں ہوئی اور وِصال 5 جُمادی الاخریٰ 1332ھ کو فرمایا، مزار مستال شریف، آئی نائن، اسلام آباد میں ہے۔(5)

6 خواجہ خان محمد تونسوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1334ھ کو تونسہ شریف میں ہوئی اور 6 جمادی الاخریٰ 1399ھ کو کراچی میں وصال فرمایا۔ تدفین آستانہ عالیہ پیر پٹھان، تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان میں کی گئی۔ آپ شریعت و طریقت کے

---

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

Go To Index

جامع، شکل وصورت میں پیر پٹھان کے نمونہ ومشابہ، خواجہ محمد حامد تونسوی کے صاحبزادے، آستانے عمارات بنانے کے شائق، آستانہ عالیہ پیر پٹھان کے سجادہ نشین تھے۔ (6)

علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام

7 شیخ الاسلام حضرت امام قاضی ابو عامر محمود بن قاسم ازدی ہروی مُھَلّبی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 400ھ کو ہرات، افغانستان میں ہوئی اور وصال 8 جمادی الاخریٰ 487ھ میں ہوا۔ آپ عظیم فقیہ شافعی، قاضی وفقیہ، امام الوقت، محدث ومُسنِد، مرجعِ خاص وعام اور زہد وتقویٰ ووَرْع کے پیکر تھے۔ (7)

8 شیخ الاسلام، ناصر الملّۃ والدین حضرت امام ابو نصر محمد بن سالم طبلاوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت مرکز تلا، صوبہ منوفیہ، مصر میں 866ھ میں ہوئی اور 10 جُمادی الاخریٰ 966ھ کو آپ کا وصال ہوا۔ آپ عالم اجل، استاذُ العلماء، مَرجع علما وطلبہ، کثیرُ العبادت، حسنِ اخلاق کے مالک، عاجزی و انکسار کے پیکر اور صفاتُ الاولیاء سے متصف تھے۔ بِدایۃُ الْقَاری فِی خَتْمِ الْبُخاری اور مُرشدۃُ الْمُشْتَغلین فِی اَحْکامِ النُّونِ السَّاکِنَۃِ وَالتَّنْوین آپ کی تصانیف ہیں۔ (8)

9 نور الملّۃ والدین، حضرت ابن غانم علی بن محمد خزرجی عبادی مقدّسی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت ذوالقعدہ 920ھ کو قاہرہ مصر میں ہوئی اور یہیں 18 جمادی الاخریٰ 1004ھ میں وصال فرمایا، تدفین تُربت مجاورین میں علّامہ سراج ہندی کے پہلو میں ہوئی۔ آپ عالم کبیر، حجۃ الاسلام، کثیر السفر، امام الائمہ، نابغۂ عصر، مصنفِ کتب مفیدہ، شمس العلوم و المعارف، امام المحققین، دسویں صدی ہجری کے مجدّد اور اَکابر علمائے احناف سے تھے۔ بغیۃ المرتاد لتصحیح الضاد آپ کی 12 کتب میں اہم ہے۔ (9)

10 حضرت شیخ ابو النجا سالم بن محمد عز الدین سنہوری مصری مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ محدث کبیر، خاتمۃ الحفاظ، مفتی مالکیہ، جامعِ علوم وفنون تھے، فقہِ مالکی میں آپ کی کتاب تیسیر الملک الجلیل المعروف مختصر خلیل ہے۔ آپ کی پیدائش تقریباً 945ھ کو سنہور المدینہ، صوبہ کفر الشیخ مصر میں ہوئی، علم دین قاہرہ میں حاصل کرکے وہیں خدمات پیش کیں، آپ کا وصال 3 جمادَی الاُخریٰ 1015ھ کو ہوا اور مجاورین قبرستان میں دفن کئے گئے۔ (10)

11 شیخ القراء حضرت امام شمسُ الدین محمد بن قاسم بقری شناوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی ولادت 1014ھ کو دار البقر، محلّۃ الکبریٰ، صوبہ غربیہ، مصر میں ہوئی۔ آپ حافظِ قراٰن، بہترین قاری اور شافعی فقیہ ہونے کے ساتھ بہترین مصنّف بھی تھے، غُنْیَۃُ الطَّالِبِین و مُنِیۃُ الرَّاغِبین فِی تَجْوِیدِ الْقُرآن الْعَظِیم آپ کی یادگار کتاب ہے، آپ کا وصال 14 جمادی الاخریٰ 1111ھ کو ہوا۔ (11)

12 مولانا قاضی عبد السلام شمس آبادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1323ھ کو شمس آباد، تحصیل حضرو ضلع اٹک کے علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 8 جمادی الاخریٰ 1413ھ میں فرمایا، تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔ آپ فاضل دارُ العلوم حزب الاحناف لاہور، تلمیذ خلیفہ اعلیٰ حضرت، مدرس ڈسٹرکٹ جیل اسلام آباد، طریقہ اسلاف کے پابند اور جذبۂ ترویج و اِشاعت دین سے آراستہ تھے۔ (12)

---

(1) الاصابہ، 5/22-اسد الغابہ، 5/265- 7/192، 193 (2) الاستیعاب، 2/382 (3) تحفۃ الابرار، ص52 تا 54-اقتباس الانوار، ص277 تا 284 (4) روضۃ القیومیہ، 1/463 تا 470- لطائف المدینہ، ص12 (5) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 2/280 (6) حضرت خواجہ خان محمد صاحب تونسوی، ص6 تا 9 (7) طبقات شافعیہ سبکی، 5/327-سیر اعلام النبلاء، 14/128-التقیید لمعرفۃ رواۃ السنن و المسانید، جز2، ص790 (8) امتاع الفضلاء بتراجم القراء، 2/282 تا 284-کواکب السائرۃ، 2/32- شذرات الذھب، 8/410 (9) خلاصۃ الاثر، 3/180 تا 185- امتاع الفضلاء بتراجم القراء، 2/253 تا 256 (10) الاعلام للزرکلی، 3/72-خلاصۃ الاثر، 2/204 (11) تاریخ عجائب الآثار فی التراجم والاخبار، 1/116- معجم المؤلفین، 3/593 (12) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص76 تا 78، 158، وغیرہ۔

Go To Index

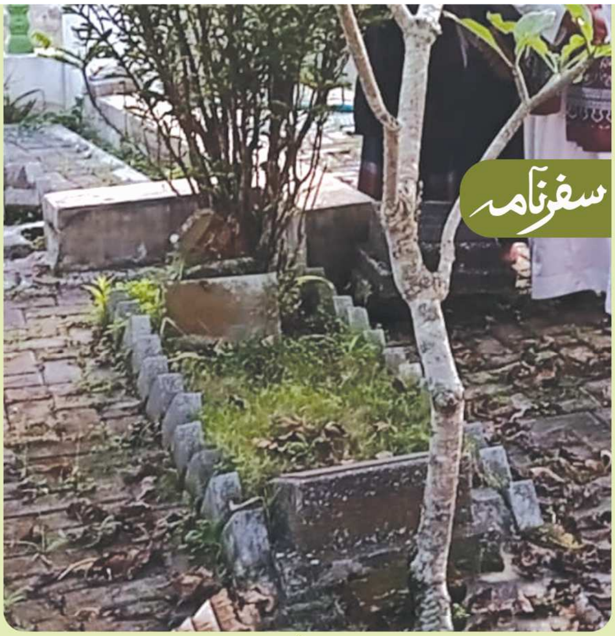

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخ

(قسط:02)

عبداللہ دحلان کی تربت پر حاضری کی روداد

مولانا حاجی غلام یاسین عطاری مدنی یمنی*

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، شیخ سیّد عبدُ اللہ بن صدقہ دَحلان کے مزار پر حاضری کے لیے ہمارا قافلۂ محبت رواں دواں ہے، پاکستان سے گاروت شہر تک سفر کے احوال آپ پچھلی قسط میں پڑھ چکے، آیئے اس سفر کو آگے بڑھاتے ہیں:

لباک جایا(Lebak Jaya) پہنچ گئے دو لوکل گاڑیاں تبدیل کرنے کے بعد ہم لباک جایا(Lebak Jaya) کے ایک اسکول و مدرسہ کے قریب پہنچے، جس کا نام مدرسۃُ الخیریہ تھا۔ چونکہ رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد نے اپنی تحریر میں ذکر کیا تھا کہ شیخ عبداللہ بن صدقہ دَحلان رحمۃُ اللہِ علیہ نے مدرسۃُ الخیریہ کی بنیاد رکھی تھی یا اس کی سَرپرستی فرمائی تھی، ہم نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ یہ ہی وہ مدرسہ ہو، اس لیے ہم وہیں اُتر گئے۔ گاڑی والوں کو کرایہ اَدا کر کے مدرسۃُ الخیریہ سے متصل مسجد میں نمازِ عصر ادا کی۔ بعدِ نماز ہمارے انڈونیشین ذمّہ دار مدرسے کے اندر گئے اور ہیڈ ماسٹر سے ملاقات کی پھر ان سے آنے کا مقصد بیان کیا کہ ہم جکارتہ سے خصوصی طور پر شیخ سیّد عبدُ اللہ بن صدقہ دَحلان کی تُربت کی زیارت کے لیے آئے ہیں۔ ہیڈ ماسٹر نے بتایا کہ قریب ہی ایک سیّد زادے رہتے ہیں اور شیخ سیّد عبدُ اللہ دَحلان سے نسبت بھی رکھتے ہیں وہ آپ کی راہنمائی کریں گے۔ چنانچہ وہ ہمیں ان کے گھر تک لے گئے اور دروازے کے باہر چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا، ایک بار، دو بار، تین بار مگر کوئی جواب نہ آیا۔ کچھ دیر ہم سوچ میں پڑ گئے کہ شاید گھر پر کوئی موجود نہیں۔ اتنے میں اچانک دروازہ کھلا، اور ایک مسکراتی ہوئی شخصیت نظر آئی جس پر ایسی تازگی، نرمی اور نورانیّت تھی کہ گویا چہرے ہی سے ظاہر ہو رہا تھا کہ یہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پاک نسل سے ہیں۔

سیّد زادے سے ملاقات اور دُرودِ رضویہ ان سیّد صاحب کا نام حبیب فہمی المنور(Habib Fahmi al-Munawwar) ہے۔ انہوں نے نہایت عاجزانہ انداز میں معذرت کی اور کہا: معاف فرمایئے، میں غسل کر رہا تھا اس لیے دیر ہو گئی، بعد میں معلوم ہوا کہ وہ چودہ گھنٹے کے طویل سفر کے بعد ابھی ابھی واپس آئے تھے۔ ہمیں افسوس ہوا کہ ہم نے انہیں زحمت دی، مگر انہوں نے محبّت سے بٹھایا، عزّت دی، چائے، قہوہ اور کچھ کیک پیش کیے۔ ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا جسے سن کر وہ حیرت سے بولے: کیا واقعی آپ لوگ اتنے دور سے صرف شیخ سیّد عبدُ اللہ بن صدقہ دَحلان کی تُربت کی زیارت کے لیے آئے ہیں یا کوئی اور مقصد بھی ہے؟ مَیں نے عرض کیا: مَیں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے لیے انڈونیشیا میں مقیم ہوں اور بقیہ اسلامی بھائی انڈونیشیا کے ہیں۔ ہم کراچی، پاکستان میں مقیم رکنِ شوریٰ حاجی ابوماجد کے حکم پر شیخ سیّد عبداللہ دَحلان کی تُربت مبارَکہ کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ مزید کچھ گفتگو ہوتی رہی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر ہوا تو انہوں نے کہا کہ میں ایک دُرودِ پاک پڑھتا ہوں جو ان سے منسوب ہے۔ یہ سن کر مَیں حیران رہ گیا۔ میرا

---

*نگران انڈونیشیا مشاورت

Go To Index

ذہن فوراً دُرودِ رضویہ کی طرف گیا۔ جب وہ دُرود پڑھنے لگے تو صلی اللہ علی کہتے ہوئے رک گئے۔ میں نے مکمل دُرود پڑھا:

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ، صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّم، صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ الله۔

وہ فوراً بولے: جی بالکل! یہی دُرودِ پاک ہے! میری حیرت بڑھ گئی کہ اعلیٰ حضرت کا فیضان اور ان سے منسوب دُرود شریف انڈونیشیا کے جزیرۂ جاوا کے اس دور دراز دیہاتی علاقے میں پہنچ چکا ہے! مَیں نے حیرت سے پوچھا: یہ دُرودِ پاک یہاں تک کیسے پہنچا؟ انہوں نے بتایا: یہ مجھے یہاں کے ایک اُستاذ، سیف اللہ صاحب نے بتایا ہے، جو کتابوں کے عاشق اور محقِّق ہیں۔ یہ سن کر میرا اشتیاق مزید بڑھ گیا اور میں نے کہا: میں ان سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے وعدہ کیا: ان شآءَ اللہُ الکریم آپ سب کی ان سے ضرور ملاقات کروائی جائے گی، مگر پہلے ہم علامہ سیّد عبدُ اللہ دَحلان مکّی کی تُربت کی زیارت کے لیے چلتے ہیں۔

تُربتِ شیخ عبدُ اللہ بن صدقہ دَحلان پر حاضری

ہم پیدل حاضری کے لیے روانہ ہوئے۔ تقریباً دس منٹ پیدل سفر کے بعد ایک اونچی، پہاڑ نما جگہ پر پہنچے۔ وہاں ایک قدیم قبرستان تھا، جس میں کئی مزارات اور قبور تھیں۔ اس قبرستان میں کئی احاطے تھے، ایک احاطے میں دیگر قبور کے ساتھ شیخ سیّد عبدُ اللہ بن صدقہ دَحلان رحمۃُ اللہِ علیہ کی تُربت بھی تھی۔ ماشاءاللہ! ان کی تُربت کے اطراف میں سرسبز و شاداب پودے تھے، ہر طرف ہریالی ہی ہریالی تھی۔ دل کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ پودے اللہ پاک کا ذکر کر رہے ہوں۔ اس روحانی فضا میں تُربت پر حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ علّامہ دَحلان مکّی کی تُربت سادہ تھی قبر کے سرہانے سنگ مرمر کے کالے اور سفید رنگ کے پتّھر کا کَتبہ تھا، جس میں سفید رنگ غالب تھا۔ کتبہ تقریباً ایک بالشت چوڑا اور ڈیڑھ فٹ لمبا تھا۔ اس پر سنہری رنگ میں عبارت کندہ تھی، پہلی لائن واضح نہ تھی، عربی میں کچھ کلمات تھے۔ اس کے بعد انڈونیشین زبان میں آپ کا نام سیّد عبدُ اللہ بن صدقہ بن زَینی دَحلان لکھا تھا، اس کے بعد دو لائنوں میں آپ کی پیدائش کا سن 1291ھ اور وفات کا سن 1363ھ کندہ تھا۔ اس سے متصل دوسری قبر کی جانب ایک باریک تنے والا درخت تھا جو کافی اونچا تھا۔ قبر کے دائیں اور بائیں دونوں جانب اینٹیں لگائی گئی تھیں، قبر درمیان سے کچّی تھی جس میں گھاس اُگی ہوئی تھی، قبر کی پائنتی میں بھی کتبہ نُما پتّھر تھا مگر اس پر کچھ لکھا نہ تھا۔ اس سے متصل ایک قدِ آدم سے کچھ زیادہ اونچائی والا درخت تھا، جس کی چھوٹی چھوٹی سترہ اٹھارہ شاخیں تھیں۔ اس احاطے میں دیگر قبور بھی اسی انداز سے تھیں۔ ہم نہایت خوش تھے کہ سالہا سال کی خواہش پوری ہوئی تھی اور اسی سرشاری کی کیفیت میں واپس روانہ ہوئے۔

اُستاذ سیف اللہ سے ملاقات اور حیرتوں بھرے روحانی لمحات

تربتِ علّامہ سید عبد اللہ دحلان پر فاتحہ کے بعد ہم نے مغرب کی نَماز اَدا کی۔ طے تھا کہ اب استاذ سیف اللہ سے ملاقات کے لیے جانا ہے، لیکن جسم تھکن سے چور تھا، دل چاہ رہا تھا کہ کچھ دیر آرام کر لیا جائے۔ مگر مسجد میں قیام بھی مناسب نہ لگا کیونکہ ہر ملک کی اپنی روایات، تہذیب اور معاشرتی آداب ہوتے ہیں اور انجانے لوگوں کا مسجد میں رکنا ممکنہ طور پر غیر موزوں سمجھا جاتا۔ اسی دوران حبیب فہمی المنور صاحب نے گاڑی کا انتظام کیا اور خود گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ہمیں استاذ سیف اللہ کے پاس لے گئے۔ استاذ سیف اللہ نہایت سادہ طبیعت اور پُر وقار شخصیت کے حامل تھے۔ گفتگو کا آغاز ہوا تو بات دُرود شریف پر آئی۔ جب میں نے دُرودِ رضویہ کا ذکر کیا تو استاذ سیف اللہ نے فرمایا: مجھے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃُ اللہِ علیہ سے محبّت ہے، میں ان کی کتابیں پڑھتا ہوں۔ یہ سن کر ہم حیران رہ گئے، کیونکہ ہم نے دیکھا کہ ان کے پاس صرف ایک ہی کتاب ”الوظیفۃ الکریمہ“ تھی۔ ہم نے پوچھا: کیا آپ نے کتابیں سوشل میڈیا یا PDF میں پڑھی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میرے پاس تو اینڈرائیڈ موبائل نہیں، کبھی کبھار

Go To Index

سادہ موبائل استعمال کرلیتا ہوں، جس کا نمبر بھی مجھے یاد نہیں۔ یہ سن کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ اعلیٰ حضرت کا ایسا عاشق، جس کے پاس موبائل بھی نہیں، مگر علم و نسبت کا یہ حال! باتوں باتوں میں انہوں نے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے بارے میں بتایا کہ مَیں انہیں بھی جانتا ہوں اور ان کی کتب بھی پڑھی ہیں۔ یہ ملاقات اتنی روحانی اور مؤثر تھی کہ جو تھکن جسم میں گھر کر چکی تھی، وہ گویا اُتر گئی، ایسا لگ رہا تھا کہ تھکن نام کی کوئی چیز باقی نہیں، دل چاہنے لگا کہ بس ان کے پاس بیٹھے رہیں اور ان کی باتیں سنتے رہیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اعلیٰ حضرت کا فیضان، استاذ سیف اللہ کے ذریعے ہمیں منتقل ہو رہا ہے۔ بہر حال ہم نے وہاں نمازِ عشا اَدا کی اور استاذ سیف اللہ صاحب کے ہاں رات کا کھانا کھایا۔ قافلے کے تمام اسلامی بھائی حیرت میں تھے کہ اس شخصیت کو اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنت کا تعارُف کس نے دیا ہے؟ بات یہیں ختم نہیں ہوئی! جو بات ہمیں مزید حیران کر گئی وہ یہ تھی کہ استاذ سیف اللہ صاحب نے نہ صرف ہمارے قیام کا انتظام کیا بلکہ آرام والے کمرے سے جاتے وقت ہمارے ایک اسلامی بھائی کو فرمایا: قافلے کے جدول کا خاص خیال رکھیے گا! جب اس اسلامی بھائی نے مجھے یہ بات بتائی تو مَیں دنگ رہ گیا۔ میں نے کہا: یا اللہ! یہ کون سی شخصیت ہے؟ جو جدول جیسا دعوتِ اسلامی کا مخصوص اصطلاحی لفظ بھی جانتی ہے؟ یہ وہ جملہ ہے جو عام طور پر دعوتِ اسلامی کے بڑے ذمّہ داران یا رکنِ شوریٰ فرمایا کرتے ہیں۔ ایک مقامی اور غیر معروف عالمِ دین، جن سے ہماری پہلی ملاقات ہوئی تھی، وہ ہمیں نصیحت فرما رہے تھے کہ قافلے کے جدول کا خاص خیال رکھنا! سونے سے قبل پھر وہی گفتگو شروع ہو گئی جو استاد سیف اللہ سے ہوئی تھی۔ سب اسلامی بھائی ایک دوسرے کے چہرے کو حیرت سے دیکھ رہے تھے، گویا الفاظ کم پڑ گئے تھے۔ پھر کچھ دیر بعد ہم نے سونے کی تیاری کی اور روحانی خوشی و مَسرّت میں جلد ہی نیند کی آغوش میں چلے گئے۔

ستمبر 2025ء میں امیرِ اہلِ سنّت کی جانب سے مرحومین کے لواحقین اور مریضوں کے نام جاری ہونے والے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے ستمبر 2025ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّاؔر“ کے ذریعے تقریباً 3021 پیغامات جاری فرمائے جن میں 505 تعزیت کے، 2275 عیادت کے جبکہ 241 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنت نے بیماروں کی صحت یابی کے لیے دعائیں فرمائیں جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندئ درجات کے لئے دعائیں کیں۔

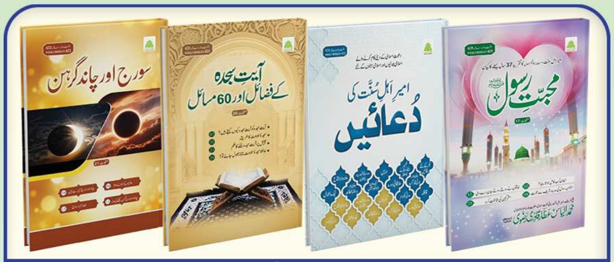

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (ستمبر 2025ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔

ستمبر 2025ء میں دیئے گئے 04 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 محبت رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: 10 لاکھ، 80 ہزار 19 2 امیرِ اہلِ سنّت کی دعائیں: 17 لاکھ، 93 ہزار 752 3 آیتِ سجدہ کے فضائل اور 60 مسائل: 18 لاکھ، 48 ہزار 337 4 سورج اور چاند گرہن: 17 لاکھ، 47 ہزار 194۔

Go To Index

آپ کے تأثرات (منتخب)

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 **مولانا حافظ محمد دلشاد شاہ** (امام و خطیب جامع مسجد فیضانِ مصطفےٰ چک 84، سرگودھا، پنجاب): الحمدُ لِلّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ ہر ماہ پڑھنے کی سعادت مل رہی ہے، یہ میگزین میرے عِلم میں اضافہ کے لیے بہت کارگر ثابت ہورہا ہے اور اس کی بدولت اچّھے اور نیک کاموں کی جانب رغبت بڑھ رہی ہے، اللہ کریم مدنی علمائے کرام کی انتھک کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اٰمین۔

متفرّق تأثرات وتجاویز (اقتباسات)

2 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں مضمون ”باتیں میرے حضور کی“ پڑھ کر بہت لطف آیا۔ (شکیل اختر، وزیر آباد، پنجاب) 3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی کیا بات ہے! اس کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے، اللہ پاک اس ماہنامہ کو خوب ترقّی عطا فرمائے، اٰمین۔ (مجتبیٰ احمد، لاہور) 4 مَاشَآءَ اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ عِلمِ دین کا خزانہ ہے، اس میں مختلف موضوعات پر بہترین معلومات شامل کی جاتی ہے۔ (شرجیل، میانوالی، پنجاب) 5 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچّھا لگتا ہے، اس میں عِلم سے آراستہ موضوع ہوتے ہیں، خاص طور پر اس میں بچّوں کے لیے دل چسپ سبق آموز مضامین بہت اچّھے ہوتے ہیں۔ (بنتِ نواز عطاریہ، فیصل آباد) 6 ماشآءَ اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ عِلم کا خزانہ ہے، اس کے پڑھنے سے وہ حاصل ہوتا ہے جو بہت ساری کتابیں پڑھنے کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا، اس میں اسلامی بھائیوں، بچّوں اور اسلامی بہنوں سب کی تربیَت کے لیے مضامین شامل کیے جاتے ہیں۔ (بنتِ شیر محمد، بروکلین، نیویارک) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شامل کیے جانے والے سُوال جواب سے بہت دینی راہنمائی حاصل ہورہی ہے اور عِلم میں اضافہ ہوتا ہے۔ (بنتِ عبدالرحمٰن، ملتان) 8 بچّوں کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مضامین بہت دل چسپ اور سبق آموز ہوتے ہیں، انہیں پڑھنے سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے اور ہمارا ٹائم بھی ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے۔ (اریبہ نور، گجرات) 9 ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت اچّھا میگزین ہے، اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، ربیعُ الاوّل کا شُمارہ اور بھی زیادہ دل چسپ اور معلوماتی تھا۔ (بنتِ صلاح الدین، فیروزہ، رحیم یار خان، پنجاب) 10 ماہنامہ فیضانِ مدینہ دورِ حاضر کی ایک اَہم اشاعت ہے، اس میں تقریباً ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔ (بنتِ امتیاز، ملتان) 11 میں ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت شوق سے پڑھتی ہوں، اس سے ہمیں بہت سی دینی معلومات ملتی ہیں۔ (بنتِ خالد عطاریہ، راولپنڈی)

feedback

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

Go To Index

نئے لکھاری
(New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

احوالِ قیامت کا قرآنی بیان

عبد الرحمٰن عطاری

(درجۂ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضان رضا چوہنگ، لاہور)

قراٰنِ مجید میں قِیامت کا بیان کئی مقامات پر کیا گیا ہے، جس میں اس دن کے ہولناک اور عظیم مَناظر کو بڑی تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ دن محض ایک واقِعہ نہیں بلکہ ایک ایسا دن ہے جب پوری کائنات کا نِظام درہم برہم ہو جائے گا اور ہر چیز اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔ قراٰنِ کریم میں اس دن کو ”یومُ الدین، یومُ الحساب اور اَلسّاعۃ“ جیسے ناموں سے موسوم کیا گیا ہے۔ قراٰنِ کریم کی روشنی میں چند اَحوالِ قِیامت پڑھیے اور لرزیئے!

1 کائنات کا بکھر جانا قِیامت کے آغاز میں ایک شدید صور پھونکا جائے گا، جس سے آسمان و زمین کا سارا انظام درہم برہم ہو جائے گا:

آسمان پھٹ جائے گا اور ستارے بکھر جائیں گے، ان کی چمک ماند پڑ جائے گی۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْۙ(۱) وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْۙ(۲)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب تارے جھڑ پڑیں گے۔

(پ30، الانفطار: 1، 2)

زمین شدّت سے ہلے گی اور اس کا سینہ پھٹ جائے گا، پہاڑ جو کہ زمین پر مضبوطی کا نشان ہیں، وہ روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اُڑ جائیں گے، چنانچہ ارشادِ باری ہوتا ہے: ﴿وَ تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِؕ(۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور پہاڑ ہوں گے جیسے دُھنکی (دُھنی ہوئی) اون۔ (پ30، القارعۃ: 5)

سمندروں میں آگ بھڑک اٹھے گی، جس سے ان کا پانی کھول اُٹھے گا اور وہ بے قابو ہو جائیں گے۔ قراٰنِ کریم میں ہے: ﴿وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْﭪ(۶)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جب سمندر سلگائے جائیں۔ (پ30، التکویر: 6)

2 مُردوں کا زندہ ہونا اور حساب و کتاب پہلے صور کے بعد، ایک اور صور پھونکا جائے گا جس سے تمام مُردے زندہ ہو کر اپنی قبروں سے باہر نکل آئیں گے اور وہ میدانِ حشر میں جمع ہوں گے۔

اس وقت لوگ قبروں سے اس طرح نکلیں گے جیسے ٹڈّیوں کا گروہ اُڑ رہا ہو۔ قراٰنِ پاک میں ہے: ﴿یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌۙ(۷)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: قبروں سے یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں۔

(پ27، القمر: 7)

یہ وہ دن ہو گا جب ہر شخص سے اس کی زندگی کا حساب لیا جائے گا۔ چھوٹے سے چھوٹا عمل بھی سامنے آئے گا: ﴿فَمَنْ

Go To Index

يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ(۷) وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ(۸)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر بُرائی کرے اسے دیکھے گا۔

(پ30، الزلزال: 7، 8)

❁ ہر انسان کے ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ دیا جائے گا۔ دائیں ہاتھ میں نیک لوگوں کو اور بائیں ہاتھ میں بدکاروں کو: ﴿فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ(۱۹)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔ (پ29، الحاقۃ: 19)

3 جزا و سَزا حساب کے بعد لوگوں کو ان کے اعمال کے مطابق ان کے انجام کی طرف بھیجا جائے گا، نیک لوگوں کو جنّت کی ابدی نعمتیں ملیں گی، جبکہ بدکار لوگوں کو جہنّم کی آگ اور سخت عذاب میں مبتلا کیا جائے گا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۶) فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍؕ(۷) وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗۙ(۸) فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌؕ(۹)﴾ ترجمۂ کنز الایمان: تو جس کی تولیں بھاری ہوئیں وہ تو من مانتے عیش میں ہیں اور جس کی تولیں ہلکی پڑیں وہ نیچا دکھانے والی گود میں ہے۔

(پ30، القارعۃ: 6 تا 9)

قِیامت کے ان تمام مَناظر کو بیان کرنے کا مقصد انسان کو دنیا کی بے ثباتی اور آخِرت کی حقیقت سے آگاہ کرنا ہے۔ قراٰنِ کریم کا بیان ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ یہ دنیا ایک عارضی ٹھکانہ ہے اور اصل کامیابی آخرت کی ہے۔

اللہ پاک ہمیں قراٰنِ پاک پڑھ کر، سمجھ کر آخِرت کی تیّاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سوالیہ انداز سے تربیَت فرمانا

سید عمر گیلانی عطّاری
(دورۂ حدیث، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اُسلوبِ تربیَت نہایت جامع، حکیمانہ اور فطری تھا۔ آپ علیہ السلام نے تعلیم و ارشاد کے لیے مختلف طریقے اختیار فرمائے تاکہ بات صرف کانوں تک محدود نہ رہے بلکہ دل و دماغ میں راسخ ہو جائے۔ انہی اَسالیب میں ایک مؤثّر اُسلوب سُوالیہ انداز ہے۔ آپ سُوال کر کے صحابہ کِرام رضی اللہ عنہم کے ذہنوں کو متوجّہ فرماتے، انہیں سوچنے پر آمادہ کرتے اور پھر حقیقت کو واضح کرتے۔ اس طریقے میں نہ صرف علمی ذوق بیدار ہوتا بلکہ بات کا اَثر دیرپا اور ناقابلِ فراموش بن جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ سوالیہ انداز آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تربیتی حکمتِ عملی کا نمایاں حصّہ رہا۔ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس تربیتی انداز کی تائید قرآن پاک سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بھی قراٰن میں بارہا سوالیہ انداز اختیار فرمایا تاکہ غور و فکر کی ترغیب ہو چنانچہ ارشاد فرمایا: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ(۱۰) تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَۙ(۱۱)﴾

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو کیا میں بتادوں وہ سودا گری جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (پ28، الصف: 10، 11)

آیئے ایسی 5 احادیث پڑھیے جس میں سوالیہ انداز میں تربیَت فرمائی گئی ہے:

1 نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا میں تمہیں کَبائر (یعنی بڑے گُناہ) نہ بتاؤں؟ عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ۔ آپ علیہ السّلام نے فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ حضور علیہ السّلام ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر سیدھے ہو کر بیٹھے اور فرمایا: خبر دار! جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی دینا۔ آپ علیہ السّلام بار بار یہ دہراتے رہے۔ (بخاری، 2/194، حدیث: 2654)

2 نبیِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: ہمارے نزدیک مفلس

Go To Index

وہ ہے جس کے پاس نہ درہم نہ سامان ہے۔ فرمایا: میری اُمّت کا مفلس وہ ہے جو قِیامت کے دن نَماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا، لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا، کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا۔ پھر اس کی نیکیاں ان مظلوموں کو دے دی جائیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گُناہ اس پر ڈال دیے جائیں گے اور وہ جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ (مسلم، ص1069، حدیث:6579)

③ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا کہ وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا: اگر وہ بات اس میں موجود ہو تو؟ فرمایا: اگر وہ بات موجود ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر موجود نہیں تو یہ بہتان ہے۔ (مسلم، ص1071، حدیث:6593)

④ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہُ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بتاؤ تو! کسی کے دروازے پر نَہْر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کی: نہیں۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ ان کے سبب خطاؤں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، 1/196، حدیث:528)

⑤ اسما بنتِ یزید رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پوچھا: کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ لوگ کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ کی یاد آئے، پھر فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے سب سے بُرے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔ صحابہ نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو چغلی کرتے ہیں، محبّت والوں کے درمیان فساد ڈالتے ہیں، اور پاک دامن عورَتوں پر تہمت لگاتے ہیں۔ (الادب المفرد، ص89، حدیث:323)

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا سوالیہ اندازِ تربیَت محض علم دینے کا ذریعہ نہ تھا بلکہ ایمان، کردار اور فکر کی آبیاری کا مؤثّر طریقہ تھا۔ آج بھی اگر اساتذہ، والدین یا دیگر افراد یہ اُسلوب اپنائیں تو اُمّت میں دینی شعور، اخلاقی پختگی اور فکری بیداری کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں احادیثِ کریمہ پڑھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجلس کے حقوق

احمد رضا عطاری

(درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ فیضان فاروق اعظم سادھوکی لاہور)

اسلام نے اپنے ماننے والوں کی ہر طرح سے راہنمائی فرمائی ہے۔ مجلس میں بیٹھنے اور ساتھ بیٹھنے والے کے آداب بھی ذکر کئے ہیں تاکہ ہمارا چلنا پھرنا اور اُٹھنا بیٹھنا حتی کہ ہر عمل اسلام کے اُصولوں کے مطابق ہو۔ جب بھی کسی مجلس میں بیٹھیں تو جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں، گردنیں پھلانگ کر آگے نہ جائیں، ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے صحابہ رضی اللہُ عنہم کو مجلس میں بیٹھنے تک کے آداب بتائے ہیں، آیئے! آپ بھی مجلس کے 6 حقوق و آداب پڑھیے:

① دوسرے شخص کی جگہ نہ بیٹھا جائے مجلس کے آداب میں یہ بھی ہے کہ کسی شخص کو اُٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھا جائے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے منع فرمایا کہ ایک شخص کسی کو اس کی جگہ سے اُٹھا کر خود اس کی جگہ بیٹھ جائے البتہ تمہیں چاہیے کہ دوسروں کے لیے جگہ کشادہ اور وسیع کر دو۔ (بخاری، 4/179، حدیث:6270)

② جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائیں مجلس میں آنے والا شخص وہاں بیٹھے جہاں اسے مجلس میں بیٹھنے کی جگہ ملے۔ چنانچہ حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ہم جب حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مجلس میں بیٹھ جاتے تو جہاں مجلس ختم ہوتی وہیں بیٹھ جاتے۔ (فیضان ریاض الصالحین، 6/361، حدیث:827)

③ مجلس میں اللہ کا ذِکر کیا جائے مومن کی کوئی مجلس

Go To Index

اللہ پاک کے ذِکر سے خالی نہیں ہوتی۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مجالس میں اللہ کے ذِکر و اَذکار میں مشغول رہیں۔ رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو لوگ اللہ کا ذِکر کیے بغیر مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں تو گویا کہ وہ مُردار گدھے کی لاش پر سے اُٹھتے ہیں اور یہ مجلس ان کے لیے حسرت کا باعث ہو گی۔ (ابوداود،4/347، حدیث:4855)

4 مجلس میں بیٹھتے وقت سلام کیا جائے نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی مجلس تک پہنچے تو سلام کرے۔ پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے، پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے۔ (مشکاۃ المصابیح،2/166، حدیث:4660)

5 مجلس سے اِجازت لے کر اُٹھا جائے مجلس کے آداب میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جب بھی کسی مجلس میں جائیں یا اساتذہ و مشائخ اور دینی پیشواؤں کی مجلس میں جائیں تو وہاں سے اِجازت کے بغیر نہیں جانا چاہیے۔

6 مجلس کی جگہ کُشادہ رکھی جائے مفسّرِ شہیر محدّثِ کبیر حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: جب جلسہ مجلس وغیرہ کرو تو وسیع زمین میں کرو تاکہ لوگوں کو بیٹھنے میں تنگی نہ ہو آرام سے کھلے ہوئے بیٹھیں ایسی مجلس بہت مبارَک ہے۔ (مراۃ المناجیح،6/386)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم مجلس کے حُقوق و آداب کا خیال رکھیں، ہم مجلس میں دوسروں کو تکلیف دینے سے بچیں اور ان کے لیے جگہ کشادہ کریں، ہم ہر اُس فعل سے بچیں کہ جس سے مجلس کے درمیان ہمیں کسی قسم کی شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ کہ وہ ہمیں مجلس کے حُقوق و آداب پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 429 مضامین کے مؤلفین

لاہور: عبد الرحمٰن عطاری مدنی، تیمور عطاری، صفی الرحمٰن عطاری، ابو بکر رشید، ابو بکر شہزاد، اجود رضا، احمد افتخار عطاری، احمد بلال عطاری، احمد رضا بن محمد، احمد عطاری (ٹاؤن شپ) احمد مبشر، ارسلان حسن عطاری، اسد علی، احمد رضا بن مظفر حسین، اشتیاق احمد عطاری، اویس علی عطاری، آصف شوکت، بلال مبشر، توصیف الرحمٰن عطاری، حافظ سخاوت، حافظ عبد الرحمٰن، احمد رضا عطاری، حافظ عبد الباسط، حافظ عبد اللہ، حافظ محمد ابو بکر بلال، حافظ محمد اسامہ، حافظ محمد بلال، حافظ محمد توثیق رضوی، حافظ محمد حماس، حافظ محمد ذیشان، حافظ محمد روحان طاہر، حافظ محمد عمر نقشبندی، حافظ محمد ہارون، دانش علی، رضائے مصطفی، رضوان علی قادری رضوی، رضوان مقبول قادری، زین العابدین (سادھوکی) سرفراز عطاری، سعد رضا عطاری، سید برہان علی، سید علی حمزہ ، سید عمر گیلانی عطاری، شہاب الدین عطاری، طلحٰہ رمضان، عاکف علی، عامر فرید، عامر سہیل مدنی، عبد الرحمٰن امجد، عبد الحنان، عبد الرحمٰن عطاری (چوہنگ)، عبد السبحان عطاری، عبد الشکور عطّاری، عبد اللہ (گلزار حبیب) عبد اللہ عطاری (سادھوکی) عبد المعز قادری، عبد المنان عطاری، عثمان ارشد، عدیل رمضان، علی احمد عطاری، علی اسحاق، علی اکبر مہروی، علی حسنین، علی حیدر عطاری، علی رضا، عمران رضا، غلام فرید، فاحد علی عطاری، فرحان منیر، فضیل الرحمٰن، فیصل مختار، فیضان علی عطاری، فیضان علی نوری، کاشف علی، کلیم اللہ چشتی عطّاری، مبشر حسین عطاری، محمد احمد رضا عطاری، محمد احمد مبشر، محمد احمد مُحسنی، محمد ارسلان، محمد ارسلان سلیم، محمد اسامہ عطّاری، محمد اسجد نوید، محمد اسماعیل یوسف، محمد اورنگزیب، محمد آصف اللہ رکھا (سادھوکی)، محمد آصف رضا عطاری (گلزار حبیب)، محمد بلال اسلم عطاری، بلال غلام نبی، محمد بلال منظور، محمد تجمل حسین، محمد جمیل عطاری، محمد حامد رضا، محمد حسنین امداد عطاری، محمد حسنین رضا عطّاری، محمد حسیب، محمد شاہد، محمد دانیال، محمد ذیشان رضا قادری (گلزار حبیب)، محمد ذیشان عطاری (ٹاؤن شپ)، محمد رجب رضا، محمد رضا عطاری، محمد رضوان اکرم، محمد ریان انور، محمد ریحان عطاری، محمد زیب سلیم عطاری، محمد زین ذوالفقار، محمد زین

Go To Index

شاہد، محمد سرور عطاری، محمد شبیر رضا، محمد شعبان، محمد شہباز عطاری، محمد شہروز، محمد شہزاد عطاری، محمد شہیر رضا عطاری، محمد صدیق، محمد عامر، محمد عبد اللہ رضوی، محمد عبید رضا عطاری، محمد عثمان سعید، محمد عثمان عطاری (ٹاؤن شپ)، محمد عدیل عطاری، محمد عرفان، محمد عزیز عطاری، عثمان واجد، محمد علی، محمد عمر رضا عطاری، محمد عمران، محمد فیصل رومی عطاری، محمد فیصل فانی، محمد فیضان کاشف، محمد قمر شہزاد عطاری، محمد کامران شہزاد، محمد مبشر رضا قادری، محمد مبشر ساجد عطّاری، محمد مبین، محمد محسن علی، محمد مدثر رضوی عطاری، محمد منیب الرحمٰن عطاری، محمد مومن خان، محمد نعمان بن غلام مصطفٰی، محمد نواز، محمد واصف رضا عطاری، وقاص، مُحمّد یاسر عطاری، محمد مبشر عطاری، محمد سلیمان، مدثر حسین، مدثر علی عطاری، محمد دلبر جانی، نجف عطاری، نعمان احمد (ڈیفنس)، نعمان فیاض (سادھوکی)، نعمان مسعود (گلزار حبیب)، نعیم جمیل، وقار حسین۔ **کراچی:** محمد شفیق قادری عطّاری، حافظ عباد علی، امجد علی جلالی، احسن رضا، احسن نور محمد، احمد رضا، احمد رضا انصاری، احمد مرتضٰی عطاری، اسد علی، انس احمد رضا، حافظ حمزہ قادری، حافظ محمد اویس، احمد رضا بن ندیم، حافظ محمد بلال، حافظ محمد حسان انصاری، حافظ محمد روحان عطاری، حافظ محمد عاطف انصاری، حسین شکیل، احمد رضا بن ذیشان، حماد اسجد، رضوان علی، ریان آصف، زین العابدین (فیضان بغداد)، ساجد علی عطاری، ساہر رضا عطاری، احمد رضا بن شباب خان، سدھیر احمد عطاری، سراج احمد، سفیان طارق، سمیع اللہ عطاری، سید زین العابدین عطاری، سید شاکر، سید شایان علی، سید محمد حذیفہ، سید محمد محارب، شیخ محمد صارم، شیر محمد عطاری، طلحہ حسن، ظہور بیگ رحمانی، عالیان، احمد رضا بن طاہر حسین، عبد الخالق بلوچ عطاری، عبد الرحمٰن، عبد المصور، عبد الصبور، عبد الرؤف، عبد اللہ خان، عبد المقیم، عبد الرحمٰن عطاری، عبید فہیم، علی رضا، عمر شفیق، فداء الرحمٰن عطاری، فراز عزیز، فہد رضا، ماجد علی، محتشم خان، محسن محمد علی عطّاری، محمد ابتسام، محمد اسحاق راجہ عطاری قادری، محمد اکمل، محمد امیم، محمد انیس، محمد حسان یوسف، عبید رضا عطّاری، محمد حسان عطاری، محمد حسن، محمد حسنین صدیقی، محمد حسیب عطاری، محمد حنیف الرحیم، محمد خضر حیات، محمد خضر عطاری، محمد رضا خان عطاری، محمد ریان آصف، محمد زبیر عطاری، محمد زین العابدین عطّاری (فیضان مدینہ)، محمد سعد، محمد سیف اللہ عطاری، محمد حسن بن غلام مجتبٰی، محمد شاف عطاری، محمد صائم قریشی، محمد ضیاء الدین عطاری، محمد طیب، محمد عبد الرحمٰن عطاری، محمد عثمان علی، محمد عدیل، محمد علی عطاری، محمد عمار، محمد عمر فاروق عطّاری، فضیل ساگر، محمد مبلغ عالم، محمد مزمل باروی، محمد مزمل جاوید، محمد مصباح الدین، محمد منیب خان، محمد نعمان، معاذ، ندیم احمد، نصیب اللہ، نصیب اللہ داری، نصیر احمد، نعمت اللہ عطاری، ہارون، ھارون انصاری، یاسر علی۔ **فیصل آباد:** محمد حسان عطّاری، محمد فیضان علی عطّاری۔ **رائیونڈ:** ظہیر احمد، عبد المجید عطاری، محمد فیضان رحیم۔ **متفرق شہر:** محمد بلال عطاری (اٹک)، محمد ارسلان (پاکپتن)، محمد اسلم رضوی عطاری (خاران بلوچستان)، محمد عدنان عطاری (قصور)، فخر ایوب (سرگودھا)، محمد اویس تبسم (سیالکوٹ)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے مارچ 2026ء

مقابلہ نمبر: 70

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

01 خیانت کی قرآنی مذمت

02 اخلاص کی اہمیت حدیث کی روشنی میں

03 مطالعہ حدیث کی ضرورت واہمیت

+923103330935

مقابلہ نمبر: 45

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

01 حضور ﷺ کی فرشتوں سے محبت

02 رات دیر تک جاگنے کے نقصانات

03 مغربی تہذیب کی اندھی تقلید کے نتائج

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 دسمبر 2025ء

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

حیادار بنئے

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیمَانِ یعنی حیا ایمان کا حصہ ہے۔

(بخاری، 1/15، حدیث:9)

لفظ "شُعْبَۃٌ" کا مطلب شاخ یا حصّہ ہے۔ یعنی جس طرح درخت کی کئی شاخیں ہوتی ہیں، اسی طرح ایمان کے بھی مختلف حصّے ہیں اور حَیا ان میں سے ایک اہم حصّہ ہے۔

پیارے بچّو! حَیا کا مطلب یہ ہے کہ انسان بُرے کام کرنے سے شَرم محسوس کرے اور ہمیشہ اچّھے کام کرنے کی کوشش کرے۔ حَیا ہمارے دل میں ایک خاص احساس ہے جو ہمیں اللہ اور لوگوں کے سامنے شرمندہ ہونے سے بچاتا ہے۔

مثلاً اگر کوئی بچّہ جھوٹ بولنا چاہے تو اس کے دل میں یہ احساس آئے کہ اللہ دیکھ رہا ہے اور امّی ابّو کو پتا چلے گا تو وہ بھی ناراض ہوں گے۔ یہی احساس اسے جھوٹ بولنے سے روک دیتا ہے یہی "حَیا" ہے، اسی طرح اگر کوئی بچّہ بڑوں کی بے اَدبی کرنے لگے، کسی کو گالی دینے لگے یا کوئی بُرا کام کرنے لگے تو حَیا کا یہ احساس اسے روک دیتا ہے۔

حَیا ایک بہت خوبصورت اور پاکیزہ صفت ہے جو انسان کو اللہ کا پسندیدہ بندہ بناتی ہے۔ حیادار بچے ہمیشہ اچّھے کام کرتے ہیں، باحیا بچّوں کو سبھی اچھا سمجھتے ہیں، حیا بُرے دوستوں سے بچاتی اور اچّھے دوستوں کے قریب کرتی ہے، حیادار بچے معاشرے میں اَمن و سُکون کا باعث بنتے ہیں، اللہ پاک حیادار بندوں سے محبّت کرتا ہے اور انہیں دنیا و آخِرت میں عزّت عطا فرماتا ہے۔

حَیا کی برکت سے انسان کے اخلاق بہتر ہوتے ہیں اور وہ ایک مثالی کردار بن جاتا ہے جس کی ہر جگہ تعریف ہوتی ہے۔

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زندگی حیا کی بہترین مِثال ہے۔ آپ اتنے حیادار تھے کہ آپ نے کبھی کسی سے بری بات نہیں کہی۔

اچّھے بچّو! آپ بھی حیادار بنیں، ہمیشہ سچ بولیں اور جھوٹ سے بچیں، بڑوں کے سامنے اَدب سے اور آہستہ آواز میں بات کریں، والدین سے ضد نہ کریں، نَماز پڑھنے میں کبھی شرم نہ کریں بلکہ فخر کریں، غلط کام کرتے وقت یاد رکھیں کہ اللہ ہر وقت دیکھ رہا ہے، بُرے الفاظ استعمال نہ کریں۔

حَیا کا مطلب یہ نہیں کہ آپ ڈرپوک اور ہمیشہ شرمیلے بنے رہیں بلکہ حیا ہمیں اچّھائی اور بُرائی کا فرق سکھاتی ہے۔

شروع میں بیان کردہ حدیث میں حیا اپنانے اور حیادار بننے کی ترغیب دی گئی ہے۔

بچّو! جب آپ بھی یہ اچّھی عادتیں اپنائیں گے تو حیادار اور اللہ کے پسندیدہ بندے بن جائیں گے اور دنیا و آخِرت دونوں میں کامیاب ہوں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اَحادیث مبارَکہ پڑھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

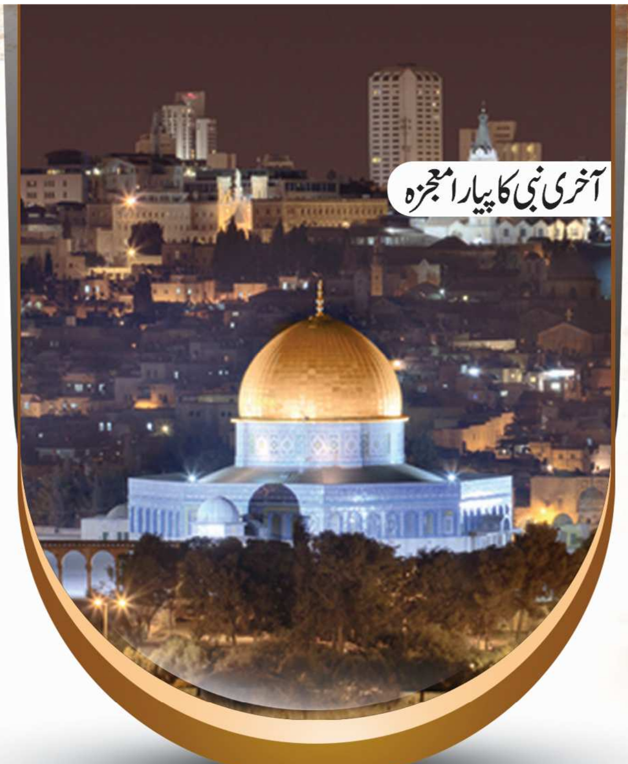

معراج سے واپسی پر قافلوں کی خبر

مولانا سید عمران اختر عطّاری مَدَنی*

مہینوں کا فاصلہ لمحوں میں طے کرنا حُضورِ اکرم کے معجزات میں سے ہے آیئے آج اسی سے تعلّق رکھنے والے معجزے کے بارے میں سنتے ہیں:

جب رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قریش کو سَفَرِ معراج کے بارے میں بتایا تو مُطْعِم بن عدی نے پوچھا کہ کہاں تک کی سیر کی؟ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیتُ المقدّس تک تو اس پر مُطْعِم نے یہ کہہ کر حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزے کو جھٹلا دیا کہ واہ! ہمیں تو مکّہ سے بیتُ المقدُس کے لیے ایک مہینا جانے اور ایک مہینا واپسی کا طویل اور دُشوار سفر کرنا پڑتا ہے اور آپ صرف ایک رات میں وہاں جاکر واپس بھی آ گئے۔

کفّارِ قریش نے کہا: آپ ہمیں ہمارے قافلوں کے بارے میں بتایئے کہ کیا راستے میں وہ قافلے آپ کو ملے تھے؟ غیب بتانے والے آقا، شبِ اسریٰ کے دولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مقامِ روحاء میں میرا گُزر فلاں قبیلے کے قافلے پر ہوا تھا ان لوگوں کا اونٹ (Camel) گم ہو گیا تھا اور وہ اسے تلاش کر رہے تھے، میں ان کے سامان کی طرف آیا تو وہاں کوئی بھی موجود نہ تھا، پانی کا ایک پیالہ وہاں رکھا ہوا تھا، میں نے اسے پی لیا اور پھر اسے ڈھکن سے ڈھک دیا۔ اب وہ قافلہ بدھ کے دن سورج غُروب ہوتے ہوئے یہاں پہنچ جائے گا۔ پھر تم لوگ اس سے دریافت کر لینا کہ جب وہ اپنا گم شدہ اونٹ تلاش کر کے واپَس آئے تھے تو انہوں نے اپنے بھرے ہوئے پیالے کو پانی سے خالی پایا تھا یا نہیں؟ اور یہ بھی پوچھ لینا کہ جب تم اونٹ کی تلاش میں تھے تو کیا تمہیں کسی نے پُکار کر کہا تھا کہ تمہارا اونٹ فلاں جگہ پر ہے، جس پر تم حیران ہو کر کہہ رہے تھے کہ ملکِ شام میں یہ محمد کی آواز کیسے آگئی؟ مگر جب تم نے اس آواز کے مطابق اس مقام پر جاکر دیکھا تھا تو تمہیں اپنا اونٹ مل گیا تھا یا نہیں؟ قریش نے کہا: ہاں! یہ ٹھیک ہے، یہ بڑی نشانی ہے۔

پھر حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ فلاں قبیلے کے قافلے پر بھی میرا گُزر ہوا تھا جن کے دو آدمی ایک ہی اونٹ پر سوار تھے۔ ان کا اونٹ، براق کی تیز رفتاری (Speed) کی وجہ سے بِدک کر بھاگا جس کی وجہ سے وہ دونوں سوار گر گئے اور ان میں سے فلاں شخص کی کلائی ٹوٹ گئی ہے۔ اب بدھ کے دن ٹھیک دوپہر کو وہ قافلہ یہاں پہنچ جائے گا پھر تم ان دونوں سے اس بارے میں پوچھ لینا، کفارِ قریش کہنے لگے: بہت اچّھا، یہ نشانی بھی اچّھی ہے۔

پھر حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ فلاں قبیلے کے قافلے پر مقامِ تَنْعِیم کے پاس میرا گُزر ہوا تھا، اس قافلے میں آگے آگے ایک خاکی رنگ کا اونٹ تھا جس کے اوپر دھاری دار دو بوریاں غلّے کی لدی ہوئی تھیں اور ایک حبشی بھی اُس پر سوار تھا، اسی قافلے میں فلاں شخص کو سردی لگ رہی تھی اور وہ اپنے غلام سے کمبل مانگ رہا تھا۔ یہ قافلہ بہت قریب پہنچ چکا ہے، صبح سورج طلوع ہوتے وقت یہ قافلہ یہاں پہنچ جائے گا۔

چنانچہ طلوعِ آفتاب سے پہلے کچھ لوگ ایک پہاڑی پر آبیٹھے

---

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

اور قافلہ کا انتظار کرنے لگے، کچھ لوگ سورج کے انتظار میں مقرّر کئے گئے تاکہ وہ اس کے نکلنے پر خصوصی نظر رکھیں۔ اچانک ان مقرّر کردہ آدمیوں میں سے ایک نے چیخ کر کہا: لو! وہ دیکھو! سورج نکل آیا۔ اتنے میں کسی نے پُکارا: وہ دیکھو قافلہ بھی آچکا ہے۔ دیکھا تو واقعی قافلے کے آگے آگے خاکی رنگ کا ایک اونٹ تھا جس پر دھاری دار دو بوریاں غلّے کی لدی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد بدھ کی دوپہر کو کفّارِ قُریش کی ایک جماعت پہاڑی پر بیٹھ کر اس قافلے کی آمد کا انتظار کرنے لگی، جس کی آمد کے بارے میں حُضورِ اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بتایا تھا کہ وہ بدھ کے دن دوپہر کو پہنچے گا۔ چنانچہ عین دوپہر کے وقت وہ دوسرا قافلہ بھی پہنچ گیا، اور جس شخص کے گرنے کی خبر دی گئی تھی واقعی اس کی کلائی ٹوٹی ہوئی تھی۔

اس کے بعد کچھ لوگ اُس تیسرے قافلے کی تاک میں بیٹھ گئے، جس کی آمد غُروبِ آفتاب کے وقت بتائی گئی تھی، غُروبِ آفتاب کا وقت قریب ہو گیا اور اس وقت تک قافلہ نہیں پہنچا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دُعا کی تو سورج کو روک دیا گیا، جب قافلہ پہنچا تب سورج غروب ہوا۔ جب قافلے والوں سے حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خبروں کا پوچھا گیا تو انہوں نے تمام باتوں کی تصدیق کر دی جس پر مُشرِکین شَرمِندہ تو ہوئے لیکن ایمان نہ لائے۔ (دیکھئے: تحفۂ معراج النبی، ص506، مقالاتِ کاظمی، 1 / 177 تا 179، خصائصِ کبریٰ، 1 / 369 تا 375، سیرۃ سید الانبیاء، ص131، سبل الھدی والرشاد، 3 / 94)

یاد رہے کہ مُطْعِم بن عَدی کے پوچھنے پر حضورِ اکرم نے سفرِ معراج کا صرف زمینی حصہ ہی بیان فرمایا ورنہ سیر تو آسمانوں بلکہ اس سے بھی اوپر تک کی ہوئی تھی، دورِ نبوی میں مسجد حرام سے مسجدِ اَقصیٰ تک جا کر واپس آنے میں تقریباً دو ماہ لگتے تھے مگر حُضورِ اکرم کا رات کے تھوڑے سے حصّے میں یہ فاصلہ مکمل کر لینا نیز کفّارِ قُریش کے قافلوں کی خبریں اور واپسی کا وقت بیان کرنا اور سورج کا ٹھہرنا حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حیرتناک معجزات ہیں۔ اس معجزاتی واقعے کی روشنی میں ہمیں چند باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں:

قافلوں کی نشانیاں بیان کرنا، وقتِ واپسی کی اطلاع دینا اور زمینی مشاہدات کا اظہار کرنا یہ بات واضح کرتا ہے کہ سفرِ معراج صرف خواب یا کشف نہیں بلکہ بیداری میں پیش آیا ہوا حقیقی اور جسمانی سفر تھا۔

- اللہ پاک کے نبیوں کے معجزات عقل میں نہیں سماتے، لہٰذا مُطْعِم بن عَدی اور دیگر کفار کا اپنی محدود عقل کی وجہ سے معجزے کا انکار کرنا یہ سکھاتا ہے کہ معجزات کو عقل کے تَرازو سے نہیں، ایمان کی نظر سے پرکھنا چاہیے۔
- اللہ پاک کی عطا سے نبیوں کو غیب کا علم ہوتا ہے۔
- اللہ کے نبی کی بتائی ہوئی غیبی خبریں حرف بہ حرف سچ ہوتی ہیں۔
- مخالفین اور دُشمن لوگ اگر ثبوت و دلیل مانگیں تو انکار نہیں کرنا چاہئے خواہ وہ لوگ ثبوت ملنے کے بعد مخالفت سے باز آئیں یا نہ آئیں۔
- بدنصیبوں کی پرانی عادت ہے کہ دلیل تو مانگتے ہیں پر دلیل و ثُبوت ملنے کے بعد حق و سچ کو قبول نہیں کرتے۔
- نیّت درست نہ ہو تو دلیلیں مانگنا بھی فائدہ نہیں دیتا۔
- ایمان کی دولت نصیب ہونا معجزہ دیکھنے پر موقوف نہیں بلکہ اللہ پاک کی طرف سے ہدایت و توفیق پر منحصر ہے۔
- حُضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات قِیامت تک مسلمانوں کا ایمان مضبوط ہونے اور غیر مسلموں کو ہدایت ملنے کا ذریعہ ہیں۔
- دعوتِ دین میں پیش آنے والی آزمائشوں پر گھبرانا یا غصّہ میں آنا درست نہیں، سکون و تحمّل سے کام لینا درست ہے۔
- دین کی دعوت و تبلیغ کی راہ میں اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات و انکار کا سامنا بھی ہوتا ہے لہٰذا اعتراضات برداشت کرنے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔

Go To Index

کلاس روم

سچ نے بچالیا

سچ نے بچالیا

مولانا حیدر علی مدنی*

اُسید رضا، محمد ریان، ثوبان رضا، کلاس مانیٹر معاویہ باری باری سبھی کے نام پکارتے ہوئے ان کی حاضری لگارہے تھے جب کہ سَر بلال اپنی کرسی پر سُر جھکائے کسی سوچ میں گم تھے، حاضری ختم ہوئی تو سبق شروع کرنے سے پہلے سَر بلال بیٹھے بیٹھے ہی بچّوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے: جو جو بچّے کل غیر حاضر تھے کھڑے ہو جائیں، یہ سن کر صرف ایک بچّہ علی کھڑا ہو گیا۔

سر بلال: جی بیٹا آپ کل کیوں نہیں آئے تھے؟

علی پہلے تو سر جُھکائے خاموش کھڑا رہا پھر دوبارہ پوچھنے پر کہنے لگا: سر جی کل ناں وہ میتھ کا ٹیسٹ تھا میں پرسوں تیّاری نہیں کر سکا تھا تو اس لیے نہیں آیا۔

علی کی بات پر ساری کلاس حیرانی سے اسے دیکھنے لگی اور سوچ رہی تھی کہ اب علی کو سارا پیریڈ کھڑا رہنا پڑے گا لیکن سر بلال کی بات نے انہیں مزید حیران کر دیا: دیکھو علی بیٹا! چھٹی سے آپ کا اپنا نقصان ہوتا ہے اور پھر صرف ایک کتاب کا ٹیسٹ تیار نہ ہونے کی وجہ سے آپ اپنی بقایا سبھی کتابوں کے سبق کا نقصان کر بیٹھے ہیں، آپ نے کوئی جھوٹا بہانہ نہیں بنایا بلکہ سچ سچ بتانے کی جُرأت کی اس لیے بٹھا رہا ہوں اسے اپنی سچّائی کا انعام سمجھیں لیکن آئندہ ایسی باتوں پر چھٹّی مت کیجیے گا۔

علی شکریہ اَدا کرتے ہوئے بیٹھ گیا تو معاویہ بولے: لیکن سر! ہر بار سچ بولنے سے انعام تو نہیں ملتا بلکہ کبھی تو سچ بول کر ہم پھنس جاتے ہیں۔

سَر بلال: جی بیٹا بعض اوقات ایسا ہی لگتا ہے کہ ہم جھوٹ بولیں گے تو والدین یا اُستاد کی ڈانٹ ڈپٹ وغیرہ سے بچ جائیں گے جبکہ سچ بولنے پہ سزا ملے گی تو بیٹا ایسی حالت میں بھی سچ ہی بولنا چاہیے کیونکہ جھوٹ سے جو فائدہ ملتا ہے وہ وقتی ہوتا ہے لیکن سچائی ہمیشہ کے لیے ہمیں بچا لیتی ہے، اللہ پاک کے آخِری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: سچائی بھلائی ہے اور بھلائی جنّت کی طرف رہبری کرتی ہے اور جھوٹ بدکاری ہے اور بدکاری آگ کی طرف رہبری کرتی ہے۔ (دیکھیے: بخاری، 4/125، حدیث: 6094)

چلیں آج میں آپ لوگوں کو تارِیخِ اسلام کا ایک سچا واقعہ سناتا ہوں پھر آپ کو میری بات سمجھ آجائے گی کہ سچ کیسے انعام دلاتا بلکہ کبھی کبھی تو ہماری ہی نہیں بلکہ ہمارے پیاروں کی بھی جان بچانے کا سبب بن جاتا ہے، بچو تاریخ میں ایک انتہائی ظالم حاکم گزرا ہے سینکڑوں بے گناہوں کی جان اس نے لی تھی، اسی کے شہر میں ایک حضرت رِبعی بن حراش رحمۃُ اللہِ علیہ نامی بزرگ رہتے تھے جو کہ مولا علی اور حضرت عمر رضی اللہُ عنہما جیسے بڑے بڑے صحابہ کے شاگرد رہے تھے، صحابۂ کرام کی تربیت کی برکت تھی کہ ان بزرگوں نے ساری عمر کبھی جھوٹ نہ بولا تھا، ایک بار کیا ہوا کہ اس ظالم حاکم نے حضرت رِبعی کے دو بیٹوں کو کوئی ذمہ داری دے کر کہیں بھیجا لیکن آپ کے بیٹے ذمہ داری پوری کرنے کے بجائے اپنے گھر جا کر چھپ گئے۔

آپ کو پتا ہے ناں بچو کچھ لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کسی

---

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

Go To Index

ایک کی برائی دوسرے کے سامنے کرتے رہنا ایسوں کو چغل خور کہتے ہیں ان کی عادت ہوتی ہے کہ دوسروں کی چغلی حاکم یا بڑے لوگوں کے سامنے کرتے رہیں تا کہ حاکم کی نظروں میں ہماری عزت بڑھ جائے اور وہ ہمیں اپنا وفادار سمجھے حالانکہ بچو یاد رکھو کسی دوسرے کو چھوٹا دکھا کر ہم بڑے نہیں بن سکتے۔ خیر ایسے ہی ایک چغل خور نے اس حاکم کے سامنے حضرت رِبعی کی چغلی کرتے ہوئے کہنے لگا: ویسے تو رِبعی کی قوم سمجھتی ہے کہ وہ کبھی جھوٹ نہیں بولتا لیکن جناب والا دیکھیے گا آج وہ آپ کے سامنے جھوٹ بولے گا وہ اس لئے کہ آپ نے اس کے دونوں بیٹوں کو کہیں بھیجا تھا لیکن انہوں نے آپ کی نافرمانی کی ہے اور دونوں اپنے گھر میں موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت رِبعی کو بلوایا گیا۔ جب آپ حاکم کے دربار میں آئے تو اس نے دیکھا کہ آپ بہت بوڑھے اور کمزور ہیں، پوچھنے لگا: تمہارے دونوں بیٹوں کا کیا معاملہ ہے؟

بچو حضرت رِبعی کے جواب سننے سے پہلے ایک بار سوچیں کہ اپنے وقت کا طاقتور ظالم شخص ایک بات پوچھ رہا ہے ظالم بھی ایسا کہ جس کی نافرمانی کرنے پر سیدھا سر قلم کر دیا جاتا تھا یعنی آپ علیہ الرَّحمہ کے بیٹوں کی جان خطرے میں تھی، اس سب کے باوجود جب حضرت رِبعی نے لب ہلائے تو فرمایا: وہ دونوں گھر میں ہیں۔

یہ سچ سُن کر اس ظالم حاکم نے آپ کو انعام و اکرام دیا اور سرکاری حکم نامہ order جاری کر دیا کہ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آیا جائے۔ یعنی حضرت رِبعی کے جرأت بھرے سچ کی برکت سے نہ صرف آپ کے بچوں کی جان بچ گئی بلکہ انعام و اکرام بھی ملا۔ (دیکھیے: حلیۃ الاولیاء، 4/409)

تو بچّو! آپ بھی حضرت رِبعی کے طریقے پر عمل کی پکی نیت کریں کہ ہمیشہ سچ بولیں گے اور ہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ چغلی لگانا بہت بری عادت ہے۔

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھیے۔

① معجزات عقل میں نہیں سماتے ② سچائی ہمیشہ کے لیے ہمیں بچا لیتی ہے ③ نماز پڑھنے میں کبھی شرم نہ کریں ④ بچوں کی باتوں کو نظر انداز نہ کریں ⑤ بچّے کھانے پینے کی مختلف چیزیں لے کر آتے ہیں۔

◆ جواب لکھنے کے بعد ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ “ کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجیے یا صاف ستھری تصویر بنا کر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ “ کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجیے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجیے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ “ میں موجود ہیں)

سوال نمبر 1: حضرت یعقوب علیہ السّلام کو اپنے بیٹوں میں سے سب سے زیادہ محبت کس سے تھی؟

سوال نمبر 2: حضرت ضباعہ بنتِ زبیر رضی اللہ عنہا کا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم سے کیا رشتہ ہے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھیے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ “ کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجیے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923103330935 پر واٹس ایپ کیجیے › 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

Go To Index

جواب دیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2025ء کے سلسلہ ”جواب دیجیے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ محمد عیسیٰ (کوٹری، جامشورو)، بنتِ شفقت علی (ساہیوال)، محمد عاقب رضا (لاہور)۔ اِنہیں انعامی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 حضرت یعقوب علیہ السّلام کی پیدائش سرزمین کنعان (فلسطین) میں ہوئی 2 حدیث میں منافق کی 3 نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ✿ بنتِ محمد سلیم (لاہور) ✿ عبد المجید عطاری (واہ کینٹ) ✿ بنتِ اختر عطّاریہ (راولپنڈی) ✿ صدیق عطّاری (کوٹ غلام محمد، میرپورخاص) ✿ بنتِ وسیم عطّاریہ (ساہیوال) ✿ منیب الرحمٰن (صادق آباد) ✿ بنتِ بلال (جڑانوالہ) ✿ بنتِ محمد اقبال (قصور) ✿ محمد عرفان (ڈیرہ غازی خان) ✿ بنتِ مشتاق بٹ (سیالکوٹ) ✿ حافظ محمد عثمان عطّاری (فیصل آباد) ✿ بنتِ محمد منصور (کراچی)۔

جملے تلاش کیجیے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اکتوبر 2025ء کے سلسلہ ”جملے تلاش کیجیے“ میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ سخاوت (خانیوال)، بنتِ صبیح (کراچی)، احمد عطّاری (واہ کینٹ، ٹیکسلا)۔ اِنہیں انعامی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 گھر والوں کو سلام کرو، برکت پاؤ، ص 51 2 بیل کی نصیحت، ص53 3 بیل کی نصیحت ص54 4 بارگاہِ رسالت سے قوتِ حافظہ کی بخشش، ص52 5 حروف ملایئے، ص56۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ✿ بنتِ محمد فاروق (حیدر آباد) ✿ بنتِ مدثر (ملتان) ✿ عبد الاحد (ڈیرہ غازی خان) ✿ محمد حسن (لودھراں) ✿ بنتِ قطب الدین (رحیم یار خان) ✿ حسن مجتبیٰ (کراچی) ✿ بنتِ مصطفیٰ (فیصل آباد) ✿ بنتِ حیدر علی (قصور) ✿ بنتِ سعید (بہاولپور) ✿ حافظ محمد مہتاب (ڈسکہ) ✿ بنتِ محمد اکرم (ڈیرہ غازی خان) ✿ بنتِ امین (قصور)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 دسمبر 2025ء)

نام مع ولدیت: ------------------------ عمر: --- مکمل پتا: --
موبائل / واٹس ایپ نمبر: ------------------------------ (1) مضمون کا نام: ------------------------ صفحہ نمبر: ------
(2) مضمون کا نام: ------------------------ صفحہ نمبر: ------ (3) مضمون کا نام: ------------------------ صفحہ نمبر: ------
(4) مضمون کا نام: ------------------------ صفحہ نمبر: ------ (5) مضمون کا نام: ------------------------ صفحہ نمبر: ------

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان فروری 2026ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَاللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 دسمبر 2025ء)

جواب 1: .... جواب 2: ....
نام: .... ولدیت: .... موبائل / واٹس ایپ نمبر: ....
مکمل پتا: ____

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان فروری 2026ء کے ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَاللہ

Go To Index

حروف ملائیے!

اسکول میں اکثر بچّے کھانے پینے کی مختلف چیزیں لے کر آتے ہیں اور خوشی سے کھاتے ہیں۔ لیکن کچھ بچّے ایسے بھی ہوتے ہیں جو کسی وجہ سے کھانا وغیرہ نہیں لاتے۔ ایسے میں کھانا لانے والے بالغ بچّوں کو چاہیے کہ اپنے کھانے میں ان بچّوں کو بھی شامل کریں جو کھانا نہیں لاتے۔ حدیثِ پاک میں بھی اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنّت میں ایک ایسا بالا خانہ (یعنی عالی شان گھر) ہے کہ جس کا باہر اندر سے اور اندر باہر سے دکھائی دیتا ہے، یہ اس کے لیے ہے جو محتاجوں کو کھانا کھلائے۔ (مسند احمد، 8 / 449، حدیث: 22968) لہٰذا ہمیں اپنے کھانے میں دوسروں کو بھی شامل کرنا چاہیے۔

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”سخی“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 خوشی 2 ترغیب 3 اسکول 4 کھانا 5 ثواب۔

م	ر	ل	ا	ت	ر	غ	ی	ب
ر	ش	س	س	ا	ت	ع	م	ل
ا	س	ک	و	ل	ل	ی	ک	ن
و	س	ی	ر	د	ت	ج	ن	ط
س	ی	ق	س	خ	ی	ل	ر	ک
ح	ث	ا	ک	ی	ش	ک	چ	ھ
ت	ا	ث	و	ا	ب	ع	ت	ا
ا	ک	و	ا	د	ح	س	ا	ن
خ	و	ش	ی	گ	و	د	ر	ا

بچّوں اور بچیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3 / 285، حدیث: 8875) یہاں بچّوں اور بچیوں کے لیے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام

نام	پکارنے کے لیے	معنیٰ	نسبت
محمد	ابو بکر	فضیلت والا	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت
محمد	صدیق	بہت زیادہ سچ بولنے والا	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب
محمد	عتیق	آزاد	حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب

بچیوں کے 3 نام

سارہ	معزز	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ کا بابرکت نام
قُرَّۃُ العَین	آنکھوں کی ٹھنڈک	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
اَقصٰی	بہت دور	حضرت داؤد علیہ السلام کی بنائی ہوئی مقدس مسجد کا نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

Go To Index

ماں باپ کے نام

کیا آپ بچوں کی سنتے ہیں؟

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

بچّے اللہ کی ایک عظیم نعمت ہیں۔ ان کی پَرورِش اور اچھی تربیت والدین کے ذمے ہے۔ بچّوں کی بات سننا اور سمجھداری کے ساتھ جواب دینا بھی تربیت کا حصّہ ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ بچّوں کی باتوں کو نظر اَنداز نہ کریں بلکہ انہیں سُنیں اور اہمیت دیں۔

اکثر گھروں میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ بچّے جب کوئی بات کرتے ہیں تو بڑے انہیں خاموش کروا دیتے ہیں یا ان کی بات کی طرف توجہ نہیں کرتے یا ان کی بات مکمل سُنے سمجھے بغیر ان کی بات کے دوران ہی کوئی نتیجہ اَخذ کرکے اس پر کمنٹ کر دیتے ہیں ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔ اگر ان کی بات کو سنجیدگی سے لیا جائے تو نہ صرف ان کی خود اعتمادی بڑھے گی بلکہ وہ خود کو گھر کا اہم فرد سمجھیں گے۔

اس مضمون میں بچّوں کی بات سننے اور نہ سننے کے تعلق سے چند اہم پہلوؤں کی طرف توجہ دلائی جارہی ہے ان کو پڑھیے اور عمل کرنے کی نیت کیجیے۔

بچّے کے سوالوں کا جواب دیجیے

جب بچّہ ماں باپ سے کوئی سوال کرتا ہے تو یہ دراصل اُس کی طرف سے سمجھنے اور سیکھنے کی فطری خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں والدین کو چاہیے کہ وہ جھنجھلاہٹ یا غصّے کا مظاہرہ کرنے کے بجائے پیار اور نرمی سے اس کے سوال کا صحیح اور مناسب جواب دیں۔ اگر والدین بچّے کے سوال کو سنجیدگی سے لیں اور سمجھانے کے انداز میں جواب دیں ایک تو اس کی معلومات میں اضافہ ہوگا اور دوسرا اس میں خود اعتمادی پیدا ہوگی۔ اس کے علاوہ والدین اور اولاد کے درمیان محبّت اور قربت بھی مضبوط ہوگی۔

بچّے کی تکلیف کو نظر انداز مت کیجیے

جب بچہ کسی تکلیف کا ذکر کرے تو والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسے ہرگز نظر انداز نہ کریں۔ اگر بچہ جسمانی درد یا کسی بیماری کی شکایت کرے تو فوراً توجہ دیں، اس کی بات پوری سنیں اور مناسب علاج کا انتظام کریں۔ اسی طرح اگر وہ بتائے کہ کسی نے اسے باہر، مثلاً اسکول یا محلّے میں تنگ کیا ہے یا نقصان پہنچایا ہے تو اس بات کو بھی سنجیدہ لیں اور مناسب اقدام کریں۔ بچے کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس کے والدین پریشان کُن وقت میں اس کے ساتھ ہیں بلکہ اس کے محافظ ہیں اور اس کی بات کو اہمیت دیتے ہیں۔ جب والدین اس کی تکلیف کو سمجھ کر اس کا حل نکالتے ہیں تو بچے کے دل میں اعتماد پیدا ہوتا ہے، وہ خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے اور آئندہ بھی سچائی کے ساتھ اپنی بات کو بیان کرنے کا حوصلہ پاتا ہے۔

---

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

بچّے کی خواہش کو مکمل نظر انداز نہ کیجیے

جب بچہ کسی چیز کی خواہش کرے تو والدین کو چاہیے کہ وہ اس خواہش کو نظر انداز کرنے کے بجائے پہلے غور کریں کہ آیا وہ خواہش جائز ہے یا نہیں۔ اگر وہ خواہش اس کے حق میں نقصان دہ نہ ہو یا کم از کم غلط یا فضول نہ ہو اور والدین کی استطاعت میں ہو تو اسے ضرور پورا کر دینا چاہیے۔ جائز خواہش پوری کرنے سے بچے کے دل میں خوشی پیدا ہوتی ہے، وہ اپنے والدین سے مَحبّت محسوس کرتا ہے اور دوسرے بچّوں کی وجہ سے احساسِ کمتری میں مبتلا ہونے، چیزوں کے لیے کُڑھنے اور ترسنے کے امکانات کم ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر بِلا وجہ ہر خواہش کو رد کر دیا جائے تو بچہ دل برداشتہ اور ضِدّی و باغی ہو سکتا ہے۔ اس لیے سمجھداری یہ ہے کہ والدین بچے کی خواہشات کا جائزہ لے کر انہیں اپنی طاقت اور حالات کے مطابق پورا کریں۔

بچّے کی ہر خواہش پوری نہ کریں

بچے کی ہر بات سنیں ضرور! لیکن ہر بات پر عمل نہ کریں۔ اس کی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری نہ کریں، کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کی عادت بگڑ سکتی ہے۔ اگر بچہ یہ دیکھے کہ اسے ہر بات پر ہاں ملتی ہے تو وہ ضدی اور غیر ذمہ دار بن سکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ والدین بچے کو سمجھائیں کہ ہر خواہش پوری نہیں ہوتی، وقت اور حالات بعض چیزوں کی اجازت نہیں دیتے۔ اس سے بچے کو صبر، شکر اور ضبطِ نفس سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ جب والدین اعتدال کے ساتھ جائز خواہشات پوری کریں اور غیر ضروری و بے جواز خواہشات سے نرمی سے منع کریں تو بچے کے اندر صحیح اور غلط کی تمیز پیدا ہوتی ہے۔

بچّوں کی بات نہ سننے کے نقصانات

اعتماد کی کمی اور احساسِ کمتری والدین اگر بچّوں کو نظر انداز کریں گے یا بات کرتے وقت ان کو خاموش کروادیں گے تو آئندہ وہ کُھل کر بات نہیں کر پائیں گے۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان کی صلاحیتیں اور ذہانت ضائع ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر بچے بار بار بات کریں اور بڑے انہیں سنجیدگی سے نہ لیں تو ان کے دل میں یہ احساس بیٹھ جاتا ہے کہ ان کی کوئی اہمیت نہیں۔ اس سے ان کا اعتماد کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بچے سوچنے لگتے ہیں کہ وہ غیر اَہم ہیں یا ان کی رائے کی کوئی وُقعت نہیں۔ یہ احساس آگے چل کر ان کی شخصیت کو دبا دیتا ہے۔

رشتہ کمزور ہونا جب بچّوں کو لگے کہ والدین یا بڑے ان کی بات نہیں سنتے تو وہ ان سے دل کی باتیں چھپانے لگتے ہیں یا گھر کے باہر دیگر لوگوں سے اپنے دل کی بات کہتے ہیں جس سے والدین اور بچوں کے درمیان تعلق میں کمزوری آجاتی ہے اور اس طرح کا ماحول اکثر ماں باپ اور بچے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

ذہنی دباؤ اگر والدین بچّوں کی بات سننے میں دلچسپی نہ لیں تو بچوں کے دل میں بہت سی باتیں دَب جاتی ہیں جس سے وہ بے سکونی اور ذہنی دباؤ محسوس کرتے ہیں جو کہ ان کی تعلیم و تربیت پر بُرا اثر ڈالتا ہے۔

صلاحیتوں کا زِیاں بعض اوقات بچوں کی باتوں میں نئے نئے آئیڈیاز ہوتے ہیں۔ اگر انہیں سنجیدگی سے نہ سنا جائے تو ان کی تخلیقی صلاحیتیں اور نئے آئیڈیاز ضائع ہو جاتے ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ بچوں کی بات نہ سننے یا سنجیدہ نہ لینے سے ان کی شخصیت، تعلیم اور مستقبل سب متاثر ہوتے ہیں۔ کامیاب والدین وہ ہیں جو بچوں کی بات کو توجہ سے سنتے ہیں، اچھی باتوں پر حوصلہ افزائی کرتے ہیں اور غلط باتوں پر انہیں پیار اور سمجھداری کے ساتھ درست راستہ دکھاتے ہیں۔ یہی اصل تربیت ہے۔

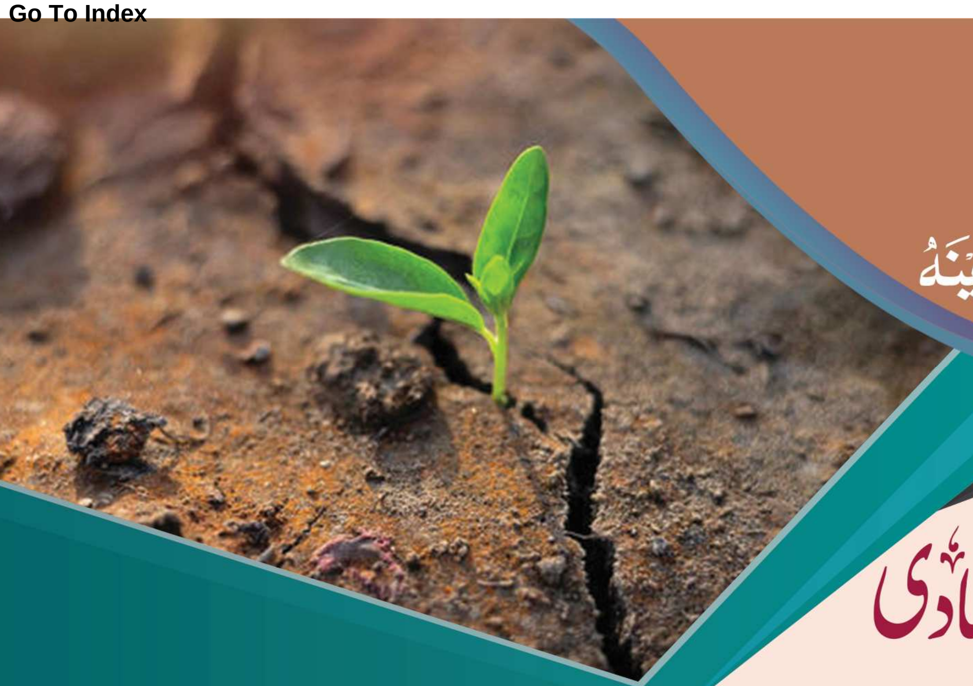

بیٹیوں کی تربیت

بیٹیوں میں خوداعتمادی کیسے پیدا کریں؟

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

خود اعتمادی (Self-confidence) ایک ایسی ذہنی کیفیّت اور اخلاقی وَصف ہے جس میں انسان کو اپنی ذات، صلاحیتوں، اور فیصلوں پر یقین اور بھروسہ ہوتا ہے۔ یہ وصف نہ صرف پسندیدہ ہے بلکہ کامیاب زندگی گُزارنے کے لیے ضَروری بھی ہے۔ خود اعتمادی کا مطلب ہے: ”اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا، ان پر بھروسہ اور اللہ پر توکّل کے ساتھ عمل کرنا“۔ ہم اپنے بارے میں کیا سوچتے اور محسوس کرتے ہیں یہ سوچ اور احساس ہی ایک انسان کو اپنی ذات پر اعتماد دیتے ہیں یا احساس کمتری میں مبتلا کرتے ہیں۔ خود اعتمادی پر باتیں تو بہت ہوتی ہیں لیکن عموماً اس کے مطلب اور مفہوم کو نظر انداز کر کے خصوصاً بچّوں کے تناظر (Perspective) میں اس پر بہت کم گفتگو ہوتی ہے۔ بچے جیسے جیسے بڑے ہوتے ہیں وہ دوسروں کے الفاظ اور رویوں سے اپنے بارے میں رائے بنانا شروع کر دیتے ہیں، اَہم بات یہ ہے کہ والدین کے الفاظ اور رویّے بچّوں کی رائے بنانے میں سب سے زیادہ مؤثّر ہوتے ہیں۔ یہ والدین پر منحصر ہے کہ اپنے بچے کو خود اعتمادی جیسی اَہم صفت پیدا کرنے میں کیسے مدد کرتے ہیں یا انہیں احساسِ کمتری میں مبتلا شخصیت بنانے کا کام کرتے ہیں۔ خود اعتمادی بچّوں کے رویّے، ان کی ذاتی توانائی اور ہم عمر بچّوں کے پریشر کا سامنا کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ان کے سیکھنے، نئ اور اصل چیزیں پیدا کرنے کی صلاحیّت اور جسمانی نشوونما کے لیے بھی اہم ہے۔ آج کے مادی اور ظاہری چمک دمک والے دَور میں بچّوں، بالخصوص بیٹیوں کو اپنی اصل قدر و قیمت کا شُعور دینا ضَروری ہے۔ اسلامی تعلیمات اور جدید نفسیاتی اصولوں کو ملا کر ہم ایک ایسا ماحول بنا سکتے ہیں جہاں بیٹیاں نہ صرف خود کو باوقار سمجھیں بلکہ اعتماد کے ساتھ دنیا کا سامنا بھی کریں۔ ❁ بیٹی کو یہ احساس دلائیں کہ وہ اللہ کی عزّت یافتہ مخلوق ہے۔ ❁ نَماز، دُعا اور ذِکْر سے دل کو سُکون ملتا ہے، جو اندرونی اعتماد کو مضبوط کرتا ہے۔ ہر وَقْت باوُضو رہنے کی عادت سے جہاں دیگر بے شمار فوائد وبَرکات حاصل ہوتے ہیں وہیں اِحساسِ کمتری سے بھی نجات ملتی ہے۔ (حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ ص96) ❁ بچوں کو یہ سکھائیں کہ کامیابی صرف پیسے یا شہرت کا نام نہیں، بلکہ علم، اخلاق اور خدمتِ خلق بھی کامیابی ہے۔ ❁ بیٹیوں کو ایسی خواتین کی مثالیں دیں جنہوں نے حُصولِ علمِ دین، اور خدمت دین کے ذریعے مقام حاصل کیا۔ جیسے حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن و دیگر صحابیات و ولیات یا موجودہ

---

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

Go To Index

دور کی باوقار مسلمان خواتین۔ ◉ گھر میں ایسا مثبت ماحول بنائیں جہاں بیٹی کی بات کو اہمیّت دی جائے، وہ کسی خوف کے بغیر اپنی بات کُھل کر کر سکے، چاہے اپنی پریشانی ہو یا کوئی بھی مسئلہ ہو وہ بااعتماد انداز سے آپ سے شئیر کرے۔ عموماً اس چیز میں کمی دیکھی گئی ہے اور بچیوں کو گھر سے باہر کوئی پریشان یا ہراساں کر رہا ہوتا ہے تو بچیاں اپنے اعتماد کی کمی یا گھر والوں کے منفی ردِ عمل سے گھبرا کر کچھ نہیں بتاتیں اور مسئلہ اُلجھتا ہوا اس بچی کی زندَگی تباہی کے دہانے لے جاتا ہے۔ ◉ ان کے ساتھ حقیقی دلچسپی کا اظہار کریں، مثلاً گھر کے مختلف مسائل میں رائے پوچھیں، ان کی رائے کا احترام کریں، ان کے نظریے سے سوچ کر دیکھیے اگر اس رائے میں کوئی خرابی ہو تو اس سے بھی انہیں آگاہ کریں تاکہ انہیں اندازہ ہو سکے ان کی رائے کیسے درست ہو سکتی ہے کہاں کیا غَلَطی ہو رہی ہے۔ اختلافِ رائے ضرور ہو مخالفت نہ ہو، ان پر اپنا حکم تھوپنے کے بجائے انہیں دو یا زائد آپشن دیں۔ ◉ بچوں کو اپنی مثبت خاندانی روایات (جو شریعت سے نہ ٹکراتی ہوں) سے جوڑیں تاکہ وہ اپنی ذات کو مضبوط اور قابلِ فخر سمجھ سکیں، یاد رکھیں کہ بچّوں کی انفرادیت کو تسلیم کرنا اور انہیں احترام دینا، انہیں دوسروں کی ترجیحات کا احترام کرنا بھی سکھائے گا۔ ◉ بیٹی کو دوسروں سے موازنہ کرنے سے روکیں اور خود بھی ان کا کسی سے موازنہ نہ کریں کہ ایسے اُن میں خود اعتمادی ختم اور کمتری اور حسد جیسی خرابیاں زیادہ پیدا ہونے لگتی ہیں۔ انہیں سکھائیں کہ ہر انسان منفرد ہے اور اِن کی خوبیوں کا انداز الگ ہے۔ ◉ ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی کریں: ان کی چھوٹی بڑی کامیابیوں پر خوشی منائیں اور ان کی خوبیوں کو پہچان کر ان کی تعریف کریں۔ ◉ سوشل میڈیا کے اثرات سے بچانے کے لیے تربیت دیں کہ آن لائن دنیا اکثر مصنوعی ہوتی ہے۔ ◉ بیٹی کو یہ سکھائیں کہ غلطی کرنا کمزوری نہیں، بلکہ سیکھنے کا موقع ہے۔ ◉ اپنی زندَگی کی چھوٹی ناکامیوں کو اس کے ساتھ شیئر کریں تاکہ وہ جان سکے کہ ہر انسان سیکھتا ہے۔ ◉ انہیں تعلیم اور مختلف ہنر سکھائیں، آرٹ، ڈیزائن، کوکنگ یا تحریر جہاں وہ اپنی صلاحیتوں کا اظہار کر سکے، تاکہ وہ خود کو مضبوط اور قابل محسوس کریں۔ ◉ تعریفی جملے روزمرہ گفتگو میں شامل کریں: ”آپ سمجھدار ہیں“، ”اللہ نے آپ کو خاص بنایا ہے“۔ ◉ انہیں اپنے کام خود کرنے کی ترغیب دیں، صحّت کا خیال رکھنا سکھائیں، تاکہ وہ خود کو قدر کی نگاہ سے دیکھ سکیں۔ ◉ بچّوں سے محبّت کا اظہار کریں چاہے لفظوں کی لڑی کی صورت میں ہو یا سر تھپ تھپانے سے، یہ بچّوں میں خود اعتمادی کے لیے بے حَد ضَروری ہے۔

خود اعتمادی کی علامات ◉ انسان فیصلہ لینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا ◉ ناکامی سے گھبراتا نہیں بلکہ اسے سیکھنے کا موقع سمجھتا ہے۔ ◉ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے اپنی کوشش جاری رکھتا ہے۔ ترجمۂ کنز العرفان: ”پھر جب کسی بات کا پختہ ارادہ کر لو تو اللہ پر بھروسہ کرو۔“ (پ4، اٰلِ عمرٰن: 159)

یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ خود اعتمادی اور تکبر بظاہر ایک جیسے لگ سکتے ہیں، مگر ان کے درمیان نیّت، رویّے، اور اَثرات کے اعتبار سے گہرا فرق ہے۔ اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ اور اللہ پر توکل ”خود اعتمادی“۔ خود کو دوسروں سے بہتر سمجھنا ”تکبر“۔ مثبت، اصلاحی اور تعمیری نیت ”خود اعتمادی“۔ منفی، خود پسندانہ اور تحقیر آمیز نیت ”تکبر“۔ خود اعتمادی کا نتیجہ: عزّت، کامیابی اور لوگوں کا اعتماد۔ تکبر کا نتیجہ: ذلت، نفرت، اور اللہ کا غضب۔

عملی فرق کیسے پہچانیں؟ اگر اپنی کامیابی پر شکر ادا کرتے ہیں اور دوسروں کی عزت کرتے ہیں، تو یہ خود اعتمادی ہے۔ اگر دوسروں کو حقیر سمجھتے ہیں اور اپنی بڑائی جتاتے ہیں، تو یہ تکبر ہے۔

اللہ پاک ہم سب کو خود اعتمادی کی نعمت عطا کرے اور تکبّر سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی محمد قاسم عطّاری*

1 سجدہ میں عورت بوجہِ عذر پیٹ رانوں سے نہ لگائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک ایسی خاتون کہ جو اُمید سے ہے، اُسے سجدہ کرتے ہوئے اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ لگانے میں تکلیف اور آزمائش کا سامنا ہے۔ عام حالت میں تو ممکن تھا، مگر اب حمل کا ساتواں ماہ ہے، جس کے سبب معمول کے مطابق سجدہ کرنا مشکل ہے۔ کیا وہ پیٹ کو رانوں کے ساتھ مس کیے بغیر کچھ اونچی رہ کر، یعنی پیٹ کو کچھ اوپر رکھ کر سجدہ کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر عورت کو اُمید سے ہونے یا کسی بھی دوسرے عذر کے سبب پیٹ کو رانوں کے ساتھ لگانا دشوار اور تکلیف دَہ ہو تو پیٹ کو رانوں سے جدا رکھ کر سجدہ کر سکتی ہے۔ اِس میں شرعاً کوئی حرج نہیں، کیونکہ عورت کے حق میں سمٹ کر رانوں کو پیٹ سے لگاتے ہوئے سجدہ کرنا سجدے کی سنتوں میں سے ہے۔ فقہاءِ دین نے عورت کی کیفیتِ سجدہ بیان کرتے ہوئے "ینبغی للمرأۃ" اور "السنۃ فی حقھا" کے جملے استعمال کیے ہیں، جو اِس طریقے کے "سنتِ سجدہ" ہونے کی دلیل ہے، لہٰذا عذر کے سبب اِس انداز کو چھوڑنے کی بھی اجازت ہے، بلکہ جب اس کے بغیر ممکن نہیں تو ایسا کرنا ضروری ہو گا، نیز ہمارا دینِ اسلام مرد و عورت کو اُن کی طاقت و حالت کے مطابق ہی مکلف بناتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔ (سورۃ البقرۃ، پارہ 3، آیت 286)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا دورانِ نفاس ادا کئی گئی نماز و نفلی روزہ کی قضا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کو پہلے بچہ کی ولادت کے بعد چند دن خون آکر رُک گیا۔ چند دن انتظار کرنے کے بعد، یہ سمجھ کر کہ اب دوبارہ خون نہیں آئے گا، اُس عورت نے غسل کر کے نمازیں پڑھنا شروع کر دیں، چونکہ محرم کا مہینہ تھا اس لئے نفلی روزے بھی رکھنا شروع کر دیے، لیکن چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے، مثلاً اکتیسویں دن دوبارہ خون آگیا اور چند دن آکر چالیس دن کے اندر مکمل طور پر رُک گیا۔ اب سوال یہ ہے کہ مذکورہ عورت نے اُس وقفہ کے دوران جو نمازیں پڑھیں اور نفلی روزے رکھے، تو کیا وہ شرعاً درست تھے یا اُن کی قضا لازم ہے؟ نیز روزے کی حالت میں جو دوبارہ خون آیا، تو کیا وہ روزہ ٹوٹ گیا؟ اور اگر ٹوٹ گیا، تو کیا اُس کی قضا لازم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں مذکورہ عورت کی نمازیں اور روزے نہیں ہوئے اور نہ ہی اُس پر ان کی قضا لازم ہے، یونہی ایامِ نفاس میں جس نفلی روزے کے دوران نفاس کا خون آیا، اُس کی بھی قضا لازم نہیں ہے کہ وہ روزہ شروع ہی نہیں ہوا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ بچہ کی ولادت کے بعد چالیس دن مکمل ہونے سے پہلے خون رُک جائے اور کچھ دن کے وقفہ کے بعد چالیس دن کے اندر (مثلاً اکتیسویں دن) دوبارہ خون آجائے، تو شرعی طور پر بچہ کی پیدائش سے لے کر آخری خون کے بند ہونے تک کا پورا عرصہ نفاس شمار ہو گا، خواہ درمیان کے کچھ دنوں میں خون نہ آیا ہو، اس دوران عورت نے جو نمازیں ادا کیں یا روزے رکھے، تو وہ نہ ہوئے کہ یہ عبادات حالتِ نفاس میں ادا کی گئیں، جبکہ نفاس نماز و روزہ دونوں سے مانع ہے، لہٰذا پاک ہونے کے بعد بھی ان کی قضا لازم نہیں، البتہ اگر فرض، واجب روزے ہوتے، تو شرعاً لازم ہونے کی وجہ سے ان کی قضا لازم ہوتی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

اے دعوتِ اسلامی تِری دُھوم مچی ہے

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسینن علاؤالدین عطّاری مَدَنی*

کنزُ المدارس بورڈ کے تحت سالانہ "Award Ceremony 2025" کا انعقاد

1500 ویں جشنِ ولادتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے موقع پر کنزُالمدارس بورڈ (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام 09 ستمبر 2025ء کو جناح کنونشن سینٹر اسلام آباد میں "Annual Award Ceremony" منعقد ہوا۔ پروگرام میں سیّد یوسف رضا گیلانی (چیئرمین سینٹ و سابق وزیر اعظم)، شیخ شکر اللہ عمروف (پرنسپل مرکز الامام البخاری ریسرچ سینٹر شعبہ رابطہ اُمور خارجیہ)، عبد الحی بن علی مردان (ریسرچر)، سردار محمد یوسف (وزیر مذہبی امور)، ڈاکٹر ظہیر حمد اللہ زید (فلسطینی سفیر)، کنز المدارس بورڈ، دارُ المدینہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، دارُ المدینہ انٹرنیشنل اسلامک اسکول، جامعۃُ المدینہ، مدرسۃُ المدینہ کے ممبران، مختلف یونیورسٹیز و کالجز کے پرنسپل و پروفیسرز، اراکینِ شوریٰ، جامعاتِ اہلسنّت کے علمائے کِرام، اسٹوڈنٹس اور کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ تقریب کی ابتدا میں رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے پروگرام منعقد کرنے کا مقصد، کنزُ المدارس بورڈ کے تحت قائم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹس کا تعارف اور مولودُ النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حوالے سے مدلّل گفتگو کی، اس کے علاوہ رکنِ شوریٰ نے اسٹوڈنٹس کی اہمیّت کو بیان کیا۔ مختصر تعارف کے بعد تلاوتِ قراٰن اور بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ہدیۂ نعت کا نذرانہ پیش کرنے سے عظیمُ الشان پروگرام کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ ایوارڈ سریمنی میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی کا خصوصی خطاب ہوا۔ بیان میں نگرانِ شوریٰ نے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی کمال فراست، آپ کے بہترین فیصلے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اخلاق پر گفتگو کرتے ہوئے شُرکا کو کالج و یونیورسٹی میں سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھنے / پڑھانے کا ذہن دیا کیونکہ آج جو اسٹوڈنٹس ہے آگے جاکر اُس نے کسی نہ کسی فیلڈ کو جوائن کرنا ہے جب تک ہم سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مطالعہ نہیں کریں گے اس وقت تک ہم خود کو دُرست راستے کی طرف لاہی نہیں سکتے۔ بیان کے بعد کنزُالمدارس بورڈ اور اس کے تعلیمی نظام، مرکزُ الاقتصاد الاسلامی، اسلامک ریسرچ سینٹر (المدینۃ العلمیۃ) اور فیضان آن لائن اکیڈمی کی بذریعہ ویڈیو پریزنٹیشن بھی دکھائی گئی۔ تمام مراحل کے بعد کنزُ المدارس بورڈ کے تحت 2022ء تا 2025ء تک مختلف سطح پر ہونے والے امتحانات میں حصّہ لے کر نمایاں پوزیشن لینے والے اسٹوڈنٹس، اکیڈمک ایجوکیشن بورڈ کے پوزیشن ہولڈرز، کنزُ المدارس بورڈ میں عمدہ کارکردگی کے حامل ممبران اور مختصر دنوں میں حفظِ قراٰن مکمل کرنے والے طَلَبہ میں Appreciation letter اور ایوارڈ تقسیم کئے گئے۔

FGRF کا خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں فلاحی اقدام متاثّرین میں پکے ہوئے کھانے اور خشک راشن کی تقسیم کاری

14 اور 15 اگست 2025ء کو ہونے والی تیز بارش اور بادل پھٹنے (Cloudburst) کے سبب خیبر پختونخواہ کے مختلف اضلاع بالخصوص ضلع بونیر، اس کے علاوہ مختلف اوقات میں سیلاب کی وجہ سے پنجاب میں کئی دیہات، گاؤں اور رہائشی علاقے زیرِ آب آگئے۔ کھیت اُجڑ گئے، مکانات ڈوب گئے، مساجِد، دُکانیں اور اسکول وغیرہ پانی میں بہہ گئے۔ اس آفت کے باعث لاکھوں افراد بے یارومددگار متاثّرہ مقام پر اللہ پاک کے بھروسے فلاحی تنظیموں کا انتظار کرنے لگے۔ مصیبت کی اس گھڑی میں مختلف سرکاری و غیر سرکاری فلاحی تنظیموں کے ساتھ

---

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوت اسلامی کے شب وروز، کراچی

ساتھ شعبہ FGRF کی ٹیم بھی متأثّرہ مقام پر پہنچی اور امدادی کاموں کا آغاز کردیا۔ سب سے پہلے انہیں کشتیوں کے ذریعے ریسکیو کرکے محفوظ مقام پر منتقل کیا گیا اور ان کے لیے خیمہ بستی قائم کرکے متأثّرین کے لیے رہائش کا عارضی انتظام کیا گیا۔ عارضی پناہ گاہوں میں متأثّرین میں پکے ہوئے کھانے، خشک راشن، نقد رقم اور دیگر ضَروری سامان تقسیم کئے جارہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ اس کے علاوہ ان کی صحّت کی دیکھ بھال کے لیے میڈیکل کیمپ بھی قائم ہیں جہاں مریضوں کو چیک اپ کرنے کے بعد فری ادویات بھی فراہم کی جارہی ہیں۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ متأثّرین کے جانوروں کا بھی خیال رکھا جارہا ہے ، اسی سلسلے میں جانوروں کو Vaccination اور ضَروری طبّی سہولتیں دی جارہی ہیں۔ سیلاب متأثّرین سے ہمدردی کرنے اور انہیں دلاسا دینے کے لیے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی نے بھی پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور متأثّرین سے ملاقات کرتے ہوئے ان کی دادرسی کی۔

دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کی جھلکیاں

❁ 1500ویں جشنِ میلادُ النّبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشی میں ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ (دعوتِ اسلامی) کے زیرِ اہتمام ڈھاکہ یونیورسٹی، بنگلہ دیش میں ”میلاد اجتماع“ کا انعقاد کیا گیا جس میں یونیورسٹی کے لیکچرار، اسٹوڈنٹس اور ذمّہ داران سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت سے آغاز ہونے والے اس ”میلاد اجتماع“ میں رکنِ شوریٰ عبد المبین عطاری نے سنّتوں بھرا بیان کرتے ہوئے حاضرین کو میلاد شریف کے واقعات بتائے اور انہیں بھی سیرتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی۔ ❁ سینئر صحافی اور معروف اینکر پرسن مبشر لقمان نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کا دورہ کیا۔ اس موقع پر ان کی ملاقات نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّظِلُّہُ العالی سے ہوئی۔ ملاقات میں ڈائریکٹر پبلک ریلیشن اور نگران مجلس میڈیا ڈیپارٹمنٹ بھی شریک تھے۔ دورانِ ملاقات دعوتِ اسلامی کی دینی، تعلیمی و فلاحی کاموں پر گفتگو ہوئی۔ نگرانِ شوریٰ نے مبشر لقمان کو مدنی چینل کے ڈیپارٹ کا وزٹ کرواتے ہوئے انہیں اردو، انگلش اور بنگلہ زبان میں نشر ہونے والے پروگرام سے آگاہ کیا۔ مبشر لقمان نے مدنی چینل کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ یہ دینی خدمات معاشرے کے لئے ایک روشن مثال ہیں۔ وزٹ کے دوران مبشر لقمان کی نگرانِ مجلس مدنی چینل سے بھی ملاقات ہوئی جس میں مختلف اُمور پر تبادلۂ خیال ہوا۔ ❁ مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ کے اسلامی بھائیوں کے لیے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ایک اَہَم نشست کا انعقاد کیا گیا جس میں رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطاری نے خُصوصی بیان کیا۔ اس نشست کا مقصد مارکیٹنگ کے شعبے میں کام کرنے والے اسلامی بھائیوں کی تربیَت و راہنمائی کرنا تھا تاکہ وہ دینِ اسلام کی خدمت کے ساتھ ساتھ اِدارے کی ترقّی میں بھی مؤثّر کردار اَدا کرسکیں۔ رکنِ شوریٰ حاجی فضیل رضا عطاری نے اپنے بیان میں خدمتِ دین کے اَہَم اُصولوں پر روشنی ڈالتے ہوئے شُرکا کو اپنی ذمّہ داریوں کو اَحسن طریقے سے اَدا کرنے کی ترغیب دلائی۔ اس موقع پر شُرکا نے سوالات بھی کئے جس پر رکنِ شوریٰ نے ڈیپارٹمنٹ کی بہتری کے لیے مفید مشورے دیئے۔ ❁ چیمبر آف کامرس انڈسٹری میں شعبہ رابطہ برائے تاجران کے تحت محفلِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر چیمبر آف کامرس حاجی زاہد، نائب صدر شیخ سعید زمان، صدر تاجر ایسوسی ایشن حاجی ملک اقبال اور دیگر شخصیات نے شرکت کی۔ رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطاری نے ”مقصدِ میلاد“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور تاجران کو ملاوٹ سے پاک مال بیچنے، دھوکا دہی سے بچنے اور اللہ پاک پر توکل کرنے کا ذہن دیا۔ ❁ FGRF کے تحت سندھ کے شہر سانگھڑ کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور لاہور میں پرائیویٹ ہسپتال اور سٹی پریس کلب کے تعاون سے تھیلیسیمیا اور دیگر مریضوں کے لیے بلڈ کیمپس لگایا گیا جن میں عاشقانِ رسول نے خون کے عطیّات دیئے۔ ❁ افریقی ملک تنزانیہ کے سٹی دارُ السلام میں اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری اور حاجی امین قافلہ عطاری کی پاکستان ہائی کمیشن میں کمشنر سراج احمد خان اور دیگر عہدیداران سے ملاقات ہوئی اور مختلف اُمور پر گفتگو کا سلسلہ ہوا۔ اس موقع پر اراکینِ شوریٰ نے عہدیداران کو دعوتِ اسلامی کی عالمی سطح پر ہونے والے دینی و فلاحی کاموں سے آگاہ کیا۔

Go To Index

جُمادَی الاُخریٰ اور رجبُ المرجب کے چند اہم واقعات

تاریخ/ماہ/سِن	نام/واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
1 جُمادَی الاُخریٰ 1102ھ	یومِ وِصال سلطانُ العارفین حضرت سخی سلطان باہو سروری قادری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ اور "فیضانِ سلطان باہو"
5 جُمادَی الاُخریٰ 672ھ	یومِ عرس مولانا جلالُ الدین محمد بن محمد رومی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1439ھ
9 جُمادَی الاُخریٰ 544ھ	یومِ وصال حضرت امام قاضی عیاض مالکی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ
14 جُمادَی الاُخریٰ 189ھ	یومِ وصال شاگردِ امامِ اعظم، امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1440ھ
14 جُمادَی الاُخریٰ 505ھ	یومِ عرس حجۃُ الاسلام امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1439ھ اور "فیضانِ امام غزالی"
19 جُمادَی الاُخریٰ 1382ھ	یومِ وِصال خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مولانا محمد ظفرالدین رضوی بہاری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ
22 جُمادَی الاُخریٰ 13ھ	یومِ عرس مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438 تا 1445ھ اور "فیضانِ صدیقِ اکبر"
24 جُمادَی الاُخریٰ 1375ھ	یومِ وِصال تاجُ العلماء، حضرت سیّد شاہ اولادِ رسول محمد میاں مارہروی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ
26 جُمادَی الاُخریٰ 410ھ	یومِ وِصال حضرت شیخ ابوالفضل عبد الواحد تمیمی حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ
جُمادَی الاُخریٰ 36ھ	شہادتِ مبارکہ حضرت طلحہ بن عُبَیدُ اللہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہُ عنہما	المدینۃُ العلمیہ کے 2 رِسالے (1) "حضرت طلحہ بن عُبَیدُ اللہ" (2) "حضرت زُبیر بن عَوّام"
5 رجب 183ھ	یومِ وِصال حضرت امام موسیٰ کاظم رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438ھ اور "فیضانِ امام موسیٰ کاظم"
6 رجب 633ھ	یومِ عرس حضرت خواجہ غریب نواز حسن سنجری رحمۃُ اللہِ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ رجب 1438 تا 1440ھ اور "خوفناک جادوگر"

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

ہفتۂ ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(14 تا 20 دسمبر 2025ء)

دعائے عطار

یارب المصطفیٰ بطفیلِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جو کوئی ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی کم از کم ایک سال کے لیے بکنگ کروائے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائے اور یا اللہ پاک جو بھی میرا مدنی بیٹا یا مدنی بیٹی اس (ماہنامہ فیضانِ مدینہ کی بکنگ اور ترغیب) کے معاملے میں حصہ لے ان سب سے ہمیشہ کے لیے راضی ہو جا اور ایمان کی سلامتی کی مہر لگا دے، اس سے پہلے موت نہ آئے جب تک تاجدارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خواب میں جلوہ نہ دیکھ لیں۔ آمین بجاہ خاتم النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا سالانہ بکنگ پیکج (ڈیلیوری چارجز کے ساتھ)

اردو ماہنامہ رنگین: 3700 روپے
اردو ماہنامہ سادہ: 2300 روپے
انگلش ماہنامہ رنگین: 5500 روپے
عربی ماہنامہ رنگین: 2000 روپے (سال کے 4 شمارے)

ایک ہی ایڈریس پر 10 یا اس سے زائد بکنگ کروانے پر خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین ماہنامہ: 3200 روپے (500 روپے کی بچت)
سادہ ماہنامہ: 1800 (500 روپے کی بچت)

بڑے شہروں میں خصوصی ڈسکاؤنٹ آفر

مکتبۃ المدینہ کی وہ برانچز جو مدنی مراکز فیضان مدینہ، جامعات المدینہ (گرلز و بوائز) کے قریب ہیں، ان پر خصوصی ڈسکاؤنٹ آفر

(اس آفر میں ہر ماہ ماہنامہ مکتبۃ المدینہ سے وصول کرنا ہوگا)

رنگین ماہنامہ: 2600 روپے
سادہ ماہنامہ: 1300 روپے
انگلش ماہنامہ: 5400 روپے
عربی ماہنامہ: (سال کے چار) 1800 روپے

بکنگ کہاں سے کروائیں؟

1 مکتبۃ المدینہ کی برانچ
2 مجلس تقسیم رسائل کے ذمہ دار
3 ویب سائٹ دعوت اسلامی www.dawateislami.net
4 ویب سائٹ مکتبۃ المدینہ www.maktabatulmadinah.com
5 کال سینٹر پر بذریعہ کال، میسج اور واٹس ایپ Call : 0313-1139278

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB **اکاؤنٹ ٹائٹل:** DAWAT-E-ISLAMI TRUST **بینک برانچ:** MCB AL-HILAL SOCIETY، **برانچ کوڈ:** 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 **اکاؤنٹ نمبر:** (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

978-969-722-869-0
01130328

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net